قادیانی
دجل
و
فریب
بے نقاب

قادیانیوں کے تمام اعتراضات کے تحقیقی جوابات
اور اصل کتب کے عکوس پر مشتمل لاجواب کتاب

ختم نبوّت کورس

(جلد اول)

عقیدہِ ختم نبوت



ترتیب و تحقیق

مفتی سید مبشر رضا قادری
مہتمم جامعہ ختم نبوت گوجرانوالہ

اس کتاب میں آپ ملاحظہ کریں گے

- مسلم عقیدہ ختم نبوت
- قادیانی عقیدہ وفات مسیح علیہ السلام
- قادیانی عقیدہ اجرائے نبوت
- حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ
- مسلم عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام
- سیرت و کردار مرزا قادیانی

مکتبہ ختم نبوت فورم گوجرانوالہ

قادیانیوں کے تمام اعتراضات کے تحقیقی جوابات
اوراصل کتب کے عکوس پر مشتمل لاجواب کتاب

ختم نبوت کورس

(جلد اول)

عقیدہ ختمِ نبوت

ترتیب وتحقیق
مفتی سید مبشر رضا قادری
مہتمم جامعہ ختم نبوت گوجرانوالہ

مکتبہ ختم نبوت فورم
گوجرانوالہ 03247448814

نام کتاب	(ختم نبوت کورس جلد1) **عقیدہ ختم نبوت**
مصنف	مفتی سید مبشر رضا قادری
طبع اول	2024ء
تعداد	1000
قیمت	....



مصنف کی یہ کتاب اور دیگر کتب خریدنے کے لیے دیئے گئے نمبر پر وٹس ایپ فون کر کے تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں ۔آپ دین اسلام کے ایک دردمند مسلمان ہیں اسی درد کے ساتھ آپ سے التماس کی جاتی ہے کہ کتاب کو زیادہ سے زیادہ خرید کر اپنے علاقہ کے قادیانیوں اور دیگر ایسے نوجوانوں میں فری تقسیم کریں جو قادیانیت کی طرف مائل ہیں ۔ **03247448814** مفتی سید مبشر رضا قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

سبق نمبر 2

سبق نمبر 3

سبق نمبر 4

سبق نمبر 5

انتساب

میں اپنی اس چھوٹی سی کاوش "ختم نبوت کورس جلد اول" کا انتساب علامہ حافظ قاری شاہ احمد نورانی صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کر رہا ہوں جن کی بروقت محنت و کوشش سے 7 ستمبر 1974 کو قومی اسمبلی کے فیصلہ نے قادیانیت کو ہمیشہ کے لیے ارض پاک سے غیر مسلم قرار دیا۔ اور میرے لیے باعث سعادت ہے کہ یہ کتاب 7 ستمبر 2024 گولڈن جوبلی پر مکمل ہوئی ہے الحمد للہ۔

اللہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو بھی تحفظ ختم نبوت کا سپاہی بنائے اور اعلحضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر آج تک جو علماء بھی ختم نبوت کے لیے قلمی و لسانی جہاد کرتے رہے اللہ پاک ان کو حضور خاتم النبیین ﷺ کی شفاعت عطا فرمائے اور ان عظیم ہستیوں کے وسیلے سے ہم گنہگاروں کی بھی اللہ بخشش فرمائے، اور ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تحفظ عقیدہ ختم نبوت کرتے رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

کلیدِ مناظرہ

محمد متین خالد (لاہور)

تحفظ ختم نبوت اور ردّ قادیانیت کے میدان میں جناب مفتی سید مبشر رضا قادری صاحب (مہتمم جامعہ ختم نبوت گوجرانوالہ) کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ ایک وقت تھا جب سوشل میڈیا پر قادیانی بڑے کروفر کے ساتھ اپنے باطل مذہب کی تبلیغ کے ذریعے مسلمانوں کے ذہنوں میں شکوک وشبہات پھیلانے میں مصروف تھے۔ قادیانیوں کی ان گستاخانہ اور دل آزارانہ سرگرمیوں کے تعاقب میں جہاں دیگر مجاہدین ختم نبوت پورے جوش و جذبہ کے ساتھ برسرِ پیکار تھے، وہاں جناب مبشر رضا قادری صاحب کی خدمات بھی قابل صدستائش ہیں۔ وہ ایک عرصہ سے فتنہ قادیانیت کی تردید میں مصروف عمل ہیں۔ وہ کئی اہم کتابوں کے مصنف ہیں جن میں قادیانی کلمہ، 200 جھوٹ، قادیانی کذاب، ضعیف احادیث، قادیانی توحید اور معراج جسمانی سرفہرست ہیں۔ ’’ختم نبوت کورس‘‘ جناب مفتی سید مبشر رضا قادری کی تازہ کتاب ہے جو قادیانیوں کے تمام اعتراضات کے تحقیقی جوابات اور ان کی اصل کتب کے عکوس پر مبنی ہے۔ 30 اسباق پر مشتمل اس کتاب میں عقیدۂ ختم نبوت، عقیدۂ حیات ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت امام مہدیؑ کی نشانیاں، مرزا قادیانی کا کردار، قادیانی عقیدہ اجرائے نبوت اور عقیدۂ وفات مسیح پر سیر حاصل اور عوامی انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔ قادیانی مناظر اور مربیوں کے وہ تمام اعتراضات وسوالات جو وہ کسی بھی مناظرے میں کرتے ہیں، ان سب کے نہایت مدلل اور مسکت جوابات دیئے گئے ہیں جنہیں یاد کر لینے کے بعد کوئی مرزائی مناظر آپ کے سامنے شاید پانچ منٹ سے زیادہ نہ ٹھہر سکے۔ یہ کتاب دو چار دنوں کی مشقت نہیں بلکہ جناب شاہ صاحب نے اس کارنامے کو منصہ شہود پر لانے کے لیے سالوں کی انتھک

محنت کی ہے۔ ’ختم نبوت کورس‘ تحفظ ختم نبوت کے لٹریچر میں نا صرف بیش بہا اضافہ ہے بلکہ تمام کارکنان ختم نبوت کے لیے عملی معلومات کا خزینہ اور بے حد مفید و کارآمد بھی ہے۔اس اہم کتاب کی اشاعت پر میں جناب شاہ صاحب کو صمیم قلب سے ہدیہ تحسین پیش کرتا ہوں۔

انوکھی وضع ہے، سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں

محمد متین خالد (لاہور)

تقریظ

علامہ مفتی مظفر حسین شاہ (کراچی)

عقیدہ ختم نبوت ضروریات دینیہ سے ہے اور ضروریات دینیہ سے مراد دین کے وہ احکام و مسائل کہ جو قران کریم، احادیث متواترہ و اجماع امت سے اسطرح ثابت ہوں کہ ان میں نہ کسی شبہ کی گنجائش ہو نہ تاویل کی کوئی راہ، اور انکا دین سے ہونا خواص وعوام سبھی جانتے ہوں، جیسے ذات باری کی واحدانیت انبیاء و مرسلین کی نبوت و رسالت اور انہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونا۔

قبلہ مفتی سید مبشر رضا قادری دامت فیوضھم کا اس عنوان پر کام لائق ستائش ہے رب تعالی قبلہ کو کامل عافیت سے نوازے۔سفر میں ہونے کی بنا پر کتاب کے چند اوراق کو دیکھنے کا شرف پایا اور علامہ مفتی عبد اللہ نوری صاحب دامت فیوضھم کی تحریک پر چند کلمات لکھنے کی سعادت ملی۔رب تعالیٰ تمام علماء اہلسنت و مشائخ اہلسنت کو سلامتی عطا فرمائے، آمین بجاہ النبی الامین

علامہ مفتی مظفر حسین شاہ (کراچی)

تقریظ

علامہ مفتی محمد دین سیالوی (انگلینڈ)

عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کا اجماعی اور اساسی عقیدہ ہے۔اس پر ایمان اسی طرح ضروری جس طرح عقیدہ توحید پر ایمان ضروری ہے۔یہ اتنا حساس عقیدہ ہے کہ اس میں شک وشبہ بھی کفر ہے۔دعویٰ نبوت تو بہت بڑی بات ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے بعد نبوت کی دعا اور تمنا کرنا بھی کفر ہے۔یہ عقیدہ جتنا اہم ہے اس کا تحفظ بھی اتنا ہی ضروری ہے۔خوش نصیب علماء حق شروع سے تحفظ ختم نبوت کے محاذ برسر پیکار ہیں۔ان مجاہدین ختم نبوت میں نمایاں مفتی سید مبشر رضا قادری شاہ صاحب کا نام ہے جنہوں نے ختم نبوت کی تبلیغ و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ہر میدان میں خدمات سرانجام دی ہیں بالخصوص سوشل میڈیا کو انہوں نے ایک مؤثر ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو اور ثمر بار فرمائے۔شاہ صاحب کی تازہ تصنیف ”ختم نبوت کورس“ ہے جو وقت کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ اس کتاب کو علماء، طلباء اور عوام کے لئے یکساں مفید بنائے اور شاہ صاحب کی اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔آمین ثم آمین

علامہ مفتی محمد دین سیالوی (انگلینڈ)

تشکر

ہمارے جن دوستوں نے کتاب کی اشاعت میں حصہ لیا، اللہ پاک ان کے جان و مال، آل و اولاد کی خیر فرمائے، اللہ پاک ان کے رزق حلال میں اضافہ فرمائے، صحت وتندرستی والی عمرِ طویل عطا فرمائے مرحومین کی کلی بخشش فرمائے آمین۔

تقدیم

”ختم نبوت کورس“ وقت کی اہم ضرورت

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ اجمعین

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

عقیدۂ ختمِ نبوّت ضروریاتِ دینیہ میں سے ایک ایسا عقیدہ ہے جس پر ہمارے ایمان وایقان کی پوری عمارت استوار ہے، اس عقیدہ کی حساسیت اور اہمیت اظہر من الشمس ہے ،کتنا ہی زاہد و پارسا، عالم و فاضل ہو، محقق و مصنف کیوں نہ ہو اگر وہ عقیدۂ ختمِ نبوّت سے ذرہ بھر بھی انحراف کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، وہ کافر و مرتد اور زندیق ہے۔

ہمارے نبی آخر الزماں حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کبار اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یمامہ کے محاذ پر مسیلمہ کذاب کے خلاف نہایت ہی فیصلہ کن جہاد فرما کر قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے عقیدۂ ختمِ نبوّت کی اہمیت و افادیت واضح فرمادی۔ اب میرے پیارے نبی آخر الزماں حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے پاک طینت اور نفوس قدسیہ ہر محاذ پر قیامت تک عقیدۂ ختمِ نبوّت پر پہرہ دیتے رہیں گے۔ حق و باطل کی جنگ روز ازل سے جاری ہے۔ برصغیر کی سرزمین

نے جہاں مختلف فتنوں کو جنم دیا ہے وہاں اسی سرزمین سے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے غلام بھی پیدا فرمائے ہیں جنہوں نے ان فتنوں کا دم آخریں تک تعاقب کیا ہے۔

آج بھی برصغیر میں منکرین ختمِ نبوّت کے مختلف گروہ اپنی ریشہ دوانیوں اور کارستانیوں میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسا رہے ہیں۔ان گروہوں میں فتنۂ قادیانیت،فتنۂ ذکریت اور فتنۂ بہائیت پیش پیش ہیں۔الحمدللہ علی احسانہ وفضلہ،ہمارے اہل علم وقلم میں بیداری کی ایک لہر پیدا ہوئی ہے اور وہ جہاد بالقلم کے محاذ پر پوری طاقت اور قوت سے معرکہ آرائیوں میں مصروف ہیں۔اس پر منکرین ختمِ نبوّت کے رد و ابطال میں ہمارے اہل علم وقلم کے مختلف کتب ورسائل شاہد و ناطق ہیں۔ہماری نوجوان نسل کے قلوب و اذہان میں عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفظ کا شعور بیدار کرنے کے لئے ہمارے صاحبانِ بصیرت نے مختلف کورسز کا سلسلہ شروع کیا ہے جو نہایت ہی مفید اور کارآمد ہے۔ان کورسز کا باضابطہ نصاب بھی ترتیب دے کر طبع کیا ہے۔محمد بدیع الزماں بھٹی ایڈووکیٹ نے ادارہ تعلیمات ختمِ نبوۃ انٹرنیشنل مرکز مڑھ بلوچاں تحصیل سانگلہ ہل کے زیرِ اہتمام ختمِ نبوّت کورس ترتیب دیا ہے۔اس میں دفاعِ عقیدۂ ختمِ نبوّت اور ردِ قادیانیت میں اہل علم وقلم کے مضامین و مقالات کو نہایت ہی آسان اور عام فہم انداز میں پچاس اسباق میں تقسیم کیا گیا ہے۔آپ نے ان اسباق کو چھوٹے چھوٹے کتابچوں میں شائع کیا گیا ہے۔ختمِ نبوّت کورس پر مشتمل ان تمام کتابچوں کو افادہ عام کے لئے یکجا کر کے الگ کتابی صورت میں بھی شائع کرنے کی ضرورت ہے۔صاحب زادہ محمد نجم الامین عروس فاروقی نے مونیاں شریف گجرات سے "تحفظ ختمِ نبوّت کورس" ترتیب دے کر شائع فرمایا ہے جسے سات اسباق میں تقسیم کیا گیا ہے۔ہر باب نہایت ہی مختصر مگر جامع ہے اور ہر باب کے آخر میں سات سوالات دیئے گئے ہیں۔یہ کورس انتہائی

مختصر مگر مفید تر ہے اور صرف چوبیس صفحات پر محیط ہے۔الطاف گوہر نے" دفاع ختم نبوت خط وکتابت کورس ترتیب دے کر طبع کرایا ہے جو 512 صفحات پر محیط ہے۔عصر حاضر میں فقیر کے مہربان اور قدر دان علامہ مفتی سید مبشر رضا قادری زید مجدہ کا نام محافظین ختم نبوت میں نہایت ہی روشن اور نمایاں ہے۔ یوں تو سوشل میڈیا پر آپ مرزا قادیانی کی ذریت کو ناکوں چنے چبوا رہے ہیں لیکن جہاد بالقلم کے محاذ پر بھی آپ کی خدمات جلیلہ دیدنی ہیں۔ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے رد میں اب تک آپ کی چھ کتابیں چھپ کر سامنے آچکی ہیں۔ان میں قادیانی کلمہ،قادیانی کذاب،قادیانی توحید،200 جھوٹ،ضعیف احادیث اور معراجِ جسمانی شامل ہیں۔آپ نے بھی" **ختمِ نبوّت کورس** "ترتیب دیا ہے لیکن آپ کا یہ کورس دیگر تمام کورسز سے ممتاز ومنفرد ہے۔آپ نے نہایت ہی محققانہ اور ادیبانہ انداز میں یہ کورس ترتیب دیا ہے۔ یہ کورس ایسا ہے کہ جو قاری کو کئی ضخیم کتابوں سے بے نیاز کر دے گا اور جس نے بھی یہ کورس انہماک سے ایک بار بھی پڑھ لیا تو عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفظ کا شعور اس کے قلوب و اذہان میں ہمیشہ کے لئے جاگزیں ہو جائے گا۔آپ نے اس کورس کی ترتیب و تدوین کے لئے محنت شاقہ کی ہے آپ نے جہاں ختمِ نبوّت کے حوالے سے اپنوں کے ذخیرۂ کتب و رسائل کو کھنگالا ہے وہاں مرزا قادیانی آنجہانی اور اس کی ذریت کی بھی خانہ تلاشی لی ہے۔ یوں آپ کا یہ کورس نہایت ہی علمی و تحقیقی اور فکری ہے۔جو چھوٹے بچوں سے لے کر بڑوں تک کے لئے یکساں کارآمد اور مفید ہے۔

سر دست آپ نے اس کورس کو صرف چھے عنوانات میں تقسیم فرمایا ہے۔اور ہر عنوان کے لئے ایک جلد مختص کی ہے۔جلد اول 256 صفحات پر مشتمل ہے لیکن آئندہ آنے والی جلدوں میں صفحات کی تعداد کم و بیش رہے گی۔کئی جلدیں سات یا آٹھ سو صفحات پر پھیلی ہیں۔جن قادیانی کتب و رسائل کے حوالے دیئے گئے ہیں ان کے اصل عکوس بھی شامل کر

دئیے گئے ہیں جو تحقیقی نقطۂ نظر سے نہایت ہی اہمیت کے حامل ہیں ۔پہلی جلد کا عنوان "**عقیدۂ ختمِ نبوّت**" ہے جس میں قرآن وحدیث کی روشنی اور حقائق کے اجالے میں عقیدۂ ختمِ نبوّت کی وضاحت کی گئی ہے اور اس کی اہمیت وفضیلت احاطۂ تحریر میں لائی گئی ہے ۔ دوسری جلد کا عنوان "**ردِاجرائے نبوت**" ہے ۔جس میں مرزا قادیانی کے عقیدۂ باطلہ اجرائے نبوت کی خبر لی گئی ہے اور مرزا قادیانی آنجہانی کے تمام مفروضوں اور مغالطوں کا تسلی بخش جواب دیا گیا ہے ۔تیسری جلد کا عنوان "**عقیدۂ حیات مسیح علیہ السّلام**" ہے ۔جس میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السّلام کی حیات کا اسلامی تصور پیش کیا گیا ہے اور قادیانی دجل وفریب کا پردہ چاک کیا گیا ہے ۔چوتھی جلد کا عنوان "**ردِعقیدۂ وفات مسیح علیہ السّلام**" ہے ۔جس میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السّلام کی وفات کے حوالے سے اہل اسلام کا عقیدہ پیش کیا گیا ہے اور مرزا قادیانی آنجہانی کے اعتراضات وشبہات کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے ۔ پانچویں جلد کا عنوان "**امام مھدی رضی اللّٰہ عنہ**" ہے ۔جس میں حضرت امام مھدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسلام کا صحیح تصور پیش کیا گیا ہے اور آپ کے بارے میں مرزا قادیانی آنجہانی کے اعتراضات و شبہات کا جائزہ لیا گیا ہے ۔چھٹی جلد کا عنوان "**کردارِمرزا قادیانی**" ہے جس میں مرزا قادیانی آنجہانی کی زندگی سراپا شرمندگی کی نقاب کشائی کی گئی ہے ۔ یہ تیس روزہ ختمِ نبوّت کورس چھ عنوانات پر مشتمل ہے جو چھ ہی جلدوں میں پھیلا ہوا ہے اور ہر عنوان کے پانچ پانچ اسباق دئیے گئے ہیں ۔ یوں کل تیس اسباق ہیں ۔

ختمِ نبوّت کورسز میں میرے ممدوح علامہ مفتی سید مبشر رضا قادری زید مجدہ کا ترتیب دیا گیا یہ کورس نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے اور یہ ایک ریفرنس بک کی حیثیت رکھتا ہے ۔

مملکت خداداد پاکستان میں قرارداد ختم نبوت کی منظوری کے جشن زریں (1974ء۔2024ء)اور ماہ ربیع الاول کے جشن بہاراں (ربیع الاول 1446ھ) کے موقع پر اس کورس کی پہلی جلد طباعت کے مراحل سے گزر کر ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کر رہی ہے۔فاضل مصنف و محقق کی خدمت میں فقیر سراپا تقصیر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالی اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کی اس علمی وفکری کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے شہرت عام اور بقائے دوام بخشے۔آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

دعا گو و دعا جو گدائے کوئے مدینہ شریف

احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ

"خلیفۂ مجاز بریلی شریف" مدیر اعلیٰ الحقیقہ پاکستان

مدیر اعلیٰ سہ ماہی مجلہ" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (انٹرنیشنل)

سرپرست اعلیٰ" مجلہ" سوئے طیبہ" (آن لائن ادارہ فروغ افکار رضا و ختم نبوت اکیڈمی برھان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان

(18 / ربیع الاول 1446ھ/ 23 /ستمبر 2024ء بروز پیر بوقت 12:54،دن)

عرضِ مصنف

الحمدللہ عزوجل عقیدہ ختم نبوت کے عنوان سے ہماری یہ کتاب مکمل ہوئی۔ کچھ اس کتاب کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں اس سے پہلے یہ جان لیں کہ عاجز راقم کو سوشل میڈیا پر کم وبیش پچیس سال کا طویل عرصہ ہوگیا ہے پالٹاک کے دور سے ہم ختم نبوت کا کام کررہے ہیں ابتدا میں تو ہم اکیلے تھے مگر آہستہ آہستہ دوستوں کی تعلیم و تربیت کی جس کی بنا پر چند مجاہدین ختم نبوت تیار ہوئے اور یہ سلسلہ آج تک بدستور جاری ہے۔قادیانیوں سے مناظرے کرتے ہوئے بہت سے تجربات ہوئے، ان لوگوں کے اعتراضات سنے پھر ان اعتراضات کے جوابات تیار کرنے کے لیے تحقیقات کی گئیں اس کے لیے گوگل کا سرچ انجن، الشاملہ سافٹوئیر، المدینہ لائبریری سافٹوئیر اور میری ذاتی لائبریری میری معاون رہی۔ پھر سوشل میڈیا پر لائیو مناظرات کرنے کے علاوہ تحریری کام کی طرف توجہ دی گئی اور کم وبیش پچیس کے قریب کتب تحریر کی گئیں جن میں سے تقریباً چھ کتب چھپ پائیں بقیہ زیرِ طبع ہیں جب بھی ہمیں ان کو چھپوانے کی ہمت ہوئی اور کچھ معاونین میسر آگئے تو ان شاء اللہ ان کی اشاعت بھی کی جائے گی۔ حالیہ ہم نے گوجرانوالہ کی سرزمین پر جامعہ ختم نبوت کے نام پر ایک ادارہ قائم کیا ہے جس کا اولین مقصد یہ ہے کہ جو سابقہ قادیانی نو مسلمین ہیں ان کو تحفظ دیا جائے اور ان کو اپنے ادارہ میں رکھ کر اسلامی تعلیم و تربیت کی جائے اور ان کی کفالت کی ذمہ داری لی جائے۔ پھر جو طلباء و طالبات ہمارے ادارہ سے تعلیم پائیں ان کو اس نہج پر تیار کیا جائے کہ وہ سوشل میڈیا پر مناظرانہ کردار ادا کرتے ہوئے قلمی ولسانی تبلیغ سرانجام دینے کی اہلیت رکھیں۔

مزید یہ کہ ہمارا ذاتی ختم نبوت فورم ہے جس کا لنک یہ ہے:

(www.new.khatmenbuwat.org)

اس فورم پر ہمارے طلباء و طالبات اپنی تحقیات کو قلمی طور پر محفوظ کرتے ہیں جو بعد ازیں سوشل میڈیا پر ختم نبوت کا کام کرنے والے دوستوں کے لیے سرچ انجن کا فائدہ دیتا ہے تاکہ بروقت اصل عبارت اور کتاب کا اصل سکین تلاش کرنے میں آسانی رہے۔

حالیہ ہم نے جامعہ ختم نبوت گوجرانوالہ کے زیرِ اہتمام ایک آن لائن کورس شروع کیا تھا اور جب اس کے داخلے کئے گئے تو 1500 سے زائد طلباء و طالبات کی ایک کثیر تعداد ہمارے کورس میں شامل ہوئی۔ ہم نے اپنے تمام طلباء و طالبات کو عرض کیا کہ اپنے اپنے علاقوں میں آپ مساجد، اسکول، کالج، یونیورسٹی، فیکٹری، آفس، گھر یا پھر کسی میرج ہال میں دس روزہ، بیس روزہ یا تیس روزہ ختم نبوت کورس شروع کریں۔ جب ہم نے یہ اعلان کیا تو طلباء و طالبات کی جانب سے استفسار کیا گیا کہ کورس کا نصاب کیا ہوگا؟ اس پر بہت سی مشاورت ہوئی آخر کار یہ فیصلہ طے پایا کہ ہم ایک کتاب مرتب کئے دیتے ہیں جس کو مدِنظر رکھ کر آپ اپنے کورس کے نصاب کو ترتیب دے سکتے ہیں۔

اول تو میرے ذہن میں یہی تھا کہ اس کتاب کے تیس اسباق ہوں گے اور ایک جلد میں ہی یہ تیس اسباق سما جائیں گے لیکن جب مواد اکٹھا ہوا تو فیصلہ کیا گیا کہ پانچ پانچ اسباق کی ایک ایک جلد مرتب کی جائے اور چھ جلدوں پر ایک کتاب بنے۔ وہ اس طرح کہ قادیانیوں کے مرکزی اعتراضات کے جوابات بھی آجائیں اور اسلام کی حقیقی تعلیمات بھی آجائیں لہذا اس کی تمام جلدیں کچھ اس طرح ترتیب پائی ہیں:

جلد اول: عقیدہ ختم نبوت

اس جلد میں مسلمانوں کا عقیدہ ختم نبوت قرآن، حدیث، کتب اسلاف سے پیش کیا گیا ہے، سورہ احزاب کی آیت 40 جو کہ عقیدہ ختم نبوت کی مرکزی دلیل ہے اس پر مفصل روشنی

ڈالی گئی ہے اور لفظ خاتم کا ترجمہ ”آخری“ لغات عرب سے ثابت کیا گیا ہے اور خود مرزائی کتب سے بھی خاتم کا ترجمہ آخری ثابت کیا گیا ہے کیوں کہ قادیانی خاتم کے دو ترجمے کرتے ہیں ایک مہر دوم افضل کے۔

جلد دوم: ردعقیدہ اجرائے نبوت

جلد دوم میں مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کی مخالفت میں قادیانی اجرائے نبوت کا عقیدہ پیش کرتے ہیں اجرائے نبوت کا مطلب ہے کہ نبوت جاری ہے اب نبی عالم ﷺ کے بعد مزید اور بھی نبی آتے رہیں گے، ہم نے اجرائے نبوت پر قادیانیوں کی پیش کردہ آیات و احادیث اور کتب اسلاف کے اقتباسات کا رد قرآن و احادیث اور کتب اسلاف سے ہی پیش کیا ہے۔

جلد سوم: عقیدہ حیاتِ مسیح علیہ السلام

جلد سوم میں ہم نے اسلامی عقیدہ حیات عیسیٰ ابن مریم علیھما السلام پیش کیا ہے۔کیوں کہ مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے مردہ ثابت کرتا ہے پھر آنے والے مسیح کے طور پر خود کو پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جس مسیح کے آنے کا وعدہ قرآن و حدیث میں ہے وہ مسیح در حقیقت میں ہوں اسی لیے قادیانی لوگ مرزا قادیانی کو مسیح موعود کہتے ہیں۔

جلد چہارم: ردعقیدہ وفاتِ مسیح علیہ السلام

مرزا قادیانی نے وفات مسیح ثابت کرنے کے لیے جو قرآن کی آیات اور احادیث اور بزرگانِ دین کی کتب کے دلائل دیئے تھے ان کا رد اس کتاب میں آپ کو ملے گا۔

جلد پنجم: عقیدہ امام مہدی رضی اللہ عنہ

جب ختم نبوت کی بات ہو گی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ لازمی ہو گا کیوں کہ انہوں نے ابھی آسمان سے نزول فرمانا ہے اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ہو گا تو

لازمی سی بات ہے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر بھی لازمی ہو گا کیوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بعد از نزول حضرت امام مہدی کے پیچھے نماز ادا فرمانی ہے اور ان کے ساتھ ملکر جنگ بھی کرنی ہے۔ لہذا مرزا قادیانی کہتا ہے کہ وہ امام مہدی بھی میں ہی ہوں یعنی مسیح اور مہدی دونوں شخصیات میں ہی ہوں تو ہم نے دلائل کے ذریعے اس باطل عقیدہ کا ردِ بلیغ کیا ہے۔

جلد ششم: کردارِ مرزا غلام قادیانی

ہمارا یہ کہنا ہے کہ قادیانیو! تم مرزا قادیانی کو کبھی نبی و رسول بناتے ہو کبھی عیسیٰ و مہدی بناتے ہو پہلے اس غلیظ مخلوق کو انسان تو ثابت کرلو کیوں کہ مرزا قادیانی خود کہتا ہے کہ:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

جو شخص خود یہ کہتا ہے کہ میں انسان کا بچہ ہی نہیں تو پہلے اسے انسان ثابت کرلو پھر اس کو اچھا انسان ثابت کرنا کیوں کہ مرزا قادیانی انسانی فطرت سے بعید افعال سر انجام دیتا رہا زناکاری، رنڈی بازی، شراب نوشی، لواطت، بچے بازی، فریب کاری، اور دیگر قبیح و شنیع افعال میں ملوث رہا۔ ان سبھی کرتوتوں کو ہم نے جلد ششم میں تفصیل سے ذکر کیا ہے اور مرزا قادیانی کی پیدائش سے لے کر موت تک کی تمام حرامکاریوں کو قادیانی کتب سے ثابت کیا ہے۔ آخر میں یہ بتاتا چلوں کہ تمام جلدوں میں ہم نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ سبق کے آخر میں سوالات قائم کئے ہیں پھر سوالات کے بعد سبق میں دیئے گئے تمام حوالہ جات کے اصل سکین بھی لگا دیئے ہیں تا کہ اگر ہمارے طلباء و طالبات کسی قادیانی سے مناظرہ کریں تو ان کو دلائل دینے کے لیے کہیں اور نہ جانا پڑے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور عاجز کے لیے ذریعہ نجات بنائے آمین۔ مفتی سید مبشر رضا قادری مہتمم جامعہ ختم نبوت گوجرانوالہ

سبق نمبر 1

آیتِ ختم نبوت ولغاتِ خاتم

مسلم عقیدہ ختم نبوت کی تعریف:

”حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی و رسول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی رسول پیدا نہیں ہو سکتا۔قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زندہ نازل ہوں گے اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے۔“

قادیانی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے کہتے ہیں کہ ہم بھی ختم بنوت کو مانتے ہیں اور ہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانتے ہیں۔قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی بھی نبی ہے لیکن یہ اس طرح نبی ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر لگ کے نبی بنا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کوئی بھی نبی آئے گا تو اس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہر لگائیں گے تو وہ نبی بنے گا۔مرزا قادیانی چونکہ چراغ بی بی عرف مائی گھسیٹی کے بطن سے پیدا ہوا تھا اور باپ اس کا غلام مرتضیٰ تھا۔اس وجہ سے ختم نبوت کی تعریف پر مرزا قادیانی پورا نہیں اترتا کیونکہ مسلمانوں کے نزدیک ختم نبوت سے مراد ہی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا لہذا جب مرزا قادیانی پیدا ہو گیا تو اس کے پیدا ہونے سے ہی یہ کذاب ثابت ہو گیا۔

لہذا یاد رکھنا چاہیے کہ جب بھی ختم نبوت کی تعریف بیان کریں تو ہم نے جو تعریف لکھی ہے یہی بیان کی جائے۔اور اگر آپ نے کہیں یہ تعریف کر دی جو عمومی مسلمان کرتے ہیں کہ: ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو قادیانی پلٹ کر کہیں

گے کہ دیکھو مسلمانو! تم بھی ایک نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے دعویدار ہو تو جب وہ تشریف لائیں گے تو تمہاری ختم نبوت کی تعریف غلط ثابت ہو جائے گی لہذا قادیانیوں کے سامنے ختم نبوت کی ایسی تعریف کی جائے کہ ان کو اعتراض کرنے اور مرزا قادیانی کو سچا ثابت کرنے کا کوئی جواز باقی نہ رہے۔

آیت ختم نبوت (سورہ احزاب آیت 40)

قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے کہ:

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

ترجمہ کنزالایمان: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

﴿سورہ احزاب آیت ۴۰﴾ سکین صفحہ 35

آیت کا شان نزول:

عربوں کے ہاں ایک قبیح رسم تھی کہ لے پالک بیٹے (ایسا بچہ جو کسی سے لے کر پالا جاتا ہے) کو حقیقی اور نسبی بیٹا سمجھتے تھے اور وراثت میں شریک مانتے تھے اور اس کی زوجہ کو اس منہ بولے باپ کے لیے حرام سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو جو کہ آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، آپ ﷺ کا حقیقی بیٹا سمجھتے تھے اسی وجہ سے آپ کو زید بن محمد کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ لیکن اسلام کے چونکہ اپنے قوانین ہیں تو اللہ پاک نے اپنے نبی ﷺ کے ہاتھوں اس قبیح رسم کو ختم کروایا۔ اللہ پاک کی وحی حضور ﷺ پر نازل ہوئی سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَآءَكُمْ أَبْنَآءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم

بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ﴿٤﴾ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ ۚ ﴿٥﴾

ترجمہ کنزالایمان: نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔

اس آیت میں عرب کی اس قبیح رسم کو توڑتے ہوئے فرمایا کہ ان لے پالکوں کو ان کے اصلی باپوں کے نام سے پکارو۔اس آیت کے نزول کے بعد لوگوں نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کی بجائے ان کے باپ کے نام کے ساتھ پکارنا شروع کر دیا۔چونکہ یہ رسم عربوں کے ہاں قدیم سے چلتی آرہی تھی تو ایسی آبائی رسم کے یک دم ختم ہوتے دیکھنا عربوں کے لیے دشواری کا باعث بن رہا تھا۔چنانچہ اس رسم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی مطلقہ زوجہ سے نکاح کا حکم ارشاد فرمایا،اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب میں ارشاد فرمایا:

فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ ﴿٣٧﴾

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کی بیبیوں میں۔

اس آیت کے نزول کے بعد مشرکین عرب نے شور مچایا کہ دیکھو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اب اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کر لی،اس پر اللہ پاک نے قیامت تک کے لیے یہ قانون مقرر

کرتے ہوئے سورہ احزاب میں ارشاد فرمایا:

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾

ترجمہ کنزالایمان: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اس میں اس چیز کی وضاحت بیان کر دی گئی کہ جس کو تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا سمجھ رہے ہو وہ ان کا بیٹا نہیں ہے بلکہ وہ حارثہ کا بیٹا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کسی بالغ مرد کے باپ ہی نہیں ہیں یاد رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تینوں فرزند قاسم، عبداللہ، ابراھیم رضی اللہ عنھم بچپن میں ہی وصال فرما گئے تھے۔ اسی لیے آیت میں رجالکم کا ذکر ہے رجال بالغ مردوں پر بولا جاتا ہے نابالغوں کے لیے طفل کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

خاتم کا قرآنی مفہوم

سورہ احزاب آیت 40 میں آنے والے لفظ خاتم کو سمجھنے کے لیے ہمیں خاتم کے مادہ کو قرآن حکیم میں دیگر جگہوں پر تلاش کرنا پڑے گا اور دیکھنا ہوگا کہ خاتم کا مادہ کن معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ جب ہم قرآن حکیم میں تلاش کرتے ہیں تو ختم کا مادہ 7 مختلف مقامات پر ملتا ہے۔ ان تمام آیات کو یہاں لکھا جا رہا ہے ملاحظہ فرمائیں

(1) خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ﴿سورہ البقرۃ آیت ۷﴾

ترجمہ کنزالایمان: اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی

(2) خَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم ﴿سورہ الانعام آیت ٤٦﴾

ترجمہ کنزالایمان: تمہارے دلوں پر مہر کر دے

(3) اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ ﴿سورہ یٰسین آیت ٦٥﴾

ترجمہ کنزالایمان: آج ہم ان کے مونھوں پر مہر کردیں گے

(4) فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ﴿سورہ الشوریٰ آیت ٢٤﴾

ترجمہ کنزالایمان: اللہ چاہے تو تمہارے اوپر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر فرمادے

(5) خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ ﴿سورہ الجاثیہ آیت ٢٣﴾

ترجمہ کنزالایمان: اس کے کان اور دل پر مہر لگادی

(6) يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿سورہ المطففین آیت ٢٥﴾

ترجمہ کنزالایمان: نتھری شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے

(7) خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ﴿سورہ المطففین آیت ٢٦﴾

ترجمہ کنزالایمان: اس کی مُہر مشک پر ہے

ان تمام آیات پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ کسی چیز کو بند کر کے اس میں کسی چیز کے اندر داخل ہونے یا اندر سے باہر آنے کا راستہ بند کرنے کے لیے ختم کا مادہ استعمال ہو رہا ہے۔ ختم کے اس مادہ کے ترجمہ پر غور کرنے سے پتہ چلا کہ سورہ احزاب کی آیت 40 میں خاتم النبیین کا واضح ترین ترجمہ یہ بنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلسلہ نبوت کو بند کرنے والے ہیں وہ اس طرح کہ نہ اس سلسلہ نبوت سے کوئی نبی نکل سکتا ہے اور نہ ہی مزید کوئی نیا نبی اس سلسلہ میں داخل ہوسکتا ہے۔

خاتم کا نبوی مفہوم

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مفہوم بکثرت احادیث میں بیان کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔ صرف ایک مشہور حدیث کو یہاں ذکر کیا جارہا ہے جس کو دلیل بناتے ہوئے خود مرزا غلام قادیانی نے بھی ذکر کیا ہے، مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

ألا تعلم أن الربّ الرحیم المتفضّل سمّی نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم خاتَمَ الأنبیاء بغیر استثناء ، وفسّرہ نبیُّنا فی قولہ لَا نَبِیَّ بَعْدِی ببیان واضح للطالبین؟

ترجمہ راقم: کیا تو جانتا نہیں ہے کہ رب رحیم نے ہمارے نبی ﷺ کا خاتم الانبیاء بغیر کسی استثناء کے نام رکھا، اور ہمارے نبی ﷺ نے لانبی بعدی کہہ کر طالبین حق کے لیے ایک واضح بیان کے ساتھ اس کی تفسیر خود فرمادی ہے۔

(روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 200) سکین صفحہ 36

مرزا قادیانی اس عربی عبارت میں سورہ احزاب کی آیت 40 کی تفسیر حضور خاتم النبیین ﷺ کی حدیث لانبی بعدی سے کر رہا ہے اور اپنے ماننے والے قادیانیوں کو تنبیہ کر رہا ہے کہ خاتم النبیین کا مطلب آخری نبی ہوتا ہے۔

خاتم النبیین ﷺ کا ترجمہ آخری نبی از مفسرین

اب ہم یہاں سورہ احزاب آیت 40 میں بیان کردہ خاتم النبیین کی تفسیر اپنے اسلاف مفسرین سے کر رہے ہیں جس سے آپ کو پتہ چلے گا کہ ہمارے تمام اسلاف علماء کرام خاتم النبیین ﷺ کا ترجمہ ومفہوم آخری نبی ہی کرتے رہے ہیں۔ طوالت سے بچنے کے لیے ہم چند تفاسیر کے حوالہ جات دے رہے ہیں۔

تفسیر یحیٰ بن سلام

علامہ یحیٰ بن سلام بصری متوفیٰ 200ھ فرماتے ہیں:

قَالَ: {وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ}

[الأحزاب: 40] الرَّبِيعُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لا تَقُولُوا: لا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ، وَقُولُوا: خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، فَإِنَّهُ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلا وَإِمَامًا مُقْسِطًا، فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ، وَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا.

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ" وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ " ربیع بن صبیح ،محمد بن سیرین سے اور وہ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتی ہیں یہ مت کہا کرو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اگر چہ یہ کہہ لیا کرو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے ابھی حکم و عدل و امام بن کر نازل ہونا ہے پس وہ جب نازل ہوں گے تو دجال کو قتل کر دیں گے اور صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کر دیں گے اور جنگ وجدال ختم ہو جائے گا۔

(تفسیر یحیٰ بن سلام، جلد 1 ،صفحہ 723 ،دار الکتب العلمیۃ بیروت) سکین صفحہ 37

تفسیر معانی القرآن واعرابه

علامہ ابراھیم بن السری بن سھل الزجاج متوفیٰ 311 ھ فرماتے ہیں کہ:

وقرئت: وخاتِمَ النبيينَ وخاتَم النبيين. فَمَنْ كَسَرَ التاء فمعناه ختم النبيين، ومن قرأ وخاتَم النبيينَ بفتحِ التاء فمعناه آخر النبيين، لَا نَبِي

بعده صلی اللہ علیہ وسلم .ویجوز: ولکن رسول اللہِ وخاتمُ النبیین.فمن نصب فالمعنی ولکن کان رَسُولَ اللّٰہِ وکان خاتَمَ النبیینَ.ومن رفع فالمعنی ولکن ھُوَ خَاتَمُ النبیین.

پڑھا گیا: خاتِمَ النبیینَ وخاتَمِ النبیین یعنی ت کی زیر کے ساتھ اس سے مراد ختم کرنے والا نبیوں کا ہے،اورت کی زبر کے ساتھ پڑھا جائے تو پھر اس کا معنیٰ آخری نبی ہوگا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔اور یہ جائز ہے:لیکن خدا کے رسول اور خاتم النبیین،اور خاتم کی میم کو اگر زبر لگا کر پڑھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اگر میم کو پیش لگا کر پڑھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خاتم النبیین ہیں۔

(تفسیر معانی القرآن واعرابہ،جلد 4،صفحہ 230،عالم الکتب بیروت) سکین صفحہ 38

خاتم النبیین ﷺ کا ترجمہ آخری نبی از لغات

اب ہم چند عربی لغات سے خاتم النبیین کا ترجمہ دکھاتے ہیں جس سے اس عقیدہ کی وضاحت ہو جائے گی کہ اہل لغات بھی خاتم النبیین کا ترجمہ آخری نبی کرتے آئے ہیں۔اول تو یہ جان لیں کہ خاتم کی ت پر زیر اور زبر دونوں اعراب پڑھے جاتے ہیں اور دونوں کا ترجمہ ایک ہی ہے۔

مرزا قادیانی کے نزدیک تاج العروس اور لسان العرب

علمی دنیا میں عربی لغات میں لسان العرب اور تاج العروس کا بہت بڑا مقام ہے اور ہمارے محققین علماء ان دونوں لغات سے دلائل دیتے آئے ہیں،خود مرزا غلام قادیانی بھی

ان دونوں لغات کی بہت تعریف کرتا ہے چنانچہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

"لسان العرب اور تاج العروس میں جو لغت کی نہایت معتبر کتابیں ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد 9، صفحہ 152) سکین صفحہ 39

"دیکھو لسان العرب اور تاج العروس اور دوسری لغت عرب کی مبسوط کتابیں۔"

(روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 317) سکین صفحہ 40

لسان العرب اور تاج العروس کا مقام مرزا قادیانی کے نزدیک کیا ہے ان دو حوالہ جات سے آپ کو پتہ چل گیا ہوگا۔ مزید اور بھی کئی مقامات پر مرزا قادیانی نے ان لغات کی بہت تعریفیں کی ہیں۔ جب مرزا قادیانی کو اپنا باطل اور جعلی عقیدہ ثابت کرنا ہوتا ہے تو ان لغات عرب کا سہارا لیتا ہے۔ اب آئیے ہم ان دنوں لغات کے علاوہ دیگر عربی کی بڑی بڑی لغات کے دلائل سے ثابت کرتے ہیں کہ ان لغات عرب میں خاتم النبیین ﷺ کا ترجمہ کیا لکھا ہوا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

تاج العروس من جواهر القاموس

علامہ محمد بن عبدالرزاق الحسینی الزبیدی متوفیٰ 1205ھ لکھتے ہیں کہ:

والخاتَم من كُلِّ شَيْء: عاقِبَتُه، وآخِرتُه خاتِمته. و الخَاتَم: آخِرُ القَوْم كالخاتِم، وَمِنُه قَوله تَعَالَى: {وَخَاتم النَّبِيين} أَي: آخِرهم.

خاتم ہر چیز کی عاقبت اور خاتمہ کے لیے آخر کے معنیٰ میں آتا ہے۔ جیسے الخاتم قوم کے آخری فرد کے لیے آتا ہے ت کی زیر کے ساتھ بھی

استعمال ہوتا ہے اور اسی معنیٰ میں قرآن پاک میں بھی آیا ہے خاتم النبیین ﷺ یعنی تمام انبیاء علیھم السلام کے آخر میں آنے والے نبی ﷺ۔

(تاج العروس، جلد16 (32) صفحہ45، دارالھدایہ، التراث العربی) سکین صفحہ 41

لسان العرب

علامہ محمد بن مکرم بن علی جمال الدین ابن منظور افریقی متوفیٰ 711ھ لکھتے ہیں کہ:

وَمُحَمَّدٌ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خاتِمُ الأَنبياء، عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. التَّهْذِيبُ: والخاتِم والخاتَم مِنْ أَسماء النَّبِيِّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِي التَّنْزِيلِ الْعَزِيزِ: مَا كانَ مُحَمَّدٌ أَبا أَحَدٍ مِنْ رِجالِكُمْ وَلكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخاتَمَ النَّبِيِّينَ؛ أَي آخِرَهُمْ.

محمد خاتم الانبیاء ﷺ ہیں، الخاتم ت کی زیر اور زبر کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے اسماء میں سے ہے۔ قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے کہ....... خاتَمَ النَّبِيِّينَ یعنی تمام انبیاء علیھم السلام کے آخر میں آنے والا نبی۔

(لسان العرب، جلد12 صفحہ164، دار صادر بیروت) سکین صفحہ 42

المحکم والمحیط الاعظم

علامہ ابوالحسن علی بن اسماعیل المرسی متوفیٰ 458ھ فرماتے ہیں کہ:

وخِتَام القَوم، وخاتِمُهم: آخِرهم، عَن اللِّحيانيِّ، وَفِي التَّنْزِيل: (ولَكِن رَسول الله وخاتِمُ النَّبيين)،

أَي: آخِرهم. وَقد قرِيء: (وخاتَمَ النّبيين).
لحیانی کہتے ہیں کہ: خاتم کا مطلب قوم کا آخری فرد ہے یعنی قوم مکمل ہو گئی قوم کا آخر آ گیا۔اسی طرح قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے خاتِمُ النَّبیین یعنی انبیاء علیھم السلام کے آخر میں آنے والا نبی۔خاتم کی ت کے زیر اور زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔
(المحکم والمحیط الاعظم، جلد 5، صفحہ 156، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سکین صفحہ 43

الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية

علامہ ابو نصر اسماعیل بن حماد جوہری متوفیٰ 393ھ فرماتے ہیں کہ:

[ختم] ختمت الشئ ختما فهو مختوم، ومختم شدد للمبالغة. وختم الله له بخير. وخَتَمْتُ القرآنَ: بلغت آخره. واختتمت الشئ: نقيض افتتحتُه. والخاتَمُ والخاتِمُ، بكسر التاء وفتحها. والخَيْتامُ والخاتامُ كلُّه بمعنىً، والجمع الخَواتيمُ. وتَخَتَّمْتُ، إذا لبستَه. وخاتمة الشئ: آخره. ومحمد صلى الله عليه وسلم خاتِمُ الأنبياء عليهم الصلاة والسلام.

[ختم] میں نے کسی چیز پر مہر لگائی تو وہ مہر لگی ہوئی چیز بن گئی اور مبالغہ کے لیے مہر لگا دی گئی۔خدا اس کا انجام اچھا کرے۔اور میں نے قرآن کو ختم کیا: میں اس کے اختتام کو پہنچا۔اور میں نے اس چیز کو ختم کیا: جو میں نے اسے کھولا کے برعکس۔الخاتَمُ والخاتِمُ، ت

کے زبر اور زیر کے ساتھ۔ الخَیْتامُ والخاتامُ بھی الخاتم کے معنی میں ہیں اور جمع الخواطیم ہے۔ اور میں نے اختتام کیا۔ اگر آپ اسے پہنتے ہیں۔ اور چیز کا اختتام: اس کا خاتمہ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، ان پر خدا کی دعائیں اور سلام ہوں۔

سکین صفحہ 44

(الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، جلد 5، صفحہ 1908، دار العلم للملایین بیروت)

المفردات فی غریب القرآن

علامہ ابو القاسم الحسین بن محمد المعروف راغب الاصفہانی متوفیٰ 502ھ فرماتے ہیں کہ:

وَخاتَمَ النَّبِيِّينَ[الأحزاب/ 40] ، لأنه خَتَمَ النّبوّة، أي: تمّمها بمجيئه.

خاتم النبیین سورہ احزاب آیت 40، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت پر مہر ثبت کر دی، یعنی: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کو اپنے آنے سے مکمل کیا۔

سکین صفحہ 45

(المفردات فی غریب القرآن، جلد 1، صفحہ 190، مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز)

الکلیات معجم فی المصطلحات والفروق اللغویۃ

علامہ ایوب بن موسیٰ الحسینی متوفیٰ 1094ھ فرماتے ہیں کہ:

والخاتم، بِكَسْر التَّاء: فَاعل الْخَتْم وَهُوَ الْإِتْمَام وَالْبُلُوغ، وَبِفَتْحِهَا: بِمَعْنى الطابع، وَتَسْمِيَة نَبينَا خَاتم الْأَنْبِيَاء لِأَن الْخَاتم آخر الْقَوْم قَالَ الله تَعَالَى: {مَا كَانَ مُحَمَّد أَبَا أحد من رجالكم وَلَكِن رَسُول الله وَخَاتم النَّبِيين}

اور الخاتم، ت کے کسرہ کے ساتھ: مہر کا لگانے والا، جس چیز کی تکمیل

ہو جائے تو اس پر مہر لگائی جاتی ہے، اورالخاتم کی ت کے فتحہ کے ساتھ: جس کا مطلب ہے مہر، اور ہمارے نبی ﷺ کو خاتم الانبیاء کا نام دینا کیونکہ قومِ نبیین پر آخری مہر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ خدا کے رسول اور خاتم النبیین ہیں}

(الکلیات معجم فی المصطلحات والفروق اللغویۃ، جلد 1 صفحہ 431،موسسۃ الرسالۃ) سکین صفحہ 46

سبق نمبر 1 ختم شد

یہاں پر ہمارے سبق نمبر 1 کا اختتام ہو رہا ہے اس سبق کو انتہائی محنت سے یاد کی جئے کیوں کہ قادیانیوں کے اجرائے نبوت کے عقیدہ کو غلط ثابت کرنے کے لیے اس میں وہ تمام دلائل موجود ہیں جن کا قادیانیوں کے پاس کبھی کوئی جواب نہیں ہوا۔ اور اگر قادیانیوں سے مناظرہ کرتے ہوئے یہ دلائل ان کو پیش کریں گے تو ان شاء اللہ وہ منہ کی کھائیں گے اور مناظرہ سے بھاگنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ دیئے گئے تمام حوالہ جات کے اصل سکین بھی یہاں لگائے جا رہے ہیں۔ سوالات بھی دیئے جا رہے ہیں ان سوالات کے جوابات اپنی کاپی میں نوٹ کریں۔

سلسلہ سوالات سبق نمبر 1

(1) مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کی تعریف بیان کریں؟

(2) قادیانی مسلمانوں والے عقیدہ ختم نبوت کو کیوں نہیں مانتے؟

(3) عقیدہ ختمِ نبوت پر قرآن کی کوئی ایک آیت پیش کریں؟

(4) مفسرین سے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کریں؟

(5) عربی لغات سے خاتم النبیین کے معنیٰ کا تعین کریں؟

(6) لسان العرب اور تاج العروس کے متعلق مرزا قادیانی کا موقف تحریر کریں؟

(7) لسان العرب اور تاج العروس کے مصنفین کا نام اور وفات کا سن لکھیں؟

كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ

اللہ کا حکم ہو کر رہنا نبی پر کوئی حرج نہیں اس بات میں جو اللہ نے اس کے لیے

اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا

مقرر فرمائی ف۱۰۰ اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے ف۱۰۱ اور اللہ کا کام مقرر

مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ

تقدیر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا

اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ

کسی کا خوف نہ کرتے اور اللہ بس (کافی) ہے حساب لینے والا ف۱۰۲ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے

مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

باپ نہیں ف۱۰۳ ہاں اللہ کے رسول ہیں ف۱۰۴ اور سب نبیوں میں پچھلے ف۱۰۵ اور اللہ سب

شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ

کچھ جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو اور

سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ

صبح و شام اس کی پاکی بولو ف۱۰۶ وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے ف۱۰۷

جائز ہے۔ ف۱۰۰ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو ان کے لیے مباح کیا اور بابِ نکاح میں جو وسعت انہیں عطا فرمائی اس پر اقدام کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ ف۱۰۱ یعنی انبیاء علیہم السلام کو بابِ نکاح میں وسعتیں دی گئیں کہ دوسروں سے زیادہ عورتیں ان کے لیے حلال فرمائیں جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیبیاں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیبیاں تھیں یہ ان کے خاص احکام ہیں ان کے سوا دوسروں کو روا نہیں نہ کوئی اس پر معترض ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کے لیے جو حکم فرمائے اس پر کسی کو اعتراض کی کیا مجال، اس میں یہود کا رد ہے جنہوں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار سے زیادہ نکاح کرنے پر طعن کیا تھا اس میں انہیں بتایا گیا کہ یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے جیسا کہ پہلے انبیاء کے لیے تعدادِ ازواج میں خاص احکام تھے۔ ف۱۰۲ تو اسی سے ڈرنا چاہئے۔ ف۱۰۳ تو حضرت زید کے بھی آپ حقیقت میں باپ نہیں کہ ان کی منکوحہ آپ کے لیے حلال نہ ہوتی قاسم و طیب و طاہر و ابراہیم حضور کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں مرد کہا جائے انہوں نے بچپن میں وفات پائی۔ ف۱۰۴ اور سب رسول ناصح شفیق اور واجب التوقیر و لازم الطاعۃ ہونے کے لحاظ سے اپنی امت کے باپ کہلاتے ہیں بلکہ ان کے حقوق حقیقی باپ کے حقوق سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے امت حقیقی اولاد نہیں ہو جاتی اور حقیقی اولاد کے تمام احکام وراثت وغیرہ اس کے لیے ثابت نہیں ہوتے۔ ف۱۰۵ یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہوگئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعتِ محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبۂ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نصِ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِ تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختمِ نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔ ف۱۰۶ کیونکہ صبح اور شام کے اوقات ملائکۂ روز و شب کے جمع ہونے کے وقت ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اطرافِ لیل و نہار کا ذکر کرنے سے ذکر کی مداومت

فی حدیثٍ ذِکْرَ رفع المسیح حیًّا بجسمه العنصری، بل نجد ذکر وفاة المسیح فی البخاری والطبرانی وغیرهما من کتب الحدیث، فلیرجع إلی تلک الکتب من کان من المرتابین.

وأما ذکرُ نزول عیسٰی ابن مریم فما کان لمؤمن أن یحمل هذا الاسم المذکور فی الأحادیث علٰی ظاهر معناه، لأنه یخالف قول اللّٰه عزوجل ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾[1] ألا تعلم أن الربّ الرحیم المتفضّل سمّی نبیَّنا صلی الله علیه وسلم خاتَمَ الأنبیاء بغیر استثناء، وفسّره نبیُّنا فی قوله لَا نَبِیَّ بَعْدِی ببیان واضح للطالبین؟ ولو جوّزْنا ظهورَ نبی بعد نبیّنا لجوّزْنا انفتاح باب وحی النبوة بعد تغلیقها، وهذا خُلْفٌ کما لا یخفی علی المسلمین. وکیف یجیء نبی بعد رسولنا صلعم وقد انقطع الوحی بعد وفاته وختم اللّٰه به النبیّین ـ أنعتقد

بقیة الحاشیة

کثیرًا من الجاهلین.

وأما الاختلافات التی توجد فی هذه الأحادیث فلا یخفی علی مهرة الفن تفصیلها، وقد ذکرنا شطرًا منها فی رسالتنا "الإزالة"، فلیرجع الطالب إلیها. وقد جاء فی حدیث أن المسیح والمهدی یجیئان فی زمن واحد، وجاء فی حدیث آخر أنه لا مهدی إلا عیسٰی، وجاء فی حدیث أن المسیح والمهدی یتلاقیان ویُشاور المهدی المسیح فی مهمات الخلافة، ویکون زمانهما زمانًا واحدًا. وفی حدیث آخر أن المهدی یُبعث فی وسط قرون هذه الأمة والمسیح ینزل فی آخرها، وفی حدیث من البخاری أن المسیح یجیء حکمًا عدلًا فیکسر الصلیب.. یعنی یجیء فی وقت غلبة عبدة الصلیب فیکسر شوکة الصلیب ویقتل خنازیر النصاری. وفی حدیث آخر أنه یجیء فی وقت غلبة الدجّال علی وجه الأرض فیقتله بحربته. فاعلم أن هذا المقام مقام حیرة وتعجُّب للناظرین. وتفصیله أن مجیء المسیح لکسر صلیب النصاری وقتلِ خنازیرهم یشهد بصوت عال علی أن المسیح الموعود لا یجیء إلا فی وقت غلبة النصاری

[1] الاحزاب: ۴۱

تفسير
يحيى بن سلام
التيمي البصري القيرواني
المتوفى ٢٠٠ هـ
من سورة النحل
إلى سورة الصافات
الجزء الأول
منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

قـــال: ﴿وَكَانَ ... فِيمَا فَرَضَ ٱللَّهُ لَهُۥ﴾
(38) فيما احل الله له. ...

قال بعضهم: في ...

وقال الحسن: يعن... الله (اياه)[2] بغير صداق، ولكن النبي [ص... طاها الصداق.

قال: ﴿سُنَّةَ ٱللَّهِ ... لى الانبياء حرج فيما أحل اللّه لهم، ... ان ثلثمائة امرأة وسبعمائة سرية.

قال: ﴿وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ ...

قـــال: ﴿ٱلَّذِينَ ... اْ إِلَّا ٱللَّهَ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا﴾ (39) حفيظا لا ...

قوله [عز وجل][4]: ﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ﴾ (40)[5] يقول: ان محمدا لم يكن بأبي زيد وانما كان زيد دعيّا له.

قال: ﴿وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ﴾ (40)

الربيع بن صبيح عن محمد بن سيرين عن عائشة[6] قالت: لا تقولوا لا نبي بعد محمد وقولوا خاتم النبيين فانه ينزل عيسى ابن مريم حكما عدلا وإماما مقسطا فيقتل الدجال، ويكسر الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الجزية، وتضع الحرب أوزارها.

[نا][7] عثمان عن نعيم بن عبدالله عن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لا تقوم الساعة حتى يخرج دجالون كذابون قريب من ثلاثين كلهم يزعم انه نبي [ولا نبي بعدي][8] وأنا خاتم النبيين».

[وحدثني][9] قرة بن خالد عن معاوية بن قرة (المزني)[10] عن ابيه قال:

---

(1) في ح: زوجه.
(2) في ح: اياها.
(3) إضافة من ح.
(4) إضافة من ح.
(5) في طرة ع: تم الجزء الحادي والأربعون.
(6) بداية [126] من ح.
(7) إضافة من ح.
(8) نفس الملاحظة.
(9) إضافة من ح.
(10) ساقطة في ح.

ﷺ ذكورٌ إبراهيم والطيِّبُ والقاسم والمطهَّر[١]، وإنمـا تأويله: مـا كان يحرم عليه مِمَّنْ تبنى به ما يحرم على الوالـد، والنبي ﷺ أبو المؤمنين في التبجيل والتعظيم. وقرئت: وخاتِمَ النبيينَ وخـاتَم النبيين[٢]، فمَنْ كَسَـرَ التاء فمعنـاه ختم النبيين، ومن قرأ وخـاتَم النبِّيينَ ـ بفتح التـاء ـ فمعناه آخر النبيين، لاَ نَبِيَّ بعده ﷺ. ويجوز: ولكن رسول اللَّهِ وخاتمُ النبيينَ. فمن نصب فالمعنى ولكن كانَ رَسُولَ اللَّهِ وكان خاتَمَ النبيينَ، ومن رفع فالمعنى ولكن هُوَ خَاتَمُ النبيين.

وقوله عز وجل: ﴿مَا كَانَ عَلَى النَّبِي مِنْ حَرَجٍ فِيما فَـرَضَ اللَّهُ لَه، سُنَّةَ اللَّهِ [في الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ]﴾.

«سـ ... لى النبي من حرج فيما ... فيها». أي لا ضِيقَ فيها و...

وقوله...

معنـا ... سنَّةُ اللَّه في التَّوْسعة عل... المَاضِين.

وقوله...

«الذي... وا من قبـل، ويجوز أن ... سالات اللَّه، ويجوز أن ي...

(١) لم يكن له...

(٢) قرأ عاصم...

معاني القرآن وإعرابه

للزجاج

أبي إسحق إبراهيم بن السري

المتوفى سنة ٣١١ هـ

شرح وتحقيق

دكتور عبد الجليل عبده شلبي

الجزء الرابع

عالم الكتب

مــا یشـاء و کــل یــوم هــو فــی شـان. یُسبّح لـه کـل نـاطـق و صـامـت.

کرتا ہے اور ہر یک دن وہ ایک کام میں ہے۔ ہر یک بولنے والا اور نہ بولنے والا اس کی تسبیح میں مشغول ہے۔

بقیه حاشیه: کام لیا ہے جو عقل سلیم فی الفور گواہی دیتی ہے کہ یہ اکمل اور اتم سلسلہ مفردات کا اسی لئے عربی میں مقرر کیا گیا تھا کہ تا قرآن کا خادم ہو یہی وجہ ہے کہ یہ سلسلہ مفردات کا قرآن کریم کے تعلیمی نظام سے جو اکمل اور اتم ہے بالکل مطابق آ گیا۔ لیکن دوسری زبانوں کے مفردات کا سلسلہ ان کتابوں کے تعلیمی نظام سے ہرگز مطابق نہیں آتا جو الٰہی کتابیں کہلاتی ہیں اور جن کا ان زبانوں میں نازل ہونا بیان کیا گیا اور نہ دوائر عشرہ مذکورہ ان کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ پس ان کتابوں کے ناقص ہونے کی وجوہ سے یہ بھی ایک بھاری وجہ ہے کہ وہ دوائر ضروریہ سے بے بہرہ اور نیز زبان کے مفردات ان کتابوں کی تعلیم سے وفا نہیں کر سکے اور اس میں بھید یہی ہے کہ وہ کتابیں **حقیقی کتابیں** نہیں تھیں بلکہ وہ صرف چند روزہ کارروائی تھی حقیقی کتاب دنیا میں **ایک ہی** آئی جو ہمیشہ کے لئے انسانوں کی بھلائی کے لئے تھی لہٰذا وہ **دوائر عشرہ** کاملہ کے ساتھ نازل ہوئی اور اس کے مفردات کا نظام **تعلیمی** نظام کا بالکل ہموزن اور ہم پلہ تھا اور ہر یک دائرہ اس کا **دوائر عشرہ** میں سے اپنے طبعی نظام کے اندازہ اور قدر پر مفردات کا نظام ساتھ رکھتا تھا جس میں الٰہی صفات کے اظہار کے لئے اور اقسام اربعہ مذکورہ کے مدارج بیان کرنے کی غرض سے الگ الگ الفاظ مفردہ مقرر تھے اور ہر یک تعلیم کے دائرہ کے موافق مفردات کا کامل دائرہ موجود تھا۔ اب ہم اسی پر اکتفا کر کے ایک اور لفظ کی چند خوبیاں بیان کرتے ہیں۔ سو وہ لفظ ربّ کا ہے جو قرآنی الفاظ میں سے ہم نے لیا ہے۔ یہ لفظ قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ اور پہلی ہی آیت میں آتا ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے **الحمد للّٰہ رب العالمین**۔ **لسان العرب اور تاج العروس میں جو لُغت کی نہایت معتبر کتابیں ہیں** لکھا ہے کہ زبان عرب میں رب کا لفظ سات۷ معنوں پر مشتمل ہے اور وہ یہ ہیں۔ مالک۱۔ سیّد۲۔ مدبر۳۔ مربی۴۔ قیّم۵۔ منعم۶۔ متمم۷۔ چنانچہ ان سات معنوں میں سے تین معنی خدا تعالیٰ کی ذاتی عظمت پر دلالت کرتے ہیں منجملہ ان کے **مالک** ہے اور مالک لغت عرب میں اس کو کہتے ہیں جس کا اپنے مملوک پر قبضہ تامہ ہو اور جس طرح چاہے اپنے تصرف میں لا سکتا ہو اور بلا اشتراک غیر اس پر حق رکھتا ہو اور یہ لفظ حقیقی طور پر یعنی بلحاظ اس کے معنوں کے بجز خدا تعالیٰ کے کسی دوسرے پر اطلاق نہیں پا سکتا کیوں کہ قبضہ تامہ ہو اور تصرف تمام اور حقوق تامہ بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی

کا لفظ صرف چھوڑنے یا چھوڑے جانے کے معنوں پر اطلاق پاتا ہے اور کوئی زائد امر اِس کے مفہوم میں نہیں۔ پس واضح ہو کہ ڈسچارج کا ترجمہ مقنّنین کے منشاء کے موافق فارسی میں ہو ہی نہیں سکتا۔ بلکہ اس مفہوم کے ادا کرنے کے لئے صرف بری کا لفظ ہے جو عربی ہے۔ عرب کے یہ دو مقولے ہیں کہ انا بریٔ من ذالک اور انا مُبرّء من ذالک۔ پہلے قول کے یہ معنے ہیں کہ میرے پر کوئی تہمت ثابت نہیں کی گئی اور دوسرے کے یہ معنے ہیں کہ میری صفائی ثابت کی گئی ہے۔ دیکھو لسان العرب اور تاج العروس اور دوسری لغت عرب کی مبسوط کتابیں جن میں بری کے لفظ کے معنے مختلف تصریفات کے پیرایہ میں کی گئی ہیں اور قرآن شریف میں بھی یہ دونوں تصریفات دو معنوں پر آئی ہیں۔ اوّل فرمایا ہے۔ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا[1] الجزو نمبر ۵ سورۃ النساء یعنی جو شخص کوئی خطا یا گناہ کرے اور پھر کسی ایسے شخص پر وہ گناہ لگاوے جس پر وہ گناہ ایک ثابت شدہ امر نہیں تو اُس نے ایک کھلے کھلے بہتان اور گناہ کا بوجھ اپنی گردن پر لیا۔ پس اِس جگہ خدائے عزّ وجلّ نے بَری کے لفظ سے اُس شخص کو مراد لیا ہے جس پر کوئی گناہ ثابت نہ ہوا ہو اور اگر کوئی ہمارے اِس بیان کی مخالفت کر کے یہ کہے کہ اس جگہ بَری کے لفظ سے یہ معنے مراد نہیں ہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ ایسے شخص پر گناہ لگاوے جس نے شہادتوں کے ذریعہ سے عدالت میں اپنا بے گناہ ہونا بپایۂ ثبوت پہنچا دیا ہو۔ اور گواہوں کے ذریعہ سے اپنا پاک دامن ہونا ثابت کر دیا ہو تو یہ معنے سراسر فاسد اور قرآن شریف کی منشاء سے صریح مخالف اور ضد ہیں کیونکہ اگر یہی معنے اِس آیت کے ہیں تو پھر اس صورت میں یہ بڑی خرابی لازم آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے شخص پر تہمت لگانا کوئی گناہ نہ ہو

إنما جَعَلوه تَكْسير فَاعَال، وإن لم يكن في كَلامهم». وهٰذا دَليل على أَنَّ سِيبَوَيه لم يَعْرِف خاتاما[١]، (وقد تَخَتَّم به)، ومنه الحَدِيث: «إنّ التَّخَتُّم باليَاقُوت يَنْفِي الفَقْر»[٢]، يُرِيد أنه إذا ذَهَب مالُه باع خاتَمه فوَجَد فيه غِنًى، قال ابنُ الأثيرُ: والأشبَهُ - إن صَحّ الحديث - أن يكون لِخَاصَّة[٣] فيه.

(و) الخاتَم (من كُلّ شَيْء: عاقِبَتُه، وآخِرَتُه خاتِمته).

(و) الخَاتَم: (آخِرُ القَوْم كالخاتِم)، ومنه قَولُه تَعَالَى: (﴿وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ﴾)[٤] أي: آخِرهم. وقد قُرِئ بضم[٥] التَّاء، وقَولُ العجّاج:

* مُبارَكٍ للأنبياءِ خَاتِمِ[١] *

إنما حَمَله على القِراءَة المَشْهُورة فكَسَر، وقال الفَرَّاء: قرأ عليٌّ رَضِي اللّٰه تَعالى عنه (﴿خَاتَمه مِسْك﴾)[٢]، يريد آخره.

(و) الخَاتَم (من القَفا: نُقرَتُه). يقال: احْتَجَم في خاتَم القَفا، وهو مجاز.

(١) [قلت: ذكر هذا سيبويه في الكتاب ٣١٨/٢ قال: ويكون على فاعَال في الأسماء، وهو قليل نحو ساباط وخاتام... ع].
(٢) [قلت: انظر النهاية واللسان. ع].
(٣) [قلت: نص ابن الأثير: لخاصّيّة فيه. ع].
(٤) سورة الأحزاب، الآية: ٤٠.
(٥) لم يقرأ بضم التاء، ولا هي لغة في الخاتم، والصواب: بكسر التاء، وهي قراءة أكثر السبعة.
[قلت: القراءة بكسر التاء عن أبي عمرو ونافع وابن كثير وابن عامر وحمزة والكسائي من السبعة. وقرأ عاصم من السبعة والحسن البصري والشعبي وزيد ابن علي والأعرج بخلاف بفتح التاء. انظر كتابي «معجم القراءات». ع].

التراث العربي

سلسلة يصدرها المجلس الوطني للثقافة والفنون والآداب
دولة الكويت

- ١٦ -

تاج العروس

من جواهر القاموس

للسيد محمد مرتضى الحسيني الزبيدي

الجزء الثاني والثلاثون

تحقيق
عبد الكريم العزباوي

راجعه
الدكتور أحمد مختار عمر   والدكتور عبد اللطيف محمد الخطيب

١٤٢١هـ - ٢٠٠٠م

لِسَانُ العَرَبْ

للإمام العلامة أبي الفضل جمال الدين محمد بن مكرم ابن منظور الافريقي المصري

المجلد الثاني عشر

دار صادر
بيروت

كانت تتخذ من الشَّبه ، وقال في خاتم الحديد : ما لي أرى عليكَ حِلْيةَ أهلِ النار ؟ لأنه كان من زِيّ الكفار الذين هم أصحاب النار . ويقال : فلان خَتَمَ عليك بابَهُ أعرَضَ عنك . وخَتَمَ فلان لكَ بابَه إذا آثرك على غيرك . وخَتَمَ فلان القرآن إذا قرأه إلى آخره . ابن سيده : خَتَمَ الشيء يَخْتِمُه خَتْماً بلغ آخرَه ، وخَتَمَ الله له بخَيْر . وخاتِمُ كل شيء وخاتِمَته : عاقبته وآخِرُه . واخْتَتَمْتُ الشيء : نَقيض افتَتَحْتُه . وخاتِمَةُ السورة : آخِرُها ؛ وقوله أنشده الزجاج :

إن الخليفة ، إن الله سَرْبَلَه
سِرْبالَ مُلْكٍ ، به تُرْجى الخَواتِيمُ

إنما جَمَع خاتِماً على خواتيم اضطراراً . وخِتامُ كل مَشروب : آخرُه . وفي التنزيل العزيز : خِتامُه مسك ، أي آخرُه لأن آخر ما يَجدونه رائحة المسك ، وقال عَلْقَمَةُ : أي خِلْطُه مِسك ، ألم تَرَ إلى المرأة تقول للطّيب خِلْطُه مِسكٌ خِلْطُه كذا ؟ وقال مجاهد : معناه مِزاجُه مسك ، قال : وهو قريب من قول عَلْقَمَة ؛ وقال ابن مسعود : عاقِبتُه طَعْمُ المِسك ، وقال الفراء : قرأ عليٌّ ، عليه السلام ، خاتِمُه مِسك ؛ وقال : أما رأيتَ المرأةَ تقول للعطّار اجعل لي خاتِمَه مِسكاً ، تريد آخرَه ؟ قال الفراء : والخاتِمُ والخِتام متقاربان في المعنى ، إلاَّ أن الخاتِمَ الاسمُ ، والخِتام المصدر ؛ قال الفرزدق :

فبِتْنَ جَنابَتَيَّ مُصَرَّعاتٍ ،
وبِتُّ أفُضُّ أغلاقَ الخِتامِ

وقال : ومثلُ الخاتِمِ والخِتام قولك للرجل : هو كريم الطّابِع والطِّباع ؛ قال : وتفسيره أن أحدهم إذا شرب وَجَدَ آخر كأسه ريحَ المِسك . وخِتامُ الوادي : أقصاه . وخِتامُ القَوْم وخاتِمُهُم وخاتَمُهُم : آخرُهم ؛ عن اللحياني ؛ ومحمد ، صلى الله عليه وسلم ، خاتِمُ الأنبياء ، عليه وعليهم الصلاة والسلام . التهذيب : والخاتِم والخاتَم من أسماء النبي ، صلى الله عليه وسلم . وفي التنزيل العزيز : ما كان محمد أبا أحد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتِمَ النبيّين ؛ أي آخرهم ، قال : وقد قرىء وخاتَمَ ؛ وقول العجّاج :

مُبارَكٍ للأنبياء خاتِمِ

إنما حمله على القراءة المشهورة فكسر ، ومن أسمائه

المحكم والمحيط الأعظم

تأليف
أبي الحسن علي بن إسماعيل بن سيده المرسي
المعروف بابن سيده
المتوفى سنة ٤٥٨ هـ

الجزء الخامس

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

خَواتِم، وخواتيم.

* وقال سيبويه: ... ، وإن لم يكن فى

كلامهم، وهذا دليلٌ ...

* وقد تَخَتَّم به: ...

* وخَتم الشىء ...

* وخاتِمُ كُل شـ ...

* وقوله، أنشده ...

إنّ الخَليف ... الخَواتيمُ[1]

إنما جَمع «خاتما» ...

* وخِتَامُ كُل ... المطففين: ٢٦]؛ أى:

آخره.

* وخِتامُ الوادى: أقصاه.

* وختَام القَوم، وخاتِمُهم: آخرهم، عن اللحيانى؛ وفى التنزيل: ﴿ولكن رَسول الله وخاتِمَ النَّبيين﴾ [الأحزاب: ٤٠]؛ أى: آخرهم. وقد قُرِئ: ﴿وخاتَمَ النّبيين﴾.

وقول العجّاج:

* مُبَاركٌ للأنبياء خاتِم *[2]

إنما حَمله على القراءة المَشهورة.

* وختم زَرْعَه يَخْتِمه خَتْما، وخَتم عليه: سَقاه أوّل سَقْية.

* والخِتَام، اسمٌ له.

* والخَتْمُ: أن تَجمع النحلُ من الشَّمع شيئًا رقيقا أرقَّ من شَمع القُرص فَتَطْليَه به.

* والخاتَمُ: أقل وضَح القوائم.

* وفرسٌ مُخَتَّم: بأشَاعره بياضٌ خفىّ كاللُّمَع دون التَّخديم.

* وخاتَم الفَرس الأُنثى: الحَلْقة الدُّنيا من ظَبْيتيها.

(١) البيت لجرير فى ديوانه ص٦٧٢؛ ولسان العرب (ختم).

(٢) الرجز للعجاج فى ديوانه (١/ ٤٦٢)؛ ولسان العرب (أسس)، (ختم)؛ وتاج العروس (ختم)؛ وتهذيب اللغة (١٣/ ١٤٢)؛ والعين (٧/ ٣٣٤).

والخناتِمُ : سحائبُ سودٌ ، لأنّ السوادَ عندهم خُضْرَةٌ .

[حنذم]

الحِنْذِمَانُ : الجماعةُ ، ويقال الطائفة . قال الشاعر :

وإنّا لزَوّارُونَ بالقُنْبِ العِدَا
إذا خِنْذِمانُ الكُومِ (١) طابَتْ وِطابُها

الصِّحَاح
تاج اللغة وصحاح العربيّة
تأليف
إسماعيل بن حمّاد الجوهري
الجزء الأول
دار العلم للملايين
ص.ب ١٠٨٥ - بيروت

(١) فى اللسان . « اللؤْم » وفى أخرى : « اللوم » .

فصل الخاء

[ختم]

خَتَمْتُ الشئَ خَتْماً فهو مَخْتُومٌ ، ومُخَتَّمٌ شدِّد للمبالغة .

وخَتَمَ اللهُ له بخير .

وخَتَمْتُ القرآنَ : بلغتُ آخره .

واخْتَتَمْتُ الشئَ : نقيض افتتحتُه .

والخاتَمُ والخاتِمُ ، بكسر التاء وفتحها .

والخَيْتَامُ والخاتَامُ كلُّه بمعنًى ؛ والجمع الخَواتِيمُ . وتَخَتَّمْتُ ، إذا لبسته .

وخاتِمَةُ الشئ : آخِرُه .

ومحمدٌ صلى الله عليه وسلم خاتِمُ الأنبياء عليهم الصلاة والسلام .

والخِتامُ : الطينُ الذى يُخْتَمُ به . وقوله تعالى : ﴿ خِتَامُهُ مِسْكٌ ﴾ أى آخره ؛ لأنّ آخر ما يجدونه رائحةُ المسك . وقول الأعشى :

* وأَبْرَزَهَا وعليها خَتَمْ (١) *

أى عليها طينة مختومة ، مثل نَفَضٍ بمعنًى منفوضٍ ، وقَبَضٍ بمعنى مقبوضٍ .

[خثم]

الخَثَمُ بالتحريك : عِرَضُ الأنف . وثورٌ أَخْثَمُ . قال الأعشى :

(١) صدوه :

* وصَهْبَاءَ طَافَ يَهُودِيُّها *

على استحسان المعاصى وكأنما يُختَمُ بذلك على قلبه وعلى ذلك : ﴿ **أولئكَ الَّذينَ طَبَعَ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ** ﴾ [النحل / ١٠٨] وعلى هذا النحو استعارةُ الإغفال فى قوله عزَّ وجلَّ : ﴿ **ولا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا** ﴾ [الكهف / ٢٨] واستعارةُ الكنّ فى قوله تعالى : ﴿ **وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ** ﴾ [الإسراء / ٤٦] واستعارةَ القَسَاوَة فى قوله تعالى : ﴿ **وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً** ﴾ [المائدة / ١٣] قال الجُبَّائىُّ : يجعلُ اللهُ خَتْمًا عَلَى قُلُوبِ الكُفَّارِ ؛ لِيَكُونَ دَلاَلَةً للملائكة على كفرهم فلا يدْعُونَ لهمْ ، وليسَ ذلك بشىء فإنَّ هذه الكتَابَةَ إنْ كانَتْ مَحْسُوسَةً فَمِنْ حَقِّهَا أن يُدْرِكَهَا أصحابُ التَّشْرِيحِ ، وإنْ كانَتْ مَعْقُولَةً غَيْرَ مَحْسُوسَة فالملائكةُ باطِّلاَعِهِمْ على اعْتِقَادَاتِهِمْ مُسْتَغْنِيَةٌ عن الاسْتِدْلال . وقالَ بعضُهُمْ : خَتْمُهُ شَهَادَتُهُ تعالى عليه أنه لا يُؤْمِنُ ، وقولُه تعالى : ﴿ **اليَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ** ﴾ [يس / ٦٥] أى نَمْنَعُهُمْ مِنَ الكلامِ ﴿ **وخاتَمَ النَّبِيِّينَ** ﴾ [الأحزاب / ٤٠] لأنه خَتَمَ النُّبُوَّةَ أى تَمَّمَهَا بِمَجيئه . وقولُهُ عزَّ وجلَّ : ﴿ **ختَامُهُ مسْكٌ** ﴾ [المطففين / ٢٦] قِيلَ : ما يُخْتَمُ به أى يُطْبَعُ ، وإنما معناه مُنْقَطَعُه ، وخَاتِمةُ شُرْبِهِ : أى سُؤْرُهُ فى

الطِّيبِ مسْكٌ ، وقولُ مَنْ قَالَ يُخْتَمُ بالمسْك أى يُطْبَعُ فليسَ بشىء ؛ لأنَّ الشَّرَابَ يَجِبُ أنْ

المفردات في غريب القرآن

تأليف

أبي القاسم الحسين بن محمد

المعروف بـ «الراغب الأصفهاني»

تم التحقيق والإعداد بمركز الدراسات والبحوث بمكتبة نزار مصطفى الباز

الجزء الأول

الناشر

مكتبة نزار مصطفى الباز

إنما يبايعون الله ﴾ [الفتح / ١٠] وجعل ذلكَ خداعًا تَفْظيعًا لفعلهمْ وتَنْبيهًا على عظَم الرَّسُولِ وعظَمِ أوليائه ، وقَوْلُ أهلِ اللُّغَة : إنّ هذا على حَذْف المُضاف وإقامَة المُضاف إليه مُقامَهُ فَيَجبُ أنْ يُعلَمَ أنَّ المَقْصُودَ بمثله فى الحَذْف لا يَحْصُلُ لوْ أتىَ بالمُضافِ المَحْذُوف

والخشوع: بالجوارح، ولذلك إذا تواضع القلب خشعت الجوارح.

والخنوع: ضراعة لمن هو دونه طمعاً لغرض في يده.

الخيال: الظن والتوهم وكساء أسود ينصب على عود يخيل به للبهائم والطير فتظنه إنساناً.

والخيال مرتع الأفكار كما أن المثال مرتع الأبصار.

والخيال قد يقال للصورة الباقية عن المحسوس بعد غيبته في المنام وفي اليقظة.

والطيف لا يقال إلا فيما كان حال النوم، وقد ألغزت فيه:

وما باطلٌ قد يُشبِهُ الحَقَّ بَدْؤه
يعذِّبني جَهْراً ويُنْعِمُني سرّاً

والخيل: في الأصل اسم للأفراس والفرسان جميعاً، وعليه قوله تعالى: ﴿ومن رباط الخَيْل﴾(1) ويستعمل في كل واحد منهما منفرداً،

فما روي: «يا

لكم عن صدقة

الخداع(2):

وخدع: إذا بد

اثنين مغايرين

فيه المغايرة بين

في معالجة الط

(1) الأنفال: ٦٠.
(2) هذه المادة ليـ
(3) الأحزاب: ٤٠
(4) من: خ، وبإز
قوله تعالى ﴿
ختموا به، يريـ
والثاني بالتـ

والمذكور صريحاً في باب المفاعلة فعل الفاعل فقط، وأما فعل المفعول فهو مدلول الكلام.

الختم: هو يستعمل تارة متعدياً بنفسه وأخرى بـ (على) وهو قريب من الكتم لفظاً لتوافقهما في العين واللام، وكذا معنىً لأن الختم على الشيء يستلزم كتم ما فيه.

وخَتَم الله عَلَى قَلْبه: جعله بحيث لا يفهم شيئاً ولا يخرج عنه شيء.

وختم الشيء: بلغ آخره.

والخاتِم، بكسر التاء: فاعل الختم وهو الإتمام والبلوغ، وبفتحها: بمعنى الطابع، وتسمية نبينا خاتم الأنبياء لأن الخاتم آخر القوم. قال الله تعالى: ﴿ما كانَ مُحمدٌ أبا أحَدٍ مِنْ رجالِكم ولكنْ رَسول اللهِ وخاتَمَ النَّبيين﴾(3) ونفي الأعم يستلزم نفي الأخص. والاستدراك شبه العلة لما نفاه من أبوته للكبار الذين يطلق عليهم اسم الرجال.

اتر الأنبياء بنور

واكب، كما أنها

أنبياء جمعه بين

جل كـ(علم) إذا

غيره، والأول هو

ليه الصلاة والسلام
م التي قبض عليها
كون الدلالة دليلاً
صلاة والسلام».

الكليات

معجم في المصطلحات والفروق اللغوية

لأبي البقاء أيوب بن موسى الحسيني الكفوي
ت: ١٠٩٤هـ = ١٦٨٣م

مؤسسة الرسالة
ناشرون

سبق نمبر 2

عقیدہ ختم نبوت تفاسیر کی روشنی میں

پچھلے سبق میں ہم نے دو تفاسیر سے سورہ احزاب کی آیت 40 کی تفسیریں پیش کی تھیں جس سے ہمارے اسلاف کے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت ہوتی ہے۔ ابھی ہم چند اور تفاسیر پیش کر رہے ہیں تا کہ مزید ہمارے اسلاف علماء کرام کی آیت ختم نبوت کی تفاسیر کا علم ہو سکے۔

تفسیر طبری (جامع البیان فی تاویل القرآن)

علامہ محمد بن جریر بن یزید الطبری متوفیٰ 310ھ فرماتے ہیں کہ:

وَلَكِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، الَّذِي خَتَمَ النُّبُوَّةَ فَطُبِعَ عَلَيْهَا، فَلَا تُفْتَحُ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ،

لیکن وہ خدا کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، جنہوں نے سلسلہ نبوت کو بند فرما دیا اور اس پر مہر ثبت کر دی، لہٰذا آپ کے بعد قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھولی جائے گی۔

آگے مشہور تابعی حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول لکھتے ہیں کہ:

عَنْ قَتَادَةَ، قَوْلُهُ: {مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ} قَالَ: " نَزَلَتْ فِي زَيْدٍ، إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِابْنِهِ؛ وَلَعَمْرِي وَلَقَدْ وُلِدَ لَهُ ذُكُورٌ، إِنَّهُ لَأَبُو

الْقَاسِمِ وَإِبْرَاهِيمَ وَالطَّيِّبِ وَالْمُطَهِّرِ {وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ} أَيْ آخِرُهُمْ

قتادہ سے روایت کیا، ان کا قول: {محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں} انہوں نے کہا: زید کے بارے میں نازل ہوا، لیکن وہ ان کے بیٹے نہیں تھے، اور ان کے بیٹے تھے، وہ ابو القاسم اور ابراہیم اور طیب اور مطہر {وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ} یعنی نبیوں میں سے آخری۔

مزید آگے لکھتے ہیں کہ:

{خَاتَمَ النَّبِيِّينَ} بِفَتْحِ التَّاءِ، بِمَعْنَى أَنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّينَ،

{خاتم النبیین} ت کے زبر کے ساتھ، یعنی وہ آخری نبی ہیں۔

سکین صفحہ 60 62 (جامع البیان، تفسیر طبری جلد 19، صفحہ 121 تا 123، دار ہجر للطباعۃ)

طبری کے متعلق مرزا قادیانی کی رائے

مرزا قادیانی نے ابن جریر طبری کو رئیس المفسرین یعنی تمام مفسرین کا سردار شمار کیا ہے دیکھئے:

"اور ابن جریر بھی جو رئیس المفسرین ہے اس آیت کی شرح میں لکھتا ہے کہ۔۔۔"

سکین صفحہ 63 (روحانی خزائن جلد 5، صفحہ 168)

تفسیر ابن کثیر

علامہ ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی 774ھ فرماتے ہیں کہ:

فَهَذِهِ الْآيَةُ نَصٌّ فِي أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَإِذَا كَانَ لَا

نَبِيَّ بَعْدَهُ فَلَا رَسُولَ [بَعْدَهُ] بِطَرِيقِ الْأَوْلَى وَالْأَحْرَى؛ لِأَنَّ مَقَامَ الرِّسَالَةِ أَخَصُّ مِنْ مَقَامِ النُّبُوَّةِ، فَإِنَّ كُلَّ رَسُولٍ نَبِيٌّ، وَلَا يَنْعَكِسُ. وَبِذَلِكَ وَرَدَتِ الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حَدِيثِ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ.

یہ آیت صاف بتاتی ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ان کے بعد کوئی نبی نہیں تو اس کے بعد کوئی رسول نہیں۔ کیونکہ رسول کا مقام نبوت کے مقام سے زیادہ مخصوص ہے کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور اس کا الٹ بھی نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ متواتر احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں جن کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر، جلد 6، صفحہ 428، دار طیبہ الریاض) سکین صفحہ 64

پھر لکھتے ہیں:

وَقَدْ أَخْبَرَ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ، وَرَسُولِهِ فِي السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ: أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ؛ لِيَعْلَمُوا أَنَّ كُلَّ مَنِ ادعى هذا المقام بعده فَهُوَ كَذَّابٌ أَفَّاكٌ، دَجَّالٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ، وَلَوْ تَخَرَّقَ وَشَعْبَذَ، وَأَتَى بِأَنْوَاعِ السِّحْرِ وَالطَّلَاسِمِ والنَيرجيَّات ، فَكُلُّهَا مُحَالٌ وَضَلَالٌ عِنْدَ أُولِي الْأَلْبَابِ

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت متواترہ میں بتایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو

گا۔تا کہ قیامت تک کے لیے سب کو معلوم ہو جائے کہ آپ ﷺ کے بعد جو بھی اس منصب کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے، اگر چہ وہ جادو، طلسم اور شعبدہ بازی کے ذریعے محیر العقول کرتب دکھائے لیکن عقل والے جانتے ہیں کہ یہ دجل وفریب کاری اور گمراہی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر، جلد 6، صفحہ 430,431، دار طیبہ الریاض)

سکین صفحہ 65 66

تفسیر البغوی

علامہ محی السنۃ ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی متوفیٰ 510ھ فرماتے ہیں کہ:

وَلٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخاتَمَ النَّبِيِّينَ، خَتَمَ اللَّهُ بِهِ النُّبُوَّةَ.وَقَرَأَ ابن عامر وعاصم: »خَاتَمَ« بِفَتْحِ التَّاءِ عَلَى الِاسْمِ، أَيْ آخِرَهُمْ، وَقَرَأَ الْآخَرُونَ بِكَسْرِ التَّاءِ عَلَى الْفَاعِلِ لِأَنَّهُ خَتَمَ بِهِ النَّبِيِّينَ فَهُوَ خَاتَمُهُمْ.

لیکن خدا کے رسول اور انبیاء کے خاتم، اللہ نے آپ پر نبوت کا اختتام کر دیا اور قاری ابن عامر اور قاری عاصم نے خاتم کی ت کو زبر لگا کر پڑھا جس کا مطلب ہے آخری نبی اور باقی قراء حضرات نے خاتم کی ت کو زیر کے ساتھ پڑھا تب اس کا معنیٰ ہو گا کہ آپ ﷺ نے انبیاء کا خاتمہ کر دیا لہذا آپ ﷺ انبیاء کے ختم کرنے والے ہوئے۔

(معالم التنزیل فی تفسیر القرآن، تفسیر بغوی، جلد 6، صفحہ 358، دار طیبہ)

سکین صفحہ 67

تفسیر بیضاوی

علامہ ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر البیضاوی متوفیٰ 685ھ فرماتے ہیں کہ:

وَخاتَمَ النَّبِيّينَ وآخرهم الذي ختمهم أو ختموا به على قراءة عاصم بالفتح،
خاتم النبیین یعنی آخری نبی جس نے سلسلہ نبوت کا خاتمہ کر دیا، یا آپ ﷺ کے ذریعے نبوت ختم ہوگئی۔قرآت قاری عاصم میں خاتم کی ت پرزبر پڑھا جاتا ہے۔

(انوارالتنزیل واسرارالتاویل تفسیر بیضاوی، جلد4،صفحہ 233، داراحیاءالتراث بیروت) سکین صفحہ 68

تفسیر نسفی

علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی متوفیٰ 710ھ فرماتے ہیں کہ:

{وَخَاتَمَ النبيين} بفتح التاء عاصم بمعنى الطابع أي آخرهم يعني لا ينبأ أحد بعده وعيسى ممن نبئ قبله وحين ينزل عاملا على شريعة محمد صلى الله عليه وسلم كأنه بعض أمته وغيره بكسر التاء بمعنى الطابع وفاعل الختم وتقوّيه قراءة ابن مسعود ولكن نَبِيّاً خَتَمَ النبيين

{خَاتَمَ النبيين} ت کے زبر کے ساتھ، قاری عاصم کی قرآت میں الطابع کے معنیٰ میں ہے جس کا مطلب ہے انبیاء میں سے آخری نبی، یعنی ان کے بعد کوئی نبوت نہیں کرے گا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے آپ ﷺ سے پہلے نبوت کی، اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو حضرت محمد ﷺ کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے اور آپ

امت محمدیہ کے ایک فرد ہوں گے۔قاری عاصم کے علاوہ بقیہ قراء نے خاتم کی ت کو زیر لگا کر پڑھا ہے جو ختم کا فاعل بنتا ہے یعنی ختم کرنے والا۔

(مدارک التنزیل وحقائق التاویل تفسیر نسفی، جلد3،صفحہ 34، دار الکلم الطیب بیروت) سکین صفحہ 69

تفسیر الدر المنثور

علامہ عبد الرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین سیوطی متوفیٰ 911ھ فرماتے ہیں کہ:

عَن قَتَادَة رَضِي الله عَنهُ فِي قَوْله {وَلَكِن رَسُول الله وَخَاتم النَّبِيين} قَالَ: آخر نَبِي ، وَأخرج عبد بن حميد عَن الْحسن فِي قَوْله {وَخَاتم النَّبِيين} قَالَ: ختم الله النَّبِيين بِمُحَمد صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَكَانَ آخر من بعث

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ انہوں نے فرمایا: خاتم النبیین کا مطلب ہے آخری نبی اور حضرت حسن سے روایت ہے کہ خاتم النبیین کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کے ذریعے سلسہ نبوت کا اختتام کر دیا آپ ﷺ نبیوں کے آخر میں مبعوث کئے گئے ہیں۔

(تفسیر الدر المنثور، جلد6،صفحہ 617، دار الفکر بیروت) سکین صفحہ 70

تفسیر البحر المحیط

علامہ ابوحیان محمد بن یوسف الاندلسی متوفیٰ 745ھ فرماتے ہیں کہ:

وَقَرَأَ الْجُمْهُورُ: خاتَمَ، بِكَسْرِ التَّاءِ، بِمَعْنَى أَنَّهُ خَتَمَهُمْ، أَيْ جَاءَ آخِرَهُمْ. وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَنَا خَاتَمُ أَلْفِ نَبِيٍّ، وَعَنْهُ: أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، فِي

حَدِيثِ وَاللَّبِنَةِ، وَرُوِيَ عَنْهُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَلْفَاظٌ تَقْتَضِي نَصًّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالْمَعْنَى أَنْ لَا يَتَنَبَّأَ أَحَدٌ بَعْدَهُ، وَلَا يَرِدُ نُزُولُ عِيسَى آخِرَ الزَّمَانِ، لِأَنَّهُ مِمَّنْ نُبِّئَ قَبْلَهُ، وَيَنْزِلُ عَامِلًا عَلَى شَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلّم مُصَلِّيًا إِلَى قِبْلَتِهِ كَأَنَّهُ بَعْضُ أُمَّتِهِ.

جمہور علماء کرام نے خاتم کی ت کے نیچے زیر لگا کر پڑھا ہے جس کا مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انبیاء کا خاتمہ کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔

ان سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں ایک ہزار نبیوں کا خاتم ہوں، اور ان سے روایت ہے جو کہ لبنہ (اینٹ) والی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے سے یہ نہیں ہوگا کہ ان کو نبوت ملے گی بلکہ ان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نبوت مل چکی ہوئی ہے۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام (بعد از نزول) شریعت محمدیہ کے عامل ہوں گے اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرمائیں گے جیسے امت محمدیہ کے دیگر افراد نماز ادا کرتے ہیں۔

(تفسیر البحر المحیط، جلد 8، صفحہ 485، دار الفکر بیروت) سکین صفحہ 71

مزید آگے لکھتے ہیں کہ:

وَقَرَأَ الْحَسَنُ، وَالشَّعْبِيُّ، وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ، وَالْأَعْرَجُ: بِخِلَافٍ وَعَاصِمٌ: بِفَتْحِ التَّاءِ بِمَعْنَى:أَنَّهُمْ بِهِ خُتِمُوا، فَهُوَ كَالْخَاتَمِ وَالطَّابَعِ لَهُمْ. وَمَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ لَا تَنْقَطِعُ، أَوْ إِلَى أَنَّ الْوَلِيَّ أَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّ، فَهُوَ زِنْدِيقٌ يَجِبُ قَتْلُهُ. وَقَدِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ نَاس، فقلهم الْمُسْلِمُونَ عَلَى ذَلِكَ.

حسن، شعبی، زید بن علی، اور اعرج نے خلاف پڑھا، اور قاری عاصم ت کے زبر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ انبیاء کا خاتمہ کر دیا پس آپ ﷺ اس اعتبار سے خاتم ہیں۔

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نبوت کسب سے حاصل ہوتی ہے (یعنی اپنی ذاتی کوشش اور محنت سے) اور نبوت بند نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے یا یہ کہ کوئی ولی اللہ نبی سے افضل ہوسکتا ہے تو ایسا بندہ زندیق اور واجب القتل ہے پہلے بھی کئی لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مسلمانوں نے ایسے جھوٹے مدعیانِ نبوت کو قتل کر دیا تھا۔

(تفسیر البحر المحیط، جلد 8، صفحہ 485، دار الفکر بیروت) سکین صفحہ 72

تفسیر ابی السعود

علامہ ابو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفیٰ متوفیٰ 982ھ فرماتے ہیں کہ:

أي كان آخرهم الذي خُتموا به وقُرىء بكسر التّاءِ أي كان خاتِمهم ويؤيده قراءةُ ابنِ مسعود ولكنْ نبياً ختَم النبيّينَ ۔۔۔ولا يقدحُ فيه

نزولُ عیسیَ بعدَہٗ علیھما السَّلامُ لانَّ معنی کونِہ خاتمَ النبیّینَ أنَّہ لا ینبأ احد بعدہ وعیسی ممَّن نُبّیِء قبلَہ

یعنی آپ ﷺ انبیاء میں سے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ نے نبیوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا، کیونکہ ان کے خاتم النبیین ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام انبیاء میں سے ہیں جنہیں آپ ﷺ سے پہلے نبوت دی گئی تھی۔

(تفسیر ابی السعود، جلد 7، صفحہ 106، داراحیاء التراث بیروت)

سکین صفحہ 73

تفسیر قرطبی

علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی متوفیٰ 671ھ فرماتے ہیں کہ:

خاتم قَرَأَ عَاصِمٌ وَحْدَہٗ بِفَتْحِ التَّاءِ، بِمَعْنَی أَنَّھُمْ بِہِ خُتِمُوا، فَھُوَ کَالْخَاتَمِ وَالطَّابَعِ لَھُمْ. وَقَرَأَ الْجُمْھُورُ بِکَسْرِ التَّاءِ بِمَعْنَی أَنَّہُ خَتَمَھُمْ، أَيْ جَاءَ آخِرَھُمْ.

قرآت عاصم میں خاتم کی ت پر زبر پڑھا جاتا ہے اور آپ اس قرآت میں اکیلے ہی ہیں یعنی آپ ﷺ کے ذریعے نبوت پر مہر لگا دی گئی ہے۔ اس طور پر آپ ﷺ بمنزلہ مہر کے ہیں۔ جمہور قراء نے ت کی زیر لگا کر پڑھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء علیھم

السلام کے آخری نبی ہیں۔

سکین صفحہ 74 (الجامع لاحکام القرآن تفسیر قرطبی، جلد 14، صفحہ 196، دار الکتب القاھرۃ)

تفسیر روح المعانی

علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الالوسی متوفیٰ 1270ھ فرماتے ہیں کہ:

فمعنى خاتم النبيين الذي ختم النبيون به ومآله آخر النبيين ----- وقرأ الجمهور »وخاتم « بكسر التاء على أنه اسم فاعل أي الذي ختم النبيين، والمراد به آخرهم

خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ جس پر انبیاء کی مہر لگائی گئی۔

جمہور علماء خاتم کی ت کو زیر لگا کر پڑھتے ہیں اس طرح یہ اسم فاعل بنتا ہے یعنی وہ جس نے سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا۔ اس سے مراد تمام انبیاء کا آخری نبی ہے۔

سکین صفحہ 75 (روح المعانی، جلد 11، صفحہ 213، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اسلاف مفسرین کے بارے مرزا قادیانی کا موقف

جو تفاسیر ہم نے عقیدہ ختم نبوت پر پیش کی ہیں ان تفاسیر کے مفسرین کے بارے مرزا قادیانی کیا رائے رکھتا ہے خود پڑھ لی جئے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

دوسرے ایسے ائمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر ایک صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے جنہوں نے قرآن شریف کے اجمالی مقامات کی احادیثِ نبویہ کی مدد سے تفسیر کرکے خدا کی پاک کلام اور پاک تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔

سکین صفحہ 76 (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14، صفحہ 288)

اگر مفسرین نے قرآن کو تحریف معنوی سے بچایا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کا جو ترجمہ مفسرین نے کیا ہے وہ ہی مسلمہ ہے ورنہ اگر وہ ترجمہ کیا جائے جو مرزا قادیانی نے ان تمام مفسرین سے ہٹ کر ایک جدا ترجمہ کیا ہے تو ماننا پڑے گا کہ تحریف معنوی درحقیقت مرزا قادیانی نے خود کی ہے یا پھر ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی کا یہ موقف بھی بالکل غلط ہے اور مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے اب فیصلہ قادیانی امت پر چھوڑا جاتا ہے کہ یہ اپنے مسیح کو کذاب مانتے ہیں یا مفسرین کے کئے گئے ترجمہ کو درست مانتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے ایک مرید خاص قادیانی مرزا خدا بخش نے ایک کتاب لکھی بنام "عسل مصفیٰ" اس میں تیرہ صدیوں کے مجددین کی لسٹ دی ہے اس کو آپ سبق کے آخر میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ کیا کسی قادیانی مربی میں ہمت ہے کہ ان تیرہ صدیوں کے مجددین میں سے کسی ایک مجدد سے بھی خاتم النبیین کا وہ والا ترجمہ ثابت کرے جو مرزا قادیانی نے کیا ہے۔

سکین 77 صفحہ 81 (عسل مصفیٰ، جلد اول، صفحہ 162 تا 166)

مجددین میں کمی بیشی نہیں کرتے

مرزا قادیانی مجددین کے بارے کہتا ہے کہ:

یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے ..... یعنی بعد اس کے جو خلیفے بھیجے جائیں پھر جو شخص ان کا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔

سکین صفحہ 82 (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 344)

اگر مجددین دین میں کمی بیشی نہیں کرتے تو پھر یقینی سی بات ہے کہ تیرہ صدیوں کے

مجددین میں سے ہر ایک کا عقیدہ اجرائے نبوت کا ہو گا جیسا کہ مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا بلکہ کھلا ہوا ہے اور نبی آتے رہیں گے ۔ ہمت کرو قادیانی مربیو! اوران مجددین کا عقیدہ اجرائے نبوت ثابت کرو۔

قرآن مرزا قادیانی پر نازل ہوا

آخر میں ہم بتانا چاہتے ہیں کہ قادیانی عقیدہ کے مطابق جو قرآن سینہ محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا وہ دنیا سے اُٹھ گیا ہے اور اب دوبارہ اللہ نے محمد کو مرزا قادیانی کی شکل میں دنیا میں بھیجا ہے اور اس محمد ثانی پر قرآن نازل ہوا ہے (معاذ اللہ)۔ خود پڑھ لیجئے مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر احمد ایم اے کیا لکھتا ہے:

> ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لئے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اُتارا جاوے۔

(کلمۃ الفصل، ریویو آف ریلیجنز، نمبر 4، صفحہ 173) سکین صفحہ 83

سبق نمبر 2 ختم شد

یہاں پر سبق نمبر 2 کا اختتام ہو رہا ہے۔ دیئے گئے تمام حوالہ جات کے اصل سکین پیش کئے جا رہے ہیں اور جو سوالات دیئے جا رہے ہیں ان کے جوابات تحریر فرمائیں۔

سلسلہ سوالات سبق نمبر 2

(1) وہ کون سے مفسر ہیں جنہوں نے نبوت کے جھوٹے دعویدار کو واجب القتل کہا؟

(2) خاتم کی ت کو زبر لگا کر پڑھنا کون سے قاری کی قرآت ہے؟

(3) تفسیر طبری کا اصلی نام لکھیں؟

(4) علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ختم نبوت تحریر کریں؟

(5) علامہ قرطبی کا پورا نام لکھیں؟

(6) تفسیر روح المعانی کے مصنف کا نام بتائیں؟

(7) مرزا قادیانی نے اسلاف مفسرین کے بارے کیا کہا ہے؟

(8) عسل مصفیٰ کتاب کس قادیانی نے لکھی ہے؟

يقولُ تعالى ... بن الرسلِ ، الذين يُبَلِّغون رسالاتِ الـ... بليغَ ذلك إيَّاهم ، ولا يخافون أحدًا ... بليغِهم رسالةَ اللَّهِ إلى مَن أُرْسِلوا إليه...

تفسير الطبري

جامع البيان عن تأويل آي القرآن

لأبي جعفر محمد بن جرير الطبري

(٢٢٤هـ - ٣١٠هـ)

تحقيق

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

بالتعاون مع

مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية

بدار هجر

الجزء التاسع عشر

هجر

للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

يقولُ لنبيِّه مـ... فكُنْ ولا تَخْشَ أحدًا إلا اللَّهَ ، فإنَّ ا... خلقِه منه ، إن أراد بك سوءًا .

و « الذين » ... خفضٌ ردًّا على « الذين » التى فى ...

وقولُه : ﴿ وَ... ك يا محمدُ باللَّهِ حافظًا لأعمالِ خلقِه ، ومُحاسِبًا لهم عليها .

/ القــولُ فى تأويلِ قولِه تعالى : ﴿ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ ﴾ .

يقولُ تعالى ذكرُه : ما كان أيُّها النَّاسُ محمدٌ أبا زيدِ بنِ حارثةَ ، ولا أبا أحدٍ مِن رجالِكم الذين لم يَلِدْه محمدٌ - فيحرُمَ عليه نكاحُ زوجتِه بعد فِراقِه إياها ؛ ولكنه رسولُ اللَّهِ وخاتمُ النبيِّين ، الذى ختَم النُّبوَّةَ فطبَع عليها ، فلا تُفْتَحُ لأحدٍ بعدَه إلى قيامِ الساعةِ ، وكان اللَّهُ بكلِّ شيءٍ مِن أعمالِكم ومقالِكم وغيرِ ذلك ، ذا علمٍ ، لا يَخْفَى عليه شيءٌ .

وبنحوِ الذى قُلنا فى ذلك قال أهلُ التأويلِ .

ذكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنا بشرٌ ، قال : ثنا يزيدُ ، قال : ثنا سعيدٌ ، عن قتادةَ قولَه : ﴿ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ ﴾ . قال : نزَلت فى زيدٍ ؛ إنه لم يكنْ بابْنِه ، ولعَمْرِى ولقد وُلِد له ذكورٌ ، إنه لأبو القاسمِ وإبراهيمَ والطَّيِّبِ والمطهَّرِ ، ﴿ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ﴾ . أى : آخرَهم ، ﴿ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴾[(1)] .

حدَّثنى محمدُ بنُ عُمارةَ ، قال : ثنا علىُّ بنُ قادمٍ ، قال : ثنا سفيانُ ، عن نُسَيْرِ[(2)] ابنِ ذُعْلُوقٍ ، عن علىِّ بنِ الحسينِ فى قولِه : ﴿ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ ﴾ . قال : نزَلت فى زيدِ بنِ حارثةَ[(3)] .

والنَّصْبُ فى رسولِ اللَّهِ ﷺ بمعنى تكريرِ : كان[(4)] رسولَ اللَّهِ ﷺ ، والرَّفعُ يعنى الاسْتِئنافَ ؛ ولكن هو رسولُ اللَّهِ ، والقراءةُ النَّصْبُ عندَنا[(5)] .

واختلفتِ القَرأةُ فى قراءةِ قولِه : ﴿ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ﴾ . فقرَأ ذلك قرَأةُ الأمصارِ سِوى الحسنِ وعاصمٍ ، بكسرِ التاءِ مِن ﴿ وَخَاتِمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ﴾ . بمعنى أنه خَتَم النَّبِيِّين ، ذُكِر أن ذلك فى قراءةِ عبدِ اللَّهِ : (لكنَّ نبيًّا ختَم النبيين)[(6)] . فذلك دليلٌ على صحةِ قراءةِ مَن قرَأه بكسرِ التاءِ ، بمعنى أنه الذى خَتَم الأنبياءَ ﷺ وعليهم . وقرَأ ذلك - فيما يُذْكَرُ - الحسنُ وعاصمٌ : ﴿ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ﴾ . بفَتْحِ

---

(١) أخرجه عبد الرزاق ١١٨/٢ ، عن معمر عن قتادة مختصرا ، وعزاه السيوطى فى الدر المنثور ٢٠٤/٥ إلى عبد بن حميد وابن أبى حاتم .

(٢) فى ت١ : « بشير » ، وفى ت٢ : « يسير » . ينظر تهذيب الكمال ٣٣٩/٢٩ .

(٣) أخرجه ابن عساكر فى تاريخ دمشق ٣٥٥/١٩ ، ٣٥٦ ، من طريق سفيان به ، وعزاه السيوطى فى الدر المنثور ٢٠٥/٥ ، إلى ابن المنذر وابن أبى حاتم .

(٤) سقط من : ت١ .

(٥) ينظر معانى القرآن للفراء ٣٤٤/٢ .

(٦) القراءة شاذة لمخالفتها رسم المصحف .

التاءِ ، بمعنى : أنه آخرُ النبيِّين ، كما قرَأ : (مختومٍ . خاتَمُه مِسْكٌ) . بمعنى : آخرُه مِسكٌ ، مَن قرَأ ذلك كذلك[١] .

القولُ فى تأويلِ قولِه تعالى : ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ ٱلَّذِى يُصَلِّى عَلَيْكُمْ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۚ وَكَانَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُۥ سَلَٰمٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿٤٤﴾ ﴾ .

/ يقولُ تعالى ذِكْرُه : يَأَيُّها الذين صدَّقوا اللَّهَ ورسولَه ، اذْكُروا اللَّهَ بقلوبِكم وألسنتِكم وجوارِحِكم ذِكْرًا كثيرًا ، فلا تخلو أبدانُكم مِن ذِكْرِه فى حالٍ مِن أحوالِ طاقتِكم ذلك . ﴿ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴾ . يقولُ : صلُّوا له غُدْوةً صلاةَ الصبحِ ، وعشيًّا صلاةَ العصرِ .

وقولُه : ﴿ هُوَ ٱلَّذِى يُصَلِّى عَلَيْكُمْ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ ﴾ . يقولُ تعالى ذِكْرُه : ربُّكم الذى تذْكُرونه الذِّكْرَ الكثيرَ ، وتسبِّحونه بُكرةً وأصيلًا ، إذ أنتم فعَلْتُم ذلك ، الذى[٢] يرحمُكم ، ويُثْنى عليكم هو ، ويدْعو لكم[٣] ملائكتُه . وقيل : إن معنى قولِه : ﴿ يُصَلِّى عَلَيْكُمْ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ ﴾ . يُشِيعُ عنكم[٤] الذِّكرَ الجميلَ فى عبادِ اللَّهِ . وقولُه : ﴿ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ﴾ . يقولُ : تدْعو ملائكةُ اللَّهِ لكم ، فيُخْرِجُكم اللَّهُ مِن الضَّلالةِ إلى الهُدى ، ومِن الكفرِ إلى الإسلامِ .

وبنحوِ الذى قُلْنا فى ذلك قال أهلُ التأويلِ .

---

(١) هى قراءة الكسائى المدنى ، ينظر النشر ٢/ ٣٩٩، ومعانى القرآن للفراء ٢/ ٢٤٤ ، ٣/ ٢٤٨ ، وحجة القراءات ص ٥٧٨ .

(٢) بعده فى ت١ : « تذكرونه الذكر الكثير ويسبحونه » .

(٣) بعده فى ص ، ت١ ، ت٢ : « و » .

(٤) فى ص ، ت١ ، ت٢ : « عليكم » .

باہر آجائے یعنی جذبات نفسانی کو کم بلکہ معدوم کر دیوے اور ہویّت مطلقہ میں گم جائے اور انسان جہول تھا اس لئے کہ اس میں یہ قوت ہے کہ غیر حق سے بکلّی غافل اور نادان ہو جائے اور بقول لا الٰہ الا اللّٰہ نفی ماسوا کی کر دیوے اور ابن جریر بھی جو رئیس المفسرین ہے اس آیت کی شرح میں لکھتا ہے کہ ظلوم اور جہول کا لفظ محل مدح میں ہے نہ ذم میں غرض اکابر اور محققین جن کی آنکھوں کو خدا تعالیٰ نے نور معرفت سے منور کیا تھا وہ اکثر اسی طرف گئے ہیں کہ اس آیت کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں ہو سکتے کہ انسان نے خدا تعالیٰ کی امانت کو اٹھا کر ظلوم اور جہول کا خطاب مدح کے طور پر حاصل کیا نہ ذم کے طور پر چنانچہ ابن کثیر نے بھی بعض روایات اسی کی تائید میں لکھی ہیں اور اگر ہم اس تمام آیت پر کہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ

بقیہ حاشیہ

تعلق نہیں پکڑ سکتا کیونکہ حجاب اس فیض سے مانع ہے اس لئے خدا تعالیٰ کی حکمت نے تقاضا کیا کہ اس کی ارادات کا مظہر اول بننے کے لئے ایک ایسی مخلوق ہو جو محجوب بنفسہ نہ ہو بلکہ اس کی ایک ایسی نرالی خلقت ہو جو برخلاف اور چیزوں کے اپنی فطرت سے ہی ایسی واقع ہو کہ نفس حاجب سے خالی اور خدا تعالیٰ کے لئے اس کے جوارح کی طرح ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے جمیع ارادات کے موافق جو مخلوق اور مخلوق کے کل عوارض سے تعلق رکھتے ہیں اس کی تعداد ہو اور وہ نرالی پیدائش کی چیزیں مرایا صافیہ کی طرح اپنی فطرت رکھ کر ہر وقت خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں اور اپنے وجود میں ذو جھتین ہوں۔ ایک جہت تجرد اور تنزّہ کی جو اپنے وجود میں وہ نہایت الطف اور منزہ عن الحجب ہوں جس کی وجہ سے وہ دوسری مخلوق سے نرالی

بقیہ حاشیہ در حاشیہ

انسان نو مہینے پیٹ میں رہ کر اپنے کمال وجود کو پہنچتا ہے اور مرنے کے لئے کچھ بھی دیر کی ضرورت نہیں مثلاً انسان اپنے مرنے کے وقت صرف ایک ہی ہیضہ کا دست یا تھوڑا سا پانی قے کے طور پر نکال کر راہی ملک بقا ہو جاتا ہے اور وہ

ورواه أيضاً عن عبد الرزاق ،عن الثورى ،عن زبيد ،عن عمرو بن مرة (١) .

ورواه ابن ماجه ،عن أبى كُرَيْب ،عن عبد الله بن نمير وأبى معاوية ،كلاهما عن الأعمش ، به(٢).

وقوله : ﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُم ﴾ ،نهى (٣) [تعالى] (٤) أن يقال بعد هذا: « زيد بن محمد » أى :لم يكن أباه وإن كان قد تبناه ،فإنه ،صلوات الله عليه وسلامه ،لم يعش له ولد ذكر حتى بلغ الحلم ؛فإنه ولد له القاسم ،والطيب ،والطاهر ، من خديجة فماتوا صغارا ،وولد له إبراهيم من مارية القبطية ،فمات أيضا رضيعا (٥) ،وكان له من خديجة أربع بنات :زينب ،ورقية ،وأم كلثوم،وفاطمة ،رضى الله عنهم (٦) أجمعين ،فمات فى حياته ثلاث وتأخرت فاطمة حتى أصيبت به،صلوات الله وسلامه عليه،ثم ماتت بعده لستة أشهر .

وقوله : ﴿ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴾ ،كقوله : ﴿ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ﴾ [الأنعام : ١٢٤] فهذه الآية نص فى (٧) أنه لا نبى بعده ،وإذا كان لا نبى بعده فلا رسول [بعده] (٨) بطريق الأولى والأحرى ؛لأن مقام الرسالة أخص من مقام النبوة ،فإن كل رسول نبى،ولا ينعكس .وبذلك وردت الأحاديث المتواترة عن رسول الله ﷺ من حديث جماعة من الصحابة .

قال الإمام أحمد :حدثنا أبو عامر الأزدى ،حدثنا زُهَيْر بن محمد ،عن عبد الله بن محمد بن
عقيل ،عن الطفيل بن أبىّ بن كعب(٩)
بنى داراً فأحسنها وأكملها ،وترك فيها م
منه،ويقولون :لو تم موضع هذه اللبنة !

ورواه الترمذى ،عن بُنْدَار ،عن أبى

حديث آخر :قال (١١) الإمام أحمد
فُلْفُل ،حدثنا أنس بن مالك قال:قال ر
بعدى ولا نبى » .قال :فشقّ ذلك على
الله ،وما المبشرات ؟ قال : « رؤيا الرجل

وهكذا روى الترمذى عن الحسن بن
غريب من حديث المختار بن فُلْفُل .

محققه عن نسخة خطية كاملة ، وعن مطبوعة الشعب وأكثر من عشر نسخ خطية أخرى يستوعب مجموعها التفسير كله.

تفسير القرآن العظيم

للحافظ

أبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي

(٧٠٠ - ٧٧٤هـ)

تحقيق

سامي بن محمد السلامة

الجزء السادس

النور - يس

دار طيبة للنشر والتوزيع

---

(١) المسند (٣/ ٣٠ ، ٧٣) .
(٢) سنن ابن ماجة برقم (٤٠٠٨) وقال البوصيرى فى
(٣) فى أ : « ينهى » . (٤) زيادة من أ
(٦) فى أ : « عنهن » . (٧) فى أ : « ع
(٩) فى ت : « وروى الإمام أحمد بإسناده عن أبى بن
(١٠) المسند (٥/ ١٣٦) وسنن الترمذى برقم (٣٦١٣) .
(١١) فى ت : « وروى » . (١٢) فى ت ،
(١٣) المسند (٣/ ٢٦٧) وسنن الترمذى برقم (٢٢٧٢) .

ورواه الترمذى وابن ماجه، من حديث إسماعيل بن جعفر، وقال الترمذى: حسن صحيح(١).

حديث آخر: قال الإمام أحمد: حدثنا أبو معاوية، حدثنا الأعمش، عن أبى صالح، عن أبى سعيد الخدرى قال: قال رسول الله ﷺ: « مثلى ومثل الأنبياء من قبلى، كمثل رجل بنى داراً فأتمها إلا موضع لبنة واحدة، فجئت أنا فأتممت تلك اللبنة ».

ورواه مسلم عن أبى بكر بن أبى شيبة، وأبى كُرَيْب، كلاهما عن أبى معاوية، به (٢).

حديث آخر: قال (٣) الإمام أحمد: حدثنا عبد الرحمن بن مهدى، حدثنا معاوية بن صالح عن سعيد بن سُوَيد الكلبى، عن عبد الأعلى بن هلال السلمى، عن العِرْباض بن سارية قال: قال النبى ﷺ: « إنى عند الله لخاتم النبيين وإن آدم لمُنْجَدِل فى طينته » (٤).

حديث آخر: قال (٥) الزهرى: أخبرنى محمد بن جبير بن مطعم، عن أبيه، رضى الله عنه، قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: « إن لى أسماء: أنا محمد، وأنا أحمد، وأنا الماحى الذى يمحو الله بى الكفر، وأنا الحاشر الذى يحشر الناس على قدمى، وأنا العاقب الذى ليس بعده (٦) نبى». أخرجاه فى الصحيحين (٧).

وقال(٨) الإمام أحمد: حدثنا يحيى بن إسحاق، حدثنا ابن لَهيعة، عن عبد الله بن هُبَيْرة، عن عبد الرحمن بن جبير قال: سمعت عبد الله بن عمرو يقول: خرج علينا رسول الله ﷺ يوما كالمودّع، فقال: « أنا محمد النبى الأمى ـ ثلاثا ـ ولا نبى بعدى: أوتيت فواتح الكلم وجوامعه وخواتمه، وعلمت كم خزنة النار وحملة العرش، وتجوز بى، وعُوفيتُ وعُوفيت (٩) أمتى؛ فاسمعوا وأطيعوا مادمت فيكم، فإذا ذُهب بى فعليكم بكتاب الله، أحلّوا حلاله، وحرّموا حرامه ». تفرد به الإمام أحمد (١٠).

ورواه (١١) [الإمام] (١٢) أحمد أيضا عن يحيى بن إسحاق، عن ابن لَهيعة، عن عبد الله بن هبيرة، عن عبد الله بن مريج (١٣) الخولانى، عن أبى قيس ـ مولى عمرو بن العاص ـ عن عبد الله بن عمرو فذكر مثله سواء (١٤) (١٥).

والأحاديث فى هذا كثيرة، فمن رحمة الله تعالى بالعباد إرسال محمد، صلوات الله وسلامه عليه، إليهم، ثم من تشريفه له ختم الأنبياء والمرسلين به، وإكمال الدين الحنيف له. وقد أخبر تعالى فى كتابه، ورسوله فى السنة المتواترة عنه: أنه لا نبى بعده؛ ليعلموا أن كل من ادعى هذا المقام بعده

(١) صحيح مسلم برقم (٥٢٣) وسنن الترمذى برقم (١٥٥٣) وسنن ابن ماجة برقم (٥٦٧).
(٢) تقدم الحديث من قريب.
(٣) فى ت: « وروى ».
(٤) المسند (٤/١٢٧).
(٥) فى ت: « وقال ». (٦) فى أ: « بعدى ».
(٧) صحيح البخارى برقم (٣٥٣٢) وصحيح مسلم برقم (٢٣٥٤).
(٨) فى ت: « وروى ». (٩) فى ت: « وعرفت ».
(١٠) المسند (٢/١٢) وفيه ابن لهيعة وهو ضعيف.
(١١) فى ف: « وحدثنى ». (١٢) زيادة من ف، أ. (١٣) فى أ: « سريج ».
(١٤) فى أ: « سواء ».
(١٥) المسند (٢/١٧٢) وفيه ابن لهيعة وهو ضعيف.

فهو كذاب أفاك، دجال ضال مضل، ولو تخرق (١) وشعبذ، وأتى بأنواع السحر والطلاسم والنَيرجيَّات(٢)، فكلها محال وضلال عند أولى الألباب، كما أجرى اللّه، سبحانه وتعالى، على يد الأسود العنْسى باليمن، ومسيلمة الكذاب باليمامة، من الأحوال الفاسدة والأقوال الباردة، ما علم كل ذى لب وفهم وحجًى أنهما كاذبان ضالان، لعنهما اللّه. وكذلك كل مدع لذلك إلى يوم القيامة حتى يختموا بالمسيح الدجال، [فكل واحد من هؤلاء الكذابين] (٣) يخلق اللّه معه من الأمور ما يشهد العلماء والمؤمنون بكذب من (٤) جاء بها. وهذا من تمام لطف اللّه تعالى بخلقه، فإنهم بضرورة الواقع لا يأمرون بمعروف ولا ينهون عن منكر إلا على سبيل الاتفاق، أو لما لهم فيه من المقاصد إلى غيره، ويكون فى غاية الإفك والفجور فى أقوالهم وأفعالهم، كما قال تعالى: ﴿ **هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ. تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ** ﴾ الآية [الشعراء: ٢٢١، ٢٢٢]. وهذا بخلاف الأنبياء، عليهم السلام، فإنهم فى غاية البر والصدق (٥) والرشد والاستقامة [والعدل] (٦) فيما يقولونه ويفعلونه ويأمرون به وينهون عنه، مع ما يؤيدون به من الخوارق للعادات، والأدلة الواضحات، والبراهين الباهرات، فصلوات اللّه وسلامه عليهم دائما مستمراً ما دامت الأرض والسموات.

﴿ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا (٤١) وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً (٤٢) هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا (٤٣) تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلامٌ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا (٤٤)** ﴾.

يقول تعالى آمرا عباده المؤمنين بكثرة ذكرهم لربهم تعالى، المنعم عليهم بأنواع النعم وأصناف (٧) المنن، لما لهم فى ذلك من جزيل الثواب، وجميل المآب.

قال الإمام أحمد: حدثنا يحيى بن سعيد، عن عبد اللّه بن سعيد (٨)، حدثنى مولى ابن عياش(٩) عن أبى بَحرية (١٠)، عن أبى الدرداء، رضى اللّه عنه، قال: قال رسول اللّه ﷺ: «ألا أنبئكم بخير أعمالكم وأزكاها عند مليككم، وأرفعها فى درجاتكم، وخير لكم من إعطاء الذهب والوَرق، وخير لكم من أن تلقوا عدوكم فتضربوا أعناقهم، ويضربوا أعناقكم؟» قالوا: وما هو يا رسول اللّه؟ قال: «ذكر اللّه، عزوجل».

وهكذا رواه الترمذى وابن ماجه، من حديث عبد اللّه بن سعيد بن أبى هند، عن زياد ـ مولى ابن عياش (١١) ـ عن أبى بَحرِيَّة ـ واسمه عبد اللّه بن قيس التراغمى ـ عن أبى الدرداء، به (١٢). قال الترمذى: ورواه بعضهم عنه فأرسله.

---

(١) فى أ: «تمخرق». (٢) فى أ: «النيرنجيات». (٣) زيادة من أ.
(٤) فى أ: «ما». (٥) فى أ: «الصدقة». (٦) زيادة من أ.
(٧) فى أ: «وصنوف». (٨) فى أ: «سعد». (٩) فى أ: «عباس».
(١٠) فى أ: «عن أبى عرة». (١١) فى أ: «عباس».
(١٢) المسند (٥/ ١٩٥) وسنن الترمذى برقم (٣٣٧٧) وسنن ابن ماجة برقم (٣٧٩٠).

﴿ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِ ... إِلَّا ٱللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ
حَسِيبًا ﴿٣٩﴾ مَّا كَانَ مُحَ ... ـهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ
وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ ...

تفسير البغوي

«معالم التنزيل»

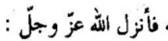
للإمام محيي السنة أبي محمد الحسين بن مسعود البغوي

(المتوفى - ٥١٦هـ)

المجلد السادس

حققه وخرج أحاديثه

محمد عبد الله النمر — عثمان جمعة ضميرية — سليمان مسلم الحرش



دار طيبة للنشر والتوزيع

سنّة الله، ﴿في الذين خلو ... ذهم بما أحل لهم .

قال الكلبي، ومقاتل: ... كذلك جمع بين محمد ﷺ وبين زينب .

وقيل: أشار بالسنة إ ...

وقيل: إلى كثرة الأز ...

﴿وكان أمر الله قدر ...

﴿الذين يبلّغون رسا ... ون رسالات الله](٢)، ﴿ويخشونه ولا يخشون أ ... أحل الله لهم وفرض عليهم، ﴿وكفى بالله حس ...

ثم إن رسول الله ﷺ ... فأنزل الله عزّ وجلّ :

﴿ما كان محمد أبا أحدٍ من رجالِكم﴾(٣)، يعني: زيد بن حارثة، أي: ليس أبا أحد من رجالكم الذين لم يلدهم فيحرم عليه نكاح زوجته بعد فراقه إيّاها .

فإن قيل: أليس أنه كان له أبناء: القاسم، والطيب، والطاهر، وإبراهيم، وكذلك: الحسن والحسين، فإن النبي ﷺ قال للحسن: إن ابني هذا سيد؟

قيل: هؤلاء كانوا صغاراً لم يكونوا رجالاً .

والصحيح ما قلنا: إنه أراد أبا أحد من رجالكم(٤) .

﴿ولكنْ رسولَ اللّهِ وخاتم النبيين﴾، ختم الله به النبوة، وقرأ عاصم: «خاتم» بفتح التاء على الإسم، أي: آخرهم، وقرأ الآخرون بكسر التاء على الفاعل، لأنه ختم به النبيين فهو خاتمهم .

---

(١) انظر: البحر المحيط: ٧/٢٣٥–٢٣٦ وفيه: أن اليهود عابوه أي: النبي ﷺ – بكثرة النكاح وكثرة الأزواج فرد الله عليهم بقوله: «سنة الله» .

(٢) ما بين القوسين زيادة من «ب» .

(٣) انظر: الطبري: ٢٢/١٦ .

(٤) انظر: مسائل الرازي وأجوبتها من غرائب آي التنزيل ص (٢٨٢) .

كان فيه ما يخشى، والواو لـ... على الإخفاء مخافة قالة
الناس وإظهار ما ينافي إضمـ... مر إلى ربه. ﴿فَلَمَّا قَضَى
زَيْدٌ مِنْهَا وَطَراً﴾ حاجة بحيـ... ﴿زَوَّجْنَاكَهَا﴾ وقيل قضاء
الوطر كناية عن الطلاق مثل... ـر بتزويجها منه أو جعلها
زوجته بلا واسطة عقد. و... ـعالى تولى إنكاحي وأنتن
زوجكن أولياؤكن. وقيل كا... على قوة إيمانه. ﴿لِكَيْلاَ
يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِـ... وهو دليل على أن حكمه
وحكم الأمة واحد إلا ما خـ... مكوناً لا محالة كما كان
تزويج زينب.

﴿مَّا كَانَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ مِـ... ـن قَبْلُۚ وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ قَدَرًا
مَّقْدُورًا ﴿٣٨﴾ ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُو... ـللَّهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾﴾.

﴿مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مـ... ـض له في الديوان، ومنه
فروض العسكر لأرزاقهم. ﴿... الأنبياء، وهو نفي الحرج
عنهم فيما أباح لهم. ﴿وَكَا...

﴿الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالاَ... ـوع، وقرىء «رسالة الله».
﴿وَيَخْشَوْنَهُ وَلاَ يَخْشَوْنَ أَحَدَ... ـكافياً للمخاوف أو محاسباً
فينبغي أن لا يخشى إلا منه...

أنوار التنزيل وأسرار التأويل
المعـــروف
بتفسير البيضاوي
تأليف
ناصر الدين أبي الخير عبد الله بن عمر بن محمد
الشيرازي الشافعي البيضاوي
(ت٦٩١ هـ)
إعداد وتقديم
محمد عبد الرحمن المرعشلي
الجزء الرابع
طبعة جديدة مصححة وملونة وضع التفسير فيها تحت آيات القرآن الكريم من المصحف العثماني
دار إحياء التراث العربي — مؤسسة التاريخ العربي
بيروت

﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾﴾.

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ﴾ على الحقيقة فيثبت بينه وبينه ما بين الوالد وولده من حرمة المصاهرة وغيرها، ولا ينتقض عمومه بكونه أباً للطاهر والقاسم وإبراهيم لأنهم لم يبلغوا مبلغ الرجال ولو بلغوا كانوا رجاله لا رجالهم. ﴿وَلَكِنْ رَسُولَ اللهِ﴾ وكل رسول أبو أمته لا مطلقاً بل من حيث إنه شفيق ناصح لهم، واجب التوقير والطاعة عليهم وزيد منهم ليس بينه وبينه ولادة. وقرىء «رَسُولُ الله» بالرفع على أنه خبر مبتدأ محذوف ولكن بالتشديد على حذف الخبر أي ﴿ولكن رسول الله﴾ من عرفتم أنه لم يعش له ولد ذكر. ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ وآخرهم الذي ختمهم أو ختموا به على قراءة عاصم بالفتح، ولو كان له ابن بالغ لاق بمنصبه أن يكون نبياً كما قال عليه الصلاة والسلام في إبراهيم حين توفي: لو عاش لكان نبياً، ولا يقدح فيه نزول عيسى بعده لأنه إذا نزل كان على دينه، مع أن المراد منه أنه آخر من نبيء. ﴿وَكَانَ الله بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً﴾ فيعلم من يليق بأن يختم به النبوة وكيف ينبغي شأنه.

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٢﴾﴾.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا الله ذِكْراً كَثِيراً﴾ يغلب الأوقات ويعم الأنواع بما هو أهله من التقديس والتحميد والتهليل والتمجيد.

﴿وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً﴾ أول النهار وآخره خصوصاً، وتخصيصهما بالذكر للدلالة على فضلهما على سائر الأوقات لكونهما مشهودين كإفراد التسبيح من جملة الأذكار لأنه العمدة فيها. وقيل الفعلان موجهان

فِى ٱلَّذِينَ خَلَوْا۟ مِن قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ﴿٣٨﴾ ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَـٰلَـٰتِ ٱللَّهِ
وَيَخْشَوْنَهُۥ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن
رِّجَالِكُمْ وَلَـٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾

كانت تحتهم المه ... ، وثلاثمئة سُرِّيَّة،
ولسليمان ثلاثمئ ... ﴾ في الأنبياء الذين
مضوا من قبله ... ، وحكماً مبتوتاً.
ولا وقف عليه إ...

٣٩ ـ ﴿ٱلَّذِ... الأوّل. وقِفْ إن
جعلته في محلّ ال... لذين يبلّغون﴾ أو:
أعني: ﴿الذين ي... صف الأنبياء بأنّهم
لا يخشون إلاّ الله ... لناس والله أحقّ أن
تخشاه﴾ ﴿وَكَفَىٰ بِٱ... الصغيرة والكبيرة،
فكان جديراً بأن ...

٤٠ ـ ﴿مَّا كَ... رجل منكم حقيقة
حتّى يثبت بينه ... الصهر، والنكاح.
والمراد: من رج... رنا بالغين حينئذ.
والطاهر والطيّب ... كان ﴿رَّسُولَ ٱللَّهِ﴾.

تفسير النسفي
(مدارك التنزيل وحقائق التأويل)
تأليف
أبي البركات عبد الله بن أحمد بن محمود النسفي
(ت ٧١٠ هـ)
الجزء الثالث
دار الكلم الطيب
بيروت

وكلّ رسول أبو أمّته فيما يرجع إلى وجوب التوقير والتعظيم له عليهم، ووجوب الشفقة، والنصيحة لهم عليه، لا في سائر الأحكام الثابتة بين الآباء والأبناء. وزيد واحِدٌ من رجالكم الذين ليسوا بأولاده حقيقة، فكان حكمه حكمكم. والتبنّي من باب الاختصاص والتقريب لا غير ﴿وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ﴾ بفتح التاء: عاصم بمعنى الطابع، أي: آخرهم، يعني: لا ينبأ أحد بعده. وعيسى ممن نبّىء قبله، وحين ينزل ينزل عاملاً على شريعة محمد ﷺ، كأنّه بعض أمته. وغيره بكسر التاء بمعنى الطابع، وفاعل الختم. وتقوّيه قراءة ابن مسعود ـ رضي الله عنه ـ: (ولكن نبياً ختم النبيين) ﴿وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا﴾.

---

(١) المَهائِر: جمع المَهِيْرة، وهي الحرائر، ضد السَّراري.

تفسير الدر المنثور في التفسير المأثور

للإمام

عبد الرحمن بن الكمال جلال الدين السيوطي

٩١١هـ

الجزء السادس

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

تفاخرت ز ... نا الذي نزل
تزويجي من ... من السماء في
كتابه حين ... نها : ما قلت
حين ركبتها ... لمؤمنين .
وأخرج ... محمد أبا أحد
من رجالك ...
وأخرج ... ن بن الحسين
رضي الله ع ... الله﴾ قال :
نزلت في ز ...
وأخرج ... ي الله عنه في
قوله﴿ ما ك ... لله عنه ، أي
أنه لم يكن ... هيم والطيب
والمطهر .

وأخرج الترمذي عن الشعبي في قوله﴿ما كان محمد أبا أحد من رجالكم﴾ قال : ما كان ليعيش له فيكم ولد ذكر .

وأخرج عبد الرزاق وعبد بن حميد وابن المنذر وابن أبي حاتم عن قتادة رضي الله عنه في قوله﴿ولكن رسول الله وخاتم النبيين﴾ قال : آخر نبي .

وأخرج عبد بن حميد عن الحسن في قوله﴿ وخاتم النبيين﴾ قال : ختم الله النبيين بمحمد ﷺ ، وكان آخر من بعث .

وأخرج أحمد ومسلم عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ « مثلي ومثل النبيين كمثل رجل بنى دارا فاتمها الا لبنة واحدة ، فجئت أنا فأتممت تلك اللبنة » .

وأخرج البخاري ومسلم والترمذي وابن أبي حاتم وابن مردويه عن جابر رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ « مثلي ومثل الأنبياء كمثل رجل ابتنى دارا فاكملها وأحسنها الا موضع لبنة ، فكان من دخلها فنظر اليها قال : ما أحسنها ! الا موضع اللبنة ، فأنا موضع اللبنة فختم بي الأنبياء » .

والحسين بأنهما كانا طفلين. وإضافة رجالكم إلى ضمير المخاطبين يخرج من كان من بنيه، لأنهم رجاله، لا رجال المخاطبين. وقرأ الجمهور: ﴿ولكن رسول﴾، بتخفيف لكن ونصب رسول على إضمار كان، لدلالة كان المتقدّمة عليه؛ قيل: أو على العطف على ﴿أبا أحد﴾. وقرأ عبد الوارث، عن أبي عمرو: بالتشديد والنصب على أنه خبر لكن، والخبر محذوف تقديره: ﴿ولكن رسول الله وخاتم النبيين﴾ هو، أي محمد ﷺ. وحذف خبر لكن واخواتها جائز إذا دل عليه الدليل. ومما جاء في ذلك قول الشاعر:

فلو كنت ضبياً عرفت قرابتي ولكنّ زنجياً عظيم المشافر

أي: أنت لا تعرف قرابتي. وقرأ زيد بن علي، وابن أبي عبلة: بالتخفيف، ورفع ورسوله وخاتم، أي ولكن هو رسول الله، كما قال الشاعر:

ولست الشاعر السقاف فيهم ولكن مدرة الحرب العوال

أي: لكن أنا مدرة. وقرأ الجمهور: ﴿خاتم﴾، بكسر التاء، بمعنى أنه ختمهم، أي جاء آخرهم. وروي عنه أنه قال: أنا خاتم ألف نبي، وعنه: أنا خاتم النبيين في حديث واللبنة. وروي عنه، عليه السلام، ألفاظ تقتضي نصاً أنه لا نبي بعده ﷺ، والمعنى أن لا يتنبأ أحد بعده، ولا يرد نزول عيسى آخر الزمان، لأنه ممن نبىء قبله، وينزل عاملاً على شريعة محمد ﷺ مصلياً إلى قبلته كأنه بعض أمته. قال ابن عطية: وما ذكره القاضي أبو الطيب في

كتابه المسمى بالهداي ... سعيف، وما ذكره الغزالي في هذه الآي ... وتطرق إلى ترك تشويش عقيدة المسلم ... الله الهادي برحمته. وقرأ الحسن، والشعبي ... بفتح التاء بمعنى: أنهم به ختموا، فهو ك ...

ومن ذهب إلى ... ل من النبي، فهو زنديق يجب قتله. وق ... . وكان في عصرنا شخص من الفقراء ا ... ر، ملك الأندلس بغرناطة، وصلب إلى ...

﴿وكان الله بكل ... ى بما رآه الأصلح لرسوله، وبما قدّره ف ... تحميده وتقديسه،

البحر المحيط في التفسير

لمحمد بن يوسف الشهير بأبي حيان الأندلسي الغرناطي

٦٥٤ - ٧٥٤ هـ

الجزء الثامن

طبعة جديدة بعناية

الشيخ عرفان العشا حسونة

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

والحسين بأنهما كانا طفلين. وإضافة رجالكم إلى ضمير المخاطبين يخرج من كان من بنيه، لأنهم رجاله، لا رجال المخاطبين. وقرأ الجمهور: ﴿ولكن رسول﴾، بتخفيف لكن ونصب رسول على إضمار كان، لدلالة كان المتقدّمة عليه؛ قيل: أو على العطف على ﴿أبا أحد﴾. وقرأ عبد الوارث، عن أبي عمرو: بالتشديد والنصب على أنه خبر لكن، والخبر محذوف تقديره: ﴿ول ... وحذف خبر لكن واخواتها جائز إذا دل ...

فلو كنت ضبي ... المشـافـر

أي: أنت لا ت ... بالتخفيف، ورفع ورسوله وخاتم، أي و ...

ولست الش ... العـوال

أي: لكن أنا مدرة. ... ختمهم، أي جاء آخرهم. وروي عنه أ ... في حـديث واللبنة. وروي عنه، عليه الس ... ى أن لا يتنبأ أحد بعده، ولا يرد نزول ... عاملاً على شريعة محمد ﷺ مصلياً إلى قبلته كأنه بعض أمته. قال ابن عطية: وما ذكره القاضي أبو الطيب في كتابه المسمى بالهداية، مـن تجويز الاحتمال في ألفـاظ هذه الآيـة ضعيف، وما ذكـره الغزالي في هذه الآية، وهذا المعنى في كتابه الذي سماه بالاقتصاد، وتـطرق إلى ترك تشويش عقيدة المسلمين في ختم محمد ﷺ النبوة، فالحـذر الحذر منـه، والله الهادي بـرحمته.

البحر المحيط في التفسير

لمحمد بن يوسف الشهير بأبي حيان الأندلسي الغرناطي

٦٥٤ - ٧٥٤ هـ

الجزء الثامن

طبعة جديدة بعناية

الشيخ عرفان العشا حسونة

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

وقرأ الحسن، والشعبي، وزيد بن علي، والأعرج: بخلاف؛ وعاصم: بفتح التاء بمعنى: أنهم به ختموا، فهو كالخاتم والطابع لهم.

ومـن ذهب إلى أن النبوة مكتسبة لا تنقطع، أو إلى أن الولي أفضل من النبي، فهو زنديق يجب قتله. وقد ادعى النبوة ناس، فقتلهم المسلمون على ذلك. وكان في عصرنا شخص من الفقراء ادعى النبوة بمدينة مالقة، فقتله السلطان بن الأحمر، ملك الأندلس بغرناطة، وصلب إلى أن تناثر لحمه.

﴿وكان الله بكل شيء عليماً﴾: هذا عام، والقصد هنا علمه تعالى بما رآه الأصلح لرسوله، وبما قدّره في الأمر كله، ثم أمر المؤمنين بذكره بالثناء عليه وتحميده وتقديسه،

ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَٰلَٰتِ ٱللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُۥ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾ ٣٣ الأحزاب

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ ٣٣ الأحزاب

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱذْ … ٣٣ الأحزاب

وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِي… ٣٣ الأحزاب

تفسير أبي السعود

المسمى إرشاد العقل السليم إلى مزايا القرآن الكريم

لقاضي القضاة الإمام
أبي السعود محمد بن محمد العمادي
المتوفى سنة ٩٨٢ هجرية

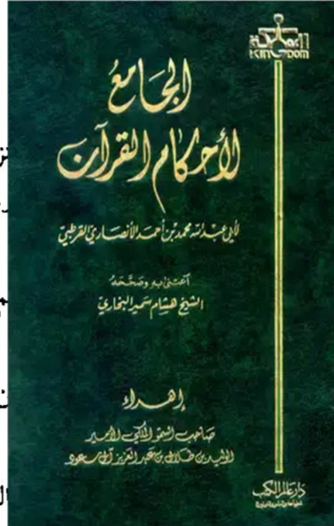
الجزء السابع

الناشر
دار إحياء التراث العربي
بيروت - لبنان

٣٩ (الذين يبلغون رسا… فع وقرىء رسالة الله
(ويخشونه) فى كل ما… منها حرفا ولا تأخذهم
فى ذلك لومة لائم (و… تعالى تعريض بما صدر
عنه ﷺ من الاحترا… والله أحق أن تخشاه
(وكفى بالله حسيباً) ك… غيرة والكبيرة فيجب
٤٠ أن يكون حق الخشية… ة حتى يثبت بينه وبينه
ما يثبت بين الوالد وو… ﷺ أبا الطاهر والقاسم
وإبراهيم لأنهم لم يبلغ… ل الله) أى كان رسولا
لله وكل رسول أبو أمته… م الأبدية وما زيد إلا
واحد من رجالكم الذين لا ولادة بينهم وبينه ﷺ لحكمه حكمهم وليس للتبنى والادعاء حكم سوى
التقريب والاختصاص (وخاتم النبيين) أى كان آخرهم الذى ختموا به وقرىء بكسر التاء أى كان خاتمهم
ويؤيده قراءة ابن مسعود ولكن نبياً ختم النبيين وأياً ما كان فلو كان له ابن بالغ لكان نبياً ولم يكن هو
ﷺ خاتم النبيين كما يروى أنه قال فى إبراهيم حين توفى لو عاش لكان نبياً ولا يقدح فيه نزول عيسى بعده
عليهما السلام لأن معنى كونه خاتم النبيين أنه لا ينبأ أحد بعده وعيسى ممن نبىء قبله وحين ينزل إنما ينزل
عاملا على شريعة محمد ﷺ مصلياً إلى قبلته كأنه بعض أمته (وكان الله بكل شىء عليما) ومن جملته هذه
٤١ الأحكام والحكم التى بينها لكم وكنتم منها فى شك مريب (يأيها الذين آمنوا اذكروا الله) بما هو أهله
٤٢ من التهليل والتحميد والتمجيد والتقديس (ذكراً كثيراً) يعم الأوقات والأحوال (وسبحوه) ونزهوه
عما لا يليق به (بكرة وأصيلا) أى أول النهار وآخره على أن تخصيصهما بالذكر ليس لقصر التسبيح
عليهما دون سائر الأوقات بل لإبانة فضلهما على سائر الأوقات لكونهما مشهودين كأفراد التسبيح
من بين الأذكار مع اندراجه فيها لكونه العمدة فيها وقيل كلا الفعلين متوجه إليهما كقولك صم وصل
يوم الجمعة وقيل المراد بالتسبيح الصلاة .

و ﴿سُنَّةَ﴾ نصب على المصدر؛ أي سَنّ الله له سُنة واسعة. و ﴿الَّذِينَ خَلَوْا﴾ هم الأنبياء؛ بدليل وصفهم بعدُ بقوله: ﴿الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالاتِ اللَّهِ﴾.

[٤٠] ﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾﴾.



فيه ثلاث مسائل:

الأولى ـ لما تزوّج ... نزلت الآية؛ أي ليس هو بأبنه حتى تحرم عليه ... التعظيم، وأن نساءه عليهم حرام. فأذهب الله ... وغيرهم، وأعلم أن محمداً لم يكن أبا أحد من ... لم يقصد بهذه الآية أن النبيّ ﷺ لم يكن له ولد، ... والطيّب، والمطهّر؛ ولكن لم يعش له ابن حت... ن فكانا طفلين، ولم يكونا رجلين معاصرَيْنِ له.

الثانية ـ قوله تعالى ... الفرّاء: أي ولكن كان رسول الله. وأجازا ﴿ولكنْ رسولُ الله وخاتَمُ﴾ بالرفع. وكذلك قرأ ابن أبي عَبْلة وبعض الناس ﴿ولكِنْ رسولُ اللَّهِ﴾ بالرفع؛ على معنى هو رسول الله وخاتم النبيين. وقرأت فرقة ﴿ولكنّ﴾ بتشديد النون، ونصب ﴿رسول الله﴾ على أنه اسم ﴿لكنّ﴾ والخبر محذوف. ﴿وَخَاتَمَ﴾ قرأ عاصم وحده بفتح التاء، بمعنى أنهم به خُتموا؛ فهو كالخاتَم والطابَع لهم. وقرأ الجمهور بكسر التاء بمعنى أنه ختمهم؛ أي جاء آخرهم. وقيل: الخاتَم والخاتِم لغتان؛ مثل طابَع وطابِع، ودانَق ودانِق، وطابَق من اللحم وطابِق.

الثالثة ـ قال ابن عطية: هذه الألفاظ عند جماعة علماء الأمّة[1] خَلَفاً وسلَفاً متلقّاةً على العموم التام مقتضية نصًّا أنه لا نبيّ بعده ﷺ. وما ذكره القاضي أبو الطيِّب في كتابه المسمّى بالهداية: من تجويز الاحتمال في ألفاظ هذه الآية ضعيف. وما ذكره الغزالي

(١) في جـ، ش: «الأئمة».

في صغره وقد ثبت في الصغر لعيسى ويحيى عليهما السّلام، ثم نقل عن السبكي كلاماً في حديث «كنت نبياً وآدم بين الروح والجسد» حاصله أن حقيقته عليه الصلاة والسلام قد تكون من قبل آدم آتاها الله تعالى النبوة بأن خلقها مهيأة لها وأفاضها عليها من ذلك الوقت وصار نبياً ثم قال: وبه يعلم تحقيق نبوة سيدنا إبراهيم في حال صغره ا هـ وفيه بحث. وخبر أنه عليه الصلاة والسلام أدخل يده في قبره بعد دفنه وقال: «أما والله إنه لنبي ابن نبي» في سنده من ليس بالقوي فلا يعول عليه ليتكلف لتأويله، والخاتم اسم آلة لما يختم به كالطابع لما يطبع به فمعنى خاتم النبيين الذي ختم النبيون به ومآله آخر النبيين، وقال المبرد: «خاتم» فعل ماضٍ على فاعل وهو في معنى ختم النبيين فالنبيين منصوب على أنه مفعول به وليس بذاك وقرأ الجمهور «وخاتِم» بكسر التاء على أنه اسم فاعل أي الذي ختم النبيين، والمراد به آخرهم أيضاً، وفي حرف ابن مسعود ولكن نبياً ختم النبيين، والمراد بالنبي ما هو أعم من الرسول فيلزم من كونه ﷺ خاتم النبيين كونه خاتم المرسلين والمراد بكونه عليه الصلاة والسلام خاتمهم انقطاع حدوث وصف النبوة في أحد من الثقلين بعد تحليه عليه الصلاة والسلام بها في هذه النشأة.

ولا يقدح في واتر المعنوي ونطق به
الكتاب على قول ووج زمان لأنه كان نبياً قبل
تحلي نبينا ﷺ بالنبوة بوته وبقائه، ثم إنه عليه
السّلام حين ينزل باقٍ ع ن غيره وتكليفه بأحكام
هذه الشريعة أصلاً وفر سول الله ﷺ وحاكماً
من حكام ملته بين أمته بعض الآثار أو ينظر في
الكتاب والسنّة وهو عل ام مكثه في الأرض من
الأحكام وكسره الصلي ، في قوله ﷺ(١): «إن
عيسى ينزل حكماً عد ية لا قرار الكفار ببذل
الجزية على تلك الأحو ، هداية المريد لجوهرة
التوحيد، وقوله: إنه عل عبد بها الخ أحسن من
قول الخفاجي الظاهر أ لة بأن يبلغ ما يبلغه عن
الوحي وإنما يحكم بما المهدي ولا أظنه عنى
بالانسلاخ عن وصف ا يه السّلام فمعاذ الله أن
يعزل رسول أو نبي عن بليغ الأحكام عن وحي
كما كان له قبل الرفع وت أيضاً، وبقاء النبوة
والرسالة بعد الموت ف ب إليه غير واحد فإن
المتصف بهما وكذا با قال النسفي إلى أنهما

روح المعاني
في
تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني
تأليف
العلامة أبي الفضل شهاب الدين
السيد محمود الآلوسي البغدادي
المتوفى سنة ١٢٧هـ
المجلد الحادي عشر
٢١ - ٢٢
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

بعد الموت باقيان حكماً، وما أفاده كلام اللقاني من أنه عليه السّلام يحكم بما علم في السماء قبل نزوله من الشريعة قد أفاده السفاريني في البحور الزاخرة وهو الذي أميل له، وأما أنه يجتهد ناظراً في الكتاب والسنّة فبعيد وإن كان عليه

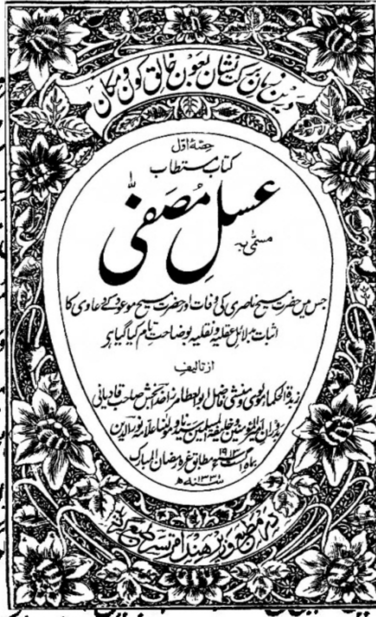
(١) حديث صحيح وفي الصحيحين ما هو بمعناه ا هـ منه.

صلح کاری سے۔ خدا تعالیٰ جو ارحم الراحمین اور ماں باپ سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ وہ اپنے غافل اور کمزور بندوں کے لئے یہ پہلو اختیار نہ کرے کہ اُن کو تیرہ سو برس سے غافل پا کر دلائل اور براہین سے سمجھاوے اور آسمانی نشانوں سے تسکین بخشے اور یہ پہلو اختیار کرے کہ کسی کو بھیج کر غافل بندوں کو فنا کرنے کے لئے طیار ہو جائے۔ یہ عادت اس کی ان صفات کے مخالف ہے جن کی قرآن شریف میں تعلیم دی گئی ہے۔ اور قرآن شریف میں یہ وعدہ تھا کہ خدا تعالیٰ فتنوں اور خطرات کے وقت میں دین اسلام کی حفاظت کرے گا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ[1] سو خدا تعالیٰ نے بموجب اس وعدہ کے چار قسم کی حفاظت اپنی کلام کی کی۔ **اوّل** حافظوں کے ذریعہ سے اُس کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ رکھا۔ اور ہر ایک صدی میں لاکھوں ایسے انسان پیدا کئے جو اُس کی پاک کلام کو اپنے سینوں میں حفظ رکھتے ہیں۔ ایسا حفظ کہ اگر ایک لفظ پوچھا جائے تو اس کا اگلا پچھلا سب بتا سکتے ہیں۔ اور اس طرح پر قرآن کو تحریف لفظی سے ہر ایک زمانہ میں بچایا۔ **دوسرے** ایسے ائمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر ایک صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے جنہوں نے قرآن شریف کے اجمالی مقامات کی احادیثِ نبویہ کی مدد سے تفسیر کر کے خدا کی پاک کلام اور پاک تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔ **تیسرے** متکلّمین کے ذریعہ سے جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو عقل کے ساتھ تطبیق دے کر خدا کی پاک کلام کو کوتہ اندیش فلسفیوں کے استخفاف سے بچایا ہے۔ **چوتھے** رُوحانی انعام پانے والوں کے ذریعہ سے جنہوں نے خدا کی پاک کلام کو ہر ایک زمانہ میں معجزات اور معارف کے منکروں کے حملہ سے بچایا ہے۔

سو یہ پیشگوئی کسی نہ کسی پہلو کی وجہ سے ہر ایک زمانہ میں پوری ہوتی رہی ہے اور جس زمانہ میں کسی پہلو پر مخالفوں کی طرف سے زیادہ زور دیا گیا تھا اُسی کے مطابق خدا تعالیٰ کی غیرت اور حمایت[2] نے مدافعت کرنے والا پیدا کیا ہے۔ لیکن یہ زمانہ جس میں ہم ہیں یہ ایک ایسا زمانہ تھا جس میں مخالفوں نے ہر چہار پہلو کے رُو سے حملہ کیا تھا۔ اور یہ ایک سخت طوفان کے دن تھے

پہلی فصل

اس باب میں کہ ۱۳ صدیوں میں کون کون مجدّد


وین یمان بکت نشان بعون خالق کون و مکان

حصۂ اوّل
کتاب مستطاب
مسمّٰی بہ
عسلِ مصفّٰی

جس میں حضرت مسیح ناصری کی وفات اور حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا
اثبات بدلائل عقلیہ و نقلیہ بوضاحتِ تام کیا گیا ہے

از تالیف
زبدۃ الحکماء المولوی منشی فاضل ابو العطاء مرزا خدابخش صاحب قادیانی
بزمان امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین سیدنا و مولانا علامہ نور الدین
بماہ اگست ۱۹۱۳ء مطابق غرہ رمضان المبارک
سنہ ۱۳۳۱ھ

در مطبع وزیر ہند امرتسر طبع گردید

ہم اوپر دکھلا چکے … وری ہے۔ کیونکہ ہر سو
سال کے بعد زمانہ کی … ضعف واقع ہوجاتا
ہے لہذا ازبس ضرور … نے کے لئے کوئی شخص
خدا تعالیٰ کی طرف سے … قدر اہل اسلام میں
فتور برپا ہوگیا ہو۔ اس … مردہ کو از سر نو زندہ کرکے
اسکو اپنی اصلی ہیئت … وسلم کے نفخ صور سے پیدا
ہوئی تھی۔ چنانچہ اس … میں جس قدر اصحاب
مجدد تسلیم کئے گئے ہیں … مجددیت کیا ہے اور
بعض نے زبان سے … اپنے اعتقاد اور علم سے
مجدد تسلیم کرلیا ہے۔ ہم … لوگ اُنکے اسمائے مبارک
سے ناواقف اور ناآشنا …

پہلی صدی میں اصحاب ذیل مجدد تسلیم کئے گئے ہیں

(۱) عمر بن عبدالعزیز (۲) سالم (۳) قاسم (۴) مکحول۔ علاوہ انکے اور بھی اس صدی میں مجدد مانے گئے ہیں۔ چونکہ جو مجدّد جامعِ صفاتِ حسنیٰ ہوتا ہے۔ وہ سب کا سردار اور فی الحقیقت وہی مجدّد فی نفسہٖ مانا جاتا ہے۔ اور باقی اُس کی ذیل سمجھے جاتے ہیں۔ جیسے انبیاء بنی اسرائیل میں ایک نبی بڑا ہوتا تھا۔ تو دوسرے اُس کے تابع ہوکر کارروائی کرتے تھے۔ چنانچہ صدی اوّل کے مجدّد مُتّصِف بجمیع صفات حسنیٰ حضرت عمر بن عبدالعزیز تھے دیکھو نجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۹۔ و قرۃ العیون و مجالس الابرار۔ و تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء صفحہ ۳۲

دوسری صدی کے مجدد صحاب ذیل ہیں

(۱) امام محمد ادریس ابوعبداللہ شافعی (۲) احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (۳) یحییٰ ابن معین بن عون عطفانی (۴) اشہب بن عبدالعزیز بن داؤد قیس۔ (۵) ابوعمرو مالکی مصری۔ (۶) خلیفہ مامون رشید بن ہارون (۷) قاضی حسن بن زیاد حنفی (۸) جنید بن محمد بغدادی صوفی (۹) سہل بن ابی سہل بن رخلہ شافعی (۱۰) بقول امام شعرانی حارث بن اسعد محاسبی ابوعبداللہ صوفی بغدادی۔ (۱۱) اور بقول قاضی القضات علامہ عینی۔ احمد بن خالد الخلال۔ ابوجعفر حنبلی بغدادی۔ دیکھو نجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۱۴۔ قرۃ العیون مجالس الابرار تعریف الاحیا بفضائل الاحیا صفحہ ۳۲+

تیسری صدی کے مجدد صحاب ذیل ہیں

(۱) قاضی احمد بن شریح بغدادی شافعی (۲) ابوالحسن اشعری متکلم شافعی (۳) ابوجعفر طحاوی ازدی حنفی (۴) احمد بن شعیب (۵) ابوعبدالرحمٰن نسائی (۶) خلیفہ مقتدر باللہ عباسی (۷) حضرت شبلی صوفی (۸) عبیداللہ بن حسین (۹) ابوالحسن کرخی صوفی حنفی۔ (۱۰) امام بقی بن مخلد قرطبی مجدد اندلس اہل حدیث۔ دیکھو تعریف الاحیا بفضایل الاحیار صفحہ ۳۳ و نجم الثاقب و قرۃ العیون و مجالس الابرار+

چوتھی صدی کے مجدد صحاب ذیل ہیں

(۱) امام ابوبکر باقلانی (۲) خلیفہ قادر باللہ عباسی (۳) ابوحامد اسفرانی (۴) حافظ ابونعیم (۵) ابوبکر خوارزمی حنفی (۶) بقول شاہ ولی اللہ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم نیشاپوری (۷) امام بیہقی۔ (۸) حضرت ابوطالب ولی اللہ صاحب قوت القلوب جو طبقہ صوفیا سے ہیں (۹) حافظ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی (۱۰) ابواسحٰق شیرازی (۱۱) ابراہیم بن علی بن یوسف فقیہ و محدث+

پانچویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) محمد بن محمد ابو حامد امام غزالی (۲) بقول عینی و کرمانی حضرت راعونی حنفی۔ (۳) خلیفہ مستظہر باللہ بن مقتدی باللہ عباسی۔ (۴) عبداللہ بن محمد انصاری ابو اسمٰعیل ہروی (۵) ابو طاہر سلفی (۶) محمد بن احمد ابوبکر شمس الدین سرخسی فقیہ حنفی +

چھٹی صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) محمد بن عمر ابو عبداللہ فخرالدین رازی (۲) علی بن محمد (۳) عزالدین ابن کثیر (۴) امام رافعی شافعی صاحب زبدہ شرح شفا (۵) یحییٰ بن حبش بن میرک حضرت شہاب الدین سہروردی شہید امام طریقت (۶) یحییٰ بن اشرف بن حسن محی الدین نووی۔ (۷) حافظ عبدالرحمٰن ابن جوزی۔ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سرتاج طریقہ قادری +

ساتویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) احمد بن عبدالحلیم تقی الدین ابن تیمیہ حنبلی (۲) تقی الدین ابن دقیق العید (۳) شاہ شرف الدین مخدوم بہائی سندی (۴) حضرت معین الدین چشتی (۵) حافظ ابن القیم جوزی شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن القیم الجوزی زرعی دمشقی حنبلی۔ (۶) عبداللہ بن اسعد بن علی بن سلیمان بن خلاج ابو محمد عفیف الدین یافعی شافعی (۷) قاضی بدرالدین محمد بن عبداللہ الشبلی حنفی دمشقی +

آٹھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) حافظ علی بن حجر عسقلانی شافعی (۲) حافظ زین الدین عراقی شافعی (۳) صالح بن عمر بن ارسلان قاضی بلقینی (۴) علامہ ناصر الدین شاذلی ابن سنت میلی +

نویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) عبدالرحمٰن بن کمال الدین شافعی معروف بامام جلال الدین سیوطی (۲) محمد بن

عبدالرحمٰن سخاوی شافعی (۳) سید محمد جون پوری ہندی۔ اور بقول بعض دسویں صدی کے مجدد ہیں۔ حضرت امیر تیمور صاحب قرآن فاتح عظیم الشان +

دسویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) ملا علی قاری (۲) محمد طاہر فتنی گجراتی محی الدین محی السنۃ (۳) حضرت علی بن حسام الدین معروف بعلی متقی ہندی مکی +

گیارھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) عالمگیر بادشاہ غازی اورنگ زیب (۲) حضرت آدم بنوری صوفی (۳) شیخ احمد بن عبدالاحد بن زین العابدین فاروقی سرہندی۔ معروف بامام ربانی مجدد الف ثانی +

بارھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان نجدی (۲) مرزا مظہر جان جاناں دہلوی (۳) سید عبدالقادر بن احمد بن عبدالقادر حسنی کوکبانی۔ (۴) حضرت احمد شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (۵) امام شوکانی (۶) علامہ سید محمد بن اسمٰعیل امیر یمن (۷) محمد حیات بن ملا ملازیہ سندھی مدنی +

تیرھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں

(۱) سید احمد بریلوی۔ (۲) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۳) مولوی محمد اسمٰعیل شہید دہلوی (۴) بعض کے نزدیک شاہ رفیع الدین صاحب بھی مجدد ہیں (۵) بعض نے شاہ عبدالقادر کو مجدد تسلیم کیا ہے۔ ہم اس کا انکار نہیں کرسکتے۔ کہ بعض ممالک میں بعض بزرگ ایسے بھی ہونگے جن کو مجدد مانا گیا ہو۔ اور ہمیں اُن کی اطلاع نہ ملی ہو۔ وجہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو جامع جمیع صفات انسانی تھے۔ کوئی کامل انسان ایسا نہیں ہوسکتا تھا۔ کہ شریعت اسلامی کے تمام محکمہ جات کی خدمات

کو سرانجام دے سکتا۔ اس لئے ضروری بلکہ اشد ضروری تھا۔ کہ شریعت حقۂ اسلام کے ہر پہلو اور ہر محکمہ کے ضعف اور کمزوری کو دور کرنے کے لئے الگ الگ افراد اس خدمت پر مامور ہوں اور مشاہدہ اور تجربہ گواہی دیتا ہے کہ ایسا ہی ہوتا رہا۔ چنانچہ فہرست مجددین سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی مجدد فقیہہ ہے کوئی محدث ہے۔ کوئی مفسر ہے کوئی صوفی ہے کوئی متکلم ہے۔ اور کوئی بادشاہ ہے۔ الغرض جن کاموں کو ایک ذات جامع جمیع صفات انسانی صلوٰۃ اللہ وسلامہ بہمہ حسن وخوبی سرانجام دیتی تھی۔ اُن کے بعد کس کا یارا تھا کہ سب کام اُسی طرح کر سکتا۔ اس لئے مختلف زمانوں میں مختلف افراد مختلف پہلوؤں میں ان خدمات کو بجا لاتے رہے۔ اور اس سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا +

جب یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا۔ کہ ہر صدی کے سر پر کسی مجدد کا آنا ضروری ہے تو اب کوئی وجہ نہیں کہ چودھویں صدی کے سر پر کوئی مجدد نہ آوے۔ مجدد کا آنا نہایت ہی ضروری ہے۔ خاصکر ایسے پرفتن زمانہ میں جبکہ اسلام پر ہر پہلو اور ہر طرف سے مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہوں۔ اور اسلام ایسے نرغہ میں پھنس گیا ہو کہ جس سے جانبری نہایت ہی مشکل ہو گئی ہو +

مجدد کا فرض

ہاں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ہر صدی میں جو مجدد آتا تھا۔ اُس کا اہم کام یہی ہوتا تھا۔ کہ اسلام پر جس پہلو سے حملہ کیا گیا۔ یا جس بات میں اسلام ضعیف ہو گیا اُسی حملہ یا نقص کے دُور کرنے کے لئے وہ مجدد کھڑا ہوا کرتا تھا۔ اور مجدد کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہر عالم کی اُس غلط رائے کو جو وہ اپنی کسی کتاب میں درج کر چکا ہو اُٹھائے۔ مجدد ہمیشہ جس امر میں صریح علمی ضرر دیکھتا ہے اور جس سے اُس زمانہ میں جس میں وہ مجدد ہوتا ہے اسلام یا اہل اسلام پر سخت مصیبت کا اندیشہ دامنگیر ہو جاتا ہے۔ اپنے مساعی جمیلہ سے اُسی ضرر کو دفع کرتا ہے۔ اور باقی غلطیوں کا وہ ذمہ وار نہیں ہوتا۔ کیونکہ غلطیاں جس جس زمانہ میں سر اُٹھاتی اور اسلامی شریعت کو ضرر پہنچاتی ہیں۔ اُسی زمانہ میں اُن کے دفعیہ کے لئے ایک دوسرا مجدد کھڑا کیا جاتا ہے۔ گویا وہ غلطیاں اُسی

خیال کریں گے اور یہ قول کہ پہلے اس سے ہزار ہا انبیاء ہو چکے اور معجزات بھی بکثرت ہوئے اس لئے اس امت کو خوارق اور کرامات اور برکات کی کچھ ضرورت نہیں تھی لہٰذا خدا تعالیٰ نے ان کو سب باتوں سے محروم رکھا۔ یہ صرف کہنے کی باتیں ہیں جنہیں وہ لوگ منہ پر لاتے ہیں جن کو ایمان کی کچھ بھی پرواہ نہیں ورنہ انسان نہایت ضعیف اور ہمیشہ تقویت ایمان کا محتاج ہے اور اس راہ میں اپنے خود ساختہ دلائل کبھی کام نہیں آسکتے جب تک تازہ طور پر معلوم نہ ہو کہ خدا موجود ہے ہاں جھوٹا ایمان جو بدکاریوں کو روک نہیں سکتا نقلی اور عقلی طور پر قائم رہ سکتا ہے اور اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ دین کی تکمیل اس بات کو مستلزم نہیں جو اس کی مناسب حفاظت سے بکلی دستبردار ہو جائے مثلاً اگر کوئی گھر بنادے اور اس کے تمام کمرے سلیقہ سے طیار کرے اور اس کی تمام ضرورتیں جو عمارت کے متعلق ہیں باحسن وجہ پوری کردیوے اور پھر مدت کے بعد اندھیریاں چلیں اور بارشیں ہوں اور اس گھر کے نقش و نگار پر گرد و غبار بیٹھ جاوے اور اس کی خوبصورتی چُھپ جاوے اور پھر اس کا کوئی وارث اس گھر کو صاف اور سفید کرنا چاہے مگر اس کو منع کر دیا جاوے کہ گھر تو مکمل ہو چکا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ منع کرنا سراسر حماقت ہے افسوس کہ ایسے اعتراضات کرنے والے نہیں سوچتے کہ تکمیل شے دیگر ہے اور وقتاً فوقتاً ایک مکمل عمارت کی صفائی کرنا یہ اور بات ہے۔ یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ [1] یعنی بعد اس کے جو خلیفے بھیجے جائیں پھر جو شخص ان کا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔

اب خلاصہ اس تمام تقریر کا کسی قدر اختصار کے ساتھ ہم ذیل میں لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ دلائل مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس امت میں فساد اور فتنوں کے وقتوں میں ایسے مصلح آتے رہیں جن کو انبیاء کے کئی کاموں میں سے یہ ایک کام سپرد ہو کہ وہ دین حق کی طرف دعوت کریں اور ہر یک بدعت جو دین سے مل گئی ہو

قرار دیدیا۔ صاحب شریعت نبی جن کا قرآن میں ذکر ہے وہ دوہی ہیں حضرت موسیٰؑ اور نبی کریمؐ [۱]
انکے سوا جتنے نبی ہیں وہ سب غیر شرعی ہیں۔ تو گویا کہ معترض کے اصل کو لیکر سوائے دو نبیوں کے
اللہ تعالیٰ کے باقی تمام نبیوں کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔ خدا تو کہتا ہے کہ مومن کا
یہ قول ہونا چاہیئے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ لیکن ہم کو یہ سنایا جاتا ہے کہ
نہیں صرف دو نبیوں کو ماننا ضروری ہے باقیوں کو نہ ماننے سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ اے
کاش ہمارے مخالف اعتراض کرنے سے پہلے قرآن شریف پر تو غور کر لیتے۔ قرآن کھلے اور غیر تاویل
طلب الفاظ میں کہہ رہا ہے کہ ما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین یعنی
مرسلین کے بھیجنے سے ہمارا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ماننے والوں کو بشارتیں دیں اور نہ ماننے
والوں کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں پس جب مامورین کے مبعوث کرنے کی بڑی غرض ہی انذار و تبشیر
ہوتی ہے تو شرعی اور غیر شرعی کا سوال ہی بیجا ہے۔ اور پھر ہم کہتے ہیں کہ اگر نبی کریمؐ کے بعد کسی اور کے ماننے
کی ضرورت نہیں تو کیوں خود نبی کریمؐ نے مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیا اور اس کا انکار کرنے
والوں کو یہودی اور نصاریٰ ٹھہرایا۔ اگر مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کو ضروری قرار دینا غلطی ہے تو یہ غلطی
سب سے پہلے خود نبی کریمؐ سے سرزد ہوئی نعوذ باللہ من ذٰلک۔ اور پھر یہ غلطی اللہ تعالیٰ سے سرزد
ہوئی جس نے ایک ایسے شخص کی خاطر جس پر ایمان لانا ضروری نہیں دنیا کو عذابوں سے بھر دیا۔ مجھے
تعجب پر تعجب آتا ہے کہ نبی کریمؐ تو یہ فرماویں کہ ایک وقت میری اُمت پر ایسا آئیگا کہ ان کے درمیان سے
قرآن اُٹھ جائیگا اور لوگ قرآن کو پڑھیں گے مگر وہ انکے حلق سے نیچے نہیں اُتریگا لیکن ہم کو یہ کہا
جاتا ہے کہ قرآن کے ہوتے ہوئے کسی شخص کو ماننا ضروری کیسے ہوگیا۔ ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے
اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اُٹھ گیا ہے۔
اسی لیئے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہؐ کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کرکے آپ پر
قرآن شریف اُتارا جاوے۔ معترض کو چاہیئے کہ بعثت مامورین کی اس غرض پر غور کرے کیونکہ
یہ دھوکا قلت تدبر کی وجہ سے ہی پیدا ہوا ہے ہندوستان میں چونکہ اکثر لوگ لا مذہب ہیں اسلیئے

---

[۱] حاشیہ اسجگہ موسیٰ اور انکے بعد کے انبیاء کا ذکر ہے۔ منہ

سبق نمبر 3

احادیثِ ختمِ نبوت

سابقہ اسباق میں آپ پڑھ آئے ہیں کہ مسلمانوں کے نزدیک ختم نبوت کی تعریف کیا ہے؟ سورہ احزاب کی آیت 40 (جس کو آیتِ ختم نبوت بھی کہا جاتا ہے) کے تحت خاتم کی لغات، مفسرین کی تفاسیر پیش کی گئیں اب ہم احادیثِ نبویہ ﷺ کی جانب بڑھ رہے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ کونسی احادیث ہیں جو ختم نبوت کا عقیدہ سکھا رہی ہیں۔ ویسے تو ختم نبوت پر 250 کے قریب احادیث ہیں لیکن طوالت سے بچنے کے لیے ہم فقط بخاری و مسلم کی 10 احادیث آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں جس سے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت ہوتی ہے۔ احادیث کے عربی متون وار دو تراجم درج ذیل ویب سائٹ سے لیے گئے ہیں۔

(www.islamicurdubooks.com)

اس کے علاوہ ہم نے قادیانیوں کے کئے گئے بخاری و مسلم کے تراجم بھی پیش کئے ہیں۔ تاکہ تصویر کے دونوں رخ قارئین کے سامنے آسکیں۔ یاد رکھنے کے لیے ہم نے ہر حدیث کو ایک عنوان دیا ہے تاکہ حدیث یاد رکھنے میں آسانی رہے۔

بنی اسرائیل کے انبیاء کی فوتگی کے بعد نیا نبی

(مرفوع) سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، قَالَ: قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ

بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا. قَالَ: فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ".

انہوں نے ابوحازم سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں پانچ سال تک بیٹھا ہوں۔ میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کرتے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی رہنمائی بھی کیا کرتے تھے، جب بھی ان کا کوئی نبی ہلاک ہو جاتا تو دوسرے ان کی جگہ آموجود ہوتے، لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہاں میرے نائب ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ان کے متعلق آپ کا ہمیں کیا حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جس سے بیعت کرلو، بس اسی کی وفاداری پر قائم رہو اور ان کا جو حق ہے اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا۔"

(صحیح بخاری 3455، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل)

(قادیانی صحیح البخاری، جلد ششم، صفحہ 442، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ) سکین صفحہ 101

لانبی بعدی کا ترجمہ اور مرزا قادیانی

یہاں یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ لانبی بعدی کا ترجمہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا" نہیں کرنا چاہیے بلکہ "میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا" یہ ترجمہ زیادہ مناسب ہے اور ہمارے عقیدہ کی وضاحت کرتا ہے کیوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ابھی آنا ہے، اس کی

مفصل گفتگو سابقہ اسباق میں گزر چکی ہے۔

قادیانی عقیدہ کے مطابق لانبی بعدی

قادیانی عقیدہ کے مطابق لانبی بعدی کا مفہوم یہ ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری ہے چنانچہ اس ضمن میں مرزا قادیانی کی چند تحاریر قارئین کے خدمت میں پیش کی جارہی ہیں ملاحظہ فرمائیں:

آنے والا ابن مریم ہرگز وہ مسیح ابن مریم نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی۔ چنانچہ اوّل قرینہ یہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لانبی بعدی۔ صفحہ ۶۳۳۔ دوم قرینہ یہ ہے کہ آنے والے مسیح کی نسبت اِمامکم منکم کا قولؔ استعمال کیا گیا ہے جس سے صاف طور پر جتلا دیا ہے کہ وہ مسیح آنے والا اصل مسیح نہیں ہے بلکہ وہ تمہارا ایک امام ہوگا اور تم میں سے ہوگا۔

(روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 591) سکین صفحہ 102

یہاں پر مرزا قادیانی لانبی بعدی کی غلط تشریح کر کے اپنے آپ کو اس کے مفہوم میں داخل کرنے کی کوشش کر رہا ہے کیونکہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو عیسیٰ، امام مہدی، محمد تینوں کا معجون مرکب سمجھتا تھا یعنی یہ تین شخصیات خود مرزا قادیانی ہی تھا۔ آئیے مزید معجون مرکب کے دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی معجون مرکب

اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رسل رکھا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیا علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ مَیں آدم

ہوں مَیں شیث ہوں مَیں نوح ہوں مَیں ابراہیم ہوں مَیں اسحٰق ہوں
مَیں اسمٰعیل ہوں مُیں یعقوب ہوں مَیں یوسف ہوں مَیں موسیٰ ہوں
مَیں داوٗد ہوں مَیں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا
مَیں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں ۔منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22صفحہ 76) سکین صفحہ 103

ایک شریف قوم سے جو سید تھے کیا اور خود تمہارے نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے۔

(روحانی خزائن جلد 15صفحہ 273) سکین صفحہ 104

شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے یا شہرت عام کے لحاظ سے یوں کہو کہ وہ خاندان مغلیہ اور خاندان سیادت سے ایک ترکیب یافتہ خاندان ہے۔

(روحانی خزائن جلد 15صفحہ 287) سکین صفحہ 105

سو مجھے دو بروز عطا ہوئے ہیں بروز عیسیٰ و بروز محمدؐ۔غرض میرا وجود ان دونوں نبیوں کے وجود سے بروزی طور پر ایک معجون مرکب ہے۔

(روحانی خزائن جلد 17صفحہ 28) سکین صفحہ 106

غرض موجودہ زمانہ میں دجال کا بروز ایک معجون مرکب ہے۔ایک حملہ خدا پر ہو رہا ہے ایک نبوت پر ۔ایک خدا کو انسان بناتا ہے دوسرا آپ ہی خدا بنتا ہے؟

کیا یہ بات سچ نہیں ہے۔کتابیں دیکھو،اخبارات پڑھو تو پتہ لگے گا کہ کس قدر فساد برپا ہو رہا ہے۔اور یہ دورنگی ظلم ڈھا رہی ہے۔

(ملفوظات جلد 1صفحہ 299) سکین صفحہ 107

بالکل ٹھیک مرزا صاحب! تم نے خدائی کا دعویٰ کر کے خدا پر حملہ کیا، تم نے نبوت کا دعویٰ کر کے نبوت پر حملہ کیا اور یہ سب کچھ تمہاری کتب میں لکھا ہے اور تمہارے اخبارات بھرے پڑے ہیں ان غلاظتوں اور خرافات سے ۔ یہی دو رنگی ہے جو ظلم ڈھا رہی ہے ۔ اب مزید آگے دیکھئے لا نبی بعدی کے بارے مرزا قادیانی کیا کہتا ہے ۔

وقد قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ''لا نبی بعدی'' وسمّاہ اللّٰہ تعالی خاتم الأنبیاء فمِن أین یظھر نبی بعدہ؟ ألا تتفکرون یا معشر المسلمین؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو خاتم النبیین کہا ہے تو ان کے بعد کوئی نبی کہاں سے آئے گا؟ اے امت مسلمہ کیا تم نہیں سوچتے ؟

(روحانی خزائن جلد 7، صفحہ 34) سکین صفحہ 108

میں سمجھتا ہوں کہ یہ مرزا قادیانی کا حتمی موقف ہے اور یہی موقف مسلمانوں کا بھی ہے کہ نبی عالم ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا لیکن حیرت اس بات پر ہے کہ مرزا قادیانی تسلیم بھی کرتا ہے اور ساتھ دعویٰ نبوت بھی کرتا ہے ہمیں کہنا پڑ رہا ہے کہ: اے امت قادیانیہ تم سوچتے کیوں نہی؟

بخاری کا باب خاتم النبیین ﷺ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المناقب میں مکمل باب خاتم النبیین ﷺ کا باندھا ہے ۔ ترجمۃ الباب سے امام بخاری کا عقیدہ ختم نبوت واضح ہو رہا ہے ۔ اس باب میں آپ دو احادیث لے کر آئے ہیں اور یہ دونوں احادیث ہی عقیدہ ختم نبوت پر دلیل ہیں ۔ آئیے اس

باب کی دونوں احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔

انبیاء ایک عمارت کی مثل ہیں

(مرفوع) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ، وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ".

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسی کسی شخص نے کوئی گھر بنایا، اسے خوب آراستہ پیراستہ کرکے مکمل کردیا۔صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور تعجب کرتے اور کہتے کاش یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ رہتی تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا۔“

(صحیح بخاری 3534،کتاب المناقب،باب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم)

(قادیانی صحیح البخاری، جلد ہشتم، صفحہ 52، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ) سکین صفحہ 109

آخری اینٹ

(مرفوع) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ

هَذِهِ اللَّبِنَةُ، قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اس میں ہر طرح کی زینت پیدا کی لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔"

(صحیح بخاری 3535، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین ﷺ)

(قادیانی صحیح البخاری، جلد ہشتم، صفحہ 53،52، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ) سکین 109 صفحہ 111

مرزا قادیانی نبوت کی آخری اینٹ

جیسا کہ بخاری ومسلم کی احادیث اس پر شاہد ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ نے واضح طور پر ارشاد فرمادیا کہ نبوت کی عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ باقی تھی اور جب میں آیا تو وہ نبوت کی عمارت تکمیل کو پہنچی۔ مگر مرزا قادیانی کہتا ہے کہ وہ آخری اینٹ جو نبوت کی عمارت میں باقی تھی وہ میرے آنے سے پوری ہوئی لہذا وہ آخری اینٹ میں خود ہوں۔ اس پر ہم چند حوالہ جات لکھ رہے ہیں کاش قادیانی امت ان پر غور کرے اور مرزا قادیانی کذاب پر لعنت ڈال کر اسلام قبول کرلے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

فأراد الله أن يُتمّ النبأ ويُكمِل البناء باللبنة الأخيرة، فأنا تلك اللبنة أيها الناظرون.

پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178) سکین صفحہ 112

پھر ایک اور جگہ اس آخری اینٹ کو بڑی وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ میں نبوت کی آخری اینٹ کیسے بنا، ملاحظہ کی جئے یہ حوالہ:

آخری زمانہ میں یہ مشابہت ہے کہ خدا تعالیٰ نے ملتِ موسوی کے آخری زمانہ میں ایک ایسا نبی مبعوث فرمایا جو جہاد کا مخالف تھا اور دینی لڑائیوں سے اُسے کچھ سروکار نہ تھا بلکہ عفو اور درگذر اس کی تعلیم تھی۔ اور وہ ایسے وقت میں آیا تھا جبکہ بنی اسرائیل کی اخلاقی حالتیں بہت بگڑ چکی تھیں اور اُن کے چال چلن میں بہت فتور واقع ہو گیا تھا اور اُن کی سلطنت جاتی رہی تھی اور وہ رومی سلطنت کے ماتحت تھے اور وہ حضرت موسیٰ سے ٹھیک ٹھیک چودھویں صدی پر ظاہر ہوا تھا اور اس پر سلسلہ اسرائیلی نبوت کا ختم ہو گیا تھا اور وہ اسرائیلی نبوت کی آخری اینٹ تھی۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ میں مسیح ابن مریم کے رنگ اور صفت میں اس راقم کو مبعوث فرمایا اور میرے زمانہ میں رسم جہاد کو اُٹھا دیا جیسا کہ پہلے سے خبر دی گئی تھی کہ مسیح موعود کے زمانہ میں جہاد کو موقوف کر دیا جائے گا۔ اسی طرح مجھے عفو اور درگذر کی تعلیم دی گئی اور میں ایسے وقت میں آیا جب کہ اندرونی حالت اکثر مسلمانوں کی یہودیوں کی طرح خراب ہو چکی تھی اور روحانیت گم ہو کر صرف رسوم اور رسم پرستی اُن میں باقی رہ گئی تھی اور

قرآن شریف میں ان امور کی طرف پہلے سے اشارہ کیا گیا تھا۔ جیسا کہ ایک جگہ مسلمانوں کے آخری زمانہ کے لئے قرآن شریف نے وہ لفظ استعمال کیا ہے جو یہود کے لئے استعمال کیا تھا۔ یعنی فرمایا 3 ۲۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ تم کو خلافت اور سلطنت دی جائے گی مگر آخری زمانہ میں تمہاری بداعمالی کی وجہ سے وہ سلطنت تم سے چھین لی جائے گی جیسا کہ یہودیوں سے چھین لی گئی تھی اور پھر سورہ نور میں صریح اشارہ فرماتا ہے کہ ہر ایک رنگ میں جیسے بنی اسرائیل میں خلیفے گذرے ہیں وہ تمام رنگ اس اُمت کے خلیفوں میں بھی ہوں گے۔ چنانچہ اسرائیلی خلیفوں میں سے حضرت عیسیٰؑ ایسے خلیفے تھے جنہوں نے نہ تلوار اُٹھائی اور نہ جہاد کیا۔ سو اِس امت کو بھی اسی رنگ کا مسیح موعود دیا گیا۔ دیکھو آیت ...... اس آیت میں فقرہ 33 قابل غور ہے۔ کیونکہ اِس سے سمجھا جاتا ہے کہ محمدی خلافت کا سلسلہ موسوی خلافت کے سلسلہ سے مشابہ ہے اور چونکہ موسوی خلافت کا انجام ایسے نبی پر ہوا یعنی حضرت عیسیٰؑ پر جو حضرت موسیٰؑ سے چودھویں صدی کے سر پر آیا اور نیز کوئی جنگ اور جہاد نہیں کیا اس لئے ضروری تھا کہ آخری خلیفہ سلسلہ محمدی کا بھی اِسی شان کا ہو۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 213، 214) سکین 113 صفحہ 114

اس تفصیلی بحث سے آپ کو پتہ چل گیا ہو گا کہ مرزا قادیانی بڑی ڈھٹائی اور سینہ زوری سے اپنے آپ کو نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ بتا رہا ہے۔ لیکن آپ کو حیرت ہو گی کہ مرزا قادیانی اس آخری اینٹ کو خدا کا غضب بھی تسلیم کرتا تھا، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

کرتے ہوئے آپ کو اسرائیلی نبوت کی آخری اینٹ بطور خدا کے غضب قرار دے رہا ہے:

خدا کے غضب نے عیسیٰ مسیح کو اسرائیلی نبوت کے لئے آخری اینٹ کر دیا۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 522) سکین صفحہ 115

مرزا قادیانی ایسا کذاب و دجال انسان تھا کہ ایک منہ میں دو زبانیں رکھتا تھا دوپہر کے بارہ بجے کہتا تھا کہ سورج نکلا ہوا ہے چند لمحوں بعد کہتا تھا کہ سورج غروب ہو چکا ہے۔ ایسا ہی اس نبوت کی آخری اینٹ کے متعلق حضور خاتم النبیین ﷺ کے بارے کہتا ہے کہ در حقیقت وہ آخری اینٹ حضور ﷺ ہیں، ملاحظہ فرمائیں یہ حوالہ:

جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2، صفحہ 246) سکین صفحہ 116

مسلم شریف کا باب خاتم النبیین ﷺ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی صحیح مسلم میں حضور ﷺ کی ختم نبوت پر کتاب الفضائل میں ایک مکمل باب "بَاب ذِكْرِ كَوْنِهِ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ" باندھا ہے۔ جس سے آپ کا عقیدہ ختم نبوت پتہ چلتا ہے۔ اس باب کی تمام احادیث کو ہم یہاں درج کر رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ: مَا رَأَيْنَا بُنْيَانًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا هَذِهِ اللَّبِنَةَ، فَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ ".

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری مثال اور پیغمبروں کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص نے ایک محل بنایا نہایت عمدہ اور خوبصورت۔ لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور کہنے لگے: ہم نے اس سے بہتر عمارت نہیں دیکھی مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے، اور میں وہی اینٹ ہوں۔" (جس سے نبوت کا محل پورا ہوگیا اب دوسرا کوئی نبی نیا میرے بعد نہ ہوگا)۔

(صحیح مسلم 5959، کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین)

سکین صفحہ 117 (قادیانی صحیح مسلم 4223، جلد دوازدھم، صفحہ 193، نور فاونڈیشن)

نبوت کی عمارت مکمل ہوئی

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، وَقَالَ أَبُ وَالْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ، فَيَقُولُونَ: أَلَّا وَضَعْتَ هَاهُنَا لَبِنَةً، فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكُنْتُ أَنَا اللَّبِنَةَ ".

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: ”میری مثال اور دوسرے پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے اور ان کی زیبائش کی، آرائش دی اور پورا کیا، مگر ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، اب لوگ اس کے گرد پھرنے لگے، اور ان کو وہ عمارت پسند آئی، وہ کہنے لگے، مکان والے سے: تو نے ایک اینٹ یہاں رکھ دی ہوتی، تو تیری عمارت پوری ہو جاتی۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ اینٹ میں ہوں۔“

(صحیح مسلم 5960، کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین)

سکین صفحہ 118 (قادیانی صحیح مسلم 4224، جلد دوازدھم، صفحہ 194، نور فاونڈیشن)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟، قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری مثال اور دوسرے پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے۔ اور ان کی زیبائش کی، آرائش کی اور مکمل کیا۔ مگر ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ اب لوگ اس کے گرد گھومنے لگے۔ ان کو وہ عمارت

پسند آئی، وہ مکان والے سے کہنے لگے: تو نے ایک اینٹ یہاں رکھ دی ہوتی تو تیری عمارت مکمل ہو جاتی۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں یہ ہے کہ "میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں۔"

(صحیح مسلم 5961،کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبیین)

سکین صفحہ 118 119 (قادیانی صحیح مسلم 4225، جلد دوازدھم، صفحہ 194، نور فاونڈیشن)

حدیث شریف میں جو حضور ﷺ نے فرمایا کہ" انا خاتم النبیین" مرزا قادیانی ایک جگہ کہتا ہے کہ" میں خاتم الانبیاء ہوں" ملاحظہ فرمائیں یہ حوالہ:

مرزا قادیانی خاتم الانبیاء

اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت 33 بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مُہر نہیں ٹوٹی۔

سکین صفحہ (ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 212)

بروز کا مطلب ہوتا ہے کہ جو چیز پہلے چُھپی ہوئی تھی مگر اب ظاہر ہو گئی ہے جیسے ضمائر کے بیان میں آپ نے پڑھا ہو گا کہ ایک ضمیر مستتر ہوتی ہے جیسے قُل کے اندر انت ضمیر مستتر ہے یعنی چھپی ہوئی ہے۔ دوسری ضمیر بارز ہوتی ہے جیسے قل ھو اللہ کے اندر ھو ضمیر بارز ہے جو کہ

ظاہر ہوگئی ہے۔لہٰذا بروزی کا مطلب ہوگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہلے چھپے ہوئے تھے اب مرزا قادیانی کی شکل میں ظاہر ہوگئے ہیں (معاذ اللہ) اس لیے مرزا قادیانی اپنے آپ کو بروزی خاتم الانبیاء کہتا ہے۔لعنۃ اللہ علی الکاذبین

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری مثال اور پہلے نبیوں کی مثال۔“ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

(صحیح مسلم 5962،کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین)

(قادیانی صحیح مسلم 4225، جلد دوازدھم، صفحہ 194، نور فاونڈیشن)

سکین صفحہ 119

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا، وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری مثال اور دوسرے پیغمبروں کی مثال اس شخص کی مثال ہے، جس نے ایک گھر بنایا، اس کو پورا کیا اور تمام کیا، پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔لوگوں نے اس کے اندر جانا شروع کیا، اور

لگے تعجب کرنے اور کہنے لگے: کاش! یہ اینٹ بھی خالی نہ ہوتی۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اس اینٹ کی جگہ ہوں، میں آیا اور پیغمبروں کو ختم کر دیا۔"

(صحیح مسلم 5963، کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین)

سکین صفحہ 119 (قادیانی صحیح مسلم 4226، جلد دوازدھم، صفحہ 195، نور فاونڈیشن)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " فُضِّلْتُ عَلَى الأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ، أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ ".

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھ کو چھ باتوں کی وجہ سے اور پیغمبروں پر فضیلت دی گئی۔ پہلی تو مجھ کو وہ کلام ملا جس میں لفظ تھوڑے اور معنی بہت ہیں (یعنی کلام اللہ یا خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات) اور میں مدد دیا گیا رعب سے اور میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ کی گئی۔ اور میں تمام مخلوقات کی طرف (خواہ جن ہوں یا آدمی عرب ہوں یا غیر عرب کے) بھیجا گیا اور میرے اوپر نبوت ختم کی گئی۔"

(صحیح مسلم 1167، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب المساجد ومواضع الصلاۃ)

سکین صفحہ 122 (قادیانی صحیح مسلم 804، جلد سوم، صفحہ 3، نور فاونڈیشن)

(مرفوع) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

محمد بن جبیر بن مطعم نے اوران سے ان کے والد (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے پانچ نام ہیں ۔میں محمد، احمد اور ماحی ہوں (یعنی مٹانے والا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ تمام انسانوں کا (قیامت کے دن) میرے بعد حشر ہو گا اور میں عاقب ہوں یعنی خاتم النبین ہوں ۔میرے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آئے گا۔"

(صحیح بخاری 3532، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ)

(قادیانی صحیح البخاری، جلد ہشتم صفحہ 49،48، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ) سکین 123 صفحہ 124

یہ دس عدد احادیث بخاری ومسلم سے لی گئی ہیں اگر چہ ان امہات الکتب میں دیگر اور بھی ختم نبوت پر احادیث ہیں لیکن طوالت کا خدشہ ہے اسی پر ہم اکتفاء کرتے ہیں، مزید یہ کہ اسی موضوع پر مفصل کتاب ہم نے مرتب کی ہے بنام "قادیانی کلمہ" جس کا مطالعہ کرنے سے آپ کو دسیوں قادیانی حوالہ جات ملیں گے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو حقیقی محمد سمجھتا تھا اور قادیانی عقیدہ کے مطابق محمد نے دو دفعہ جنم لینا تھا لہذا مرزا قادیانی محمد کا دوسرا جنم ہے (نقل کفر کفر نہ باشد) یہاں ہمارے سبق کا اختتام ہو رہا ہے مزید تفصیلات اگلے اسباق میں ملاحظہ فرمائیں۔

سلسلہ سوالات سبق نمبر 3

(1) وہ کونسی احادیث ہیں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا" انا خاتم النبیین" ؟

(2) نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ والی ایک حدیث کا حوالہ دیں؟

(3) بخاری و مسلم میں ختم نبوت پر باب باندھے گئے ہیں کتابوں کا نام لکھیں؟

(4) مرزا قادیانی نے کہاں کہا کہ میں تمام انبیاء کا معجون مرکب ہوں؟

(5) مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو خاتم الانبیاء کہا کتاب کا حوالہ دیں؟

(6) حضور ﷺ فرماتے ہیں میں محمد اور احمد ہوں، مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں محمد اور احمد ہوں، حدیث اور مرزا کی کتاب کے حوالہ جات بتائیں؟

أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا.

نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا ہے۔ آپ اپنی امت کو ہوشیار کرتے تھے، اس فعل سے جو انہوں نے کیا (مبادا وہ بھی ایسا کرنے لگیں۔)

اطراف الحدیث ۳۴۵۳: ٤٣٥، ١٣٣٠، ١٣٩٠، ٤٤٤١، ٤٤٤٣، ٥٨١٥۔
اطراف الحدیث ۳۴۵۴: ٤٣٦، ٤٤٤٤، ٥٨١٦

٣٤٥٥: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ.

۳۴۵۵: محمد بن بشار نے مجھے بتایا۔ محمد بن جعفر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے فرات قزاز سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوحازم سے سنا۔ انہوں نے کہا: میں حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ پانچ سال بیٹھتا رہا اور میں نے ان سے سنا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی نگرانی نبی کیا کرتے تھے۔ جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو ایک اور نبی اس کا جانشین ہوتا اور دیکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں مگر خلفاء ضرور ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا: پھر آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: جو پہلے ہو اس کی بیعت پہلے پوری کرو۔ پھر اس کے بعد جو ہو، اُن کا حق انہیں دو۔ کیونکہ اللہ بھی ان سے ضرور پوچھے گا اس (رعیت) کے بارے میں جس کی نگرانی اس نے ان کے سپرد کی۔

٣٤٥٦: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

۳۴۵۶: سعید بن ابی مریم نے ہمیں بتایا کہ ابوغسان نے ہم سے بیان کیا، کہا: زید بن اسلم نے مجھے بتایا۔ انہوں نے عطاء بن یسار سے، عطاء نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ

کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا اور فوت شدہ بندوں میں جاملا۔ پھر اس پیشگوئی کی نسبت جو اُن کی صحیح میں درج ہے کہ ابن مریم نازل ہوگا۔ تین قوی قرینے قائم کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ آنے والا ابن مریم ہرگز وہ مسیح ابن مریم نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی۔ چنانچہ اوّل قرینہ یہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ **لانبی بعدی**۔ صفحہ ۶۳۳۔ دوم قرینہ یہ ہے کہ آنے والے مسیح کی نسبت **اِمامکم منکم** کا قول استعمال کیا گیا ہے جس سے صاف طور پر جتلا دیا ہے کہ وہ مسیح آنے والا اصل مسیح نہیں ہے بلکہ وہ تمہارا ایک امام ہوگا اور تم میں سے ہوگا۔ اور کسی اَور امام کا مسیح کے ساتھ ہونا ہرگز ذکر نہیں کیا۔ بلکہ امامت کی وجہ سے ہی مسیح موعود کا نام **حَکَم** رکھا **عدل** رکھا **مُقسط** رکھا۔ اگر وہ امام نہیں تو یہ صفات جو امامت سے ہی تعلق رکھتی ہیں کیوں کر اس کے حق میں بولی جاسکتی ہیں۔ اور اگر کہو کہ امامت سے مراد نمازخوانی کی امامت ہے جیسا کہ ہریک مسجد میں ملّاں ہوا کرتے ہیں تو یہ عجیب عقل کی بات ہے۔ کیونکہ یہ تو ہرگز ممکن نہیں کہ ۲۰ بیس کروڑ مسلمانوں کے لئے جو مختلف بلاد میں جابجا سکونت رکھتے ہیں پنجوقت نماز ادا کرنے کے لئے ایک ہی امام کافی ہو۔ بلکہ بڑے بڑے لشکروں کے لئے بھی جو جابجا حسب مصالح جنگی متفرق ہوں ایک امام کافی نہیں ہوسکتا۔ سو نماز پڑھانے کی امامت جیسا کہ آج کل لاکھوں آدمی کر رہے ہیں یہی تعداد ہریک زمانہ کے لئے لابدی اور لازمی ہے جو صرف ایک سے انجام پذیر نہیں ہوسکتی۔ بلکہ امام سے مراد رہنما اور پیشوا اور خلیفہ ہے جس کی صفات میں سے **حَکَم** اور **عدل** اور **مقسط** ہونا بیان کیا گیا ہے۔ اب آنکھ کھول کر دیکھنا چاہیئے کہ یہ صفات بخاری کے سیاق سباق دیکھنے سے مسیح موعود کے حق میں اطلاق پائے ہیں یا کسی اور کے حق میں۔ اے بندگانِ خدا کچھ تو ڈرو۔ دیکھو تمہارا دل ہی تمہیں ملزم کرے گا کہ تم حق پر پردہ ڈال رہے ہو۔ ڈرو۔ اے لوگو ڈرو اور خدا اور رسول کے فرمودہ سے عمدًا انحراف مت کرو اور الحاد اور تحریف سے باز آجاؤ۔ اللہ اور رسول کے کلمات کو

لَاَغْلِبَنَّ اَنَا ورُسُلِی ۔ وَھم من بعد غلبھم سیغلبون☆
مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہو جائیں گے۔
اِنّ اللّٰہ مع الّذین اتّقوا والّذین ھم محسنون ۔
خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نکو کار ہیں۔
اریک زلزلۃ السَّاعَۃ ۔ انّی احافظ کُلّ مَنْ فی الدّار ۔
قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو تمہیں دکھاؤں گا اور مَیں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے نگہ
رکھوں گا۔ وَ امتازوا الیوْم اَیُّھا المُجْرِمُوْن۔ جآء الحق و زھق
اے مجرمو ! آج تم الگ ہو جاؤ۔ حق آیا اور باطل بھاگ
الباطل ۔ ھٰذا الذی کنتم بہٖ تستعجلون ۔
گیا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔
بشارۃ تلقاھا النّبیّون ۔ اَنْتَ علٰی بیّنۃٍ مِن رَّبّک ۔
یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی۔ تُو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے
کفیناک المستھْزئین ۔ ھَل اُنبّئکم علٰی مَن تنزّل
وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں اُن کے لئے ہم کافی ہیں۔ کیا مَیں تمہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر
الشیاطین. تنزّل علٰی کُلّ افّاکٍ اثیم. ولا تیئس
شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذّاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔ اور تُو خدا کی
من رّوح اللّٰہ ۔ اَلا انّ روح اللّٰہ قریب ۔ اَلا انّ نصر
رحمت سے نومید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد

☆ اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رُسُل رکھا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ مَیں آدم ہوں مَیں شیث ہوں مَیں نوح ہوں مَیں ابراہیم ہوں مَیں اسحٰق ہوں مَیں اسمٰعیل ہوں مَیں یعقوب ہوں مَیں یوسف ہوں مَیں موسیٰ ہوں مَیں داؤد ہوں مَیں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا مَیں مظہر اتم ہوں یعنی ظلّی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔ منہ

ایک شریف قوم سے جو سید تھے کیا اور خود تمہارے نسب کو شریف☆ بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے۔ اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اُس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے۔ اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سنائی گئی تھی جن میں سے ایک شیخ حامد علی اور میاں جان محمد اور بعض دوسرے دوست ہیں۔ اور ایسا ہی ہندوؤں میں سے شرمپت اور ملاوامل کھتریان ساکنانِ قادیان کو قبل از وقت یہ پیشگوئی بتلائی گئی تھی۔ اور جیسا کہ لکھا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقاتِ قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندان سیادت میں میری شادی ہوگئی اور یہ خاندان خواجہ میر درد کی لڑکی کی اولاد میں سے ہے جو مشاہیر اکابر سادات دہلی میں سے ہے۔ جن کو سلطنت چغتائی کی طرف سے بہت سے دیہات بطور جاگیر عطا ہوئے تھے۔ اور اب تک اس

☆ **حاشیہ۔** ہمارے خاندان کی قومیت ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ قوم کے برلاس مغل ہیں اور ہمیشہ اس خاندان کے اکابر امیر اور والیان ملک رہے ہیں وہ سمرقند سے کسی تفرقہ کی وجہ سے بابر بادشاہ کے وقت میں پنجاب میں آئے اور اس علاقہ کی ایک بڑی حکومت ان کو ملی اور کئی سو دیہات ان کی ملکیت کے تھے جو آخر کم ہوتے ہوتے ۸۴ رہ گئے اور سکھوں کے زمانہ میں وہ بھی ہاتھ سے جاتے رہے اور پانچ گاؤں باقی رہ گئے اور پھر ایک گاؤں ان میں سے جس کا نام بہادر حسین۞ تھا جس کو حسین نامی ایک بزرگ نے آباد کیا تھا انگریزی سلطنت کے عہد میں ہاتھ سے جاتا رہا کیونکہ ہم نے خود اپنی غفلت سے ایک مدت تک اس گاؤں سے کچھ وصول نہیں کیا تھا اور جیسا کہ مشہور چلا آتا ہے ہماری قوم کو سادات سے یہ تعلق رہا ہے کہ بعض دادیاں ہماری شریف اور مشہور خاندان سادات سے ہیں لیکن مغل قوم کے ہونے کے بارے میں خدا تعالیٰ کے الہام نے مخالفت کی ہے جیسا کہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲ میں یہ الہام ہے خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس یعنی توحید کو پکڑو توحید کو پکڑو اے فارس کے بیٹو۔ اس الہام سے صریح طور پر سمجھا جاتا ہے کہ ہمارے بزرگ دراصل بنی فارس ہیں۔

۞ یہ گاؤں بٹالہ سے شمالی طرف بفاصلہ تین کوس واقعہ ہے۔ منہ

	شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے یا شہرت عام کے لحاظ سے یوں کہو کہ وہ خاندان مغلیہ اور خاندان سیادت سے ایک ترکیب یافتہ خاندان ہے مگر میں اس پر ایمان لاتا اور اِسی پر یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فارس اور بنی فاطمہ سے ہے کیونکہ اِسی پر الہامِ الٰہی کے تواتر نے مجھے یقین دلایا ہے اور گواہی دی ہے۔
۵۰	ایک دفعہ جس کو قریباً اکیس برس کا عرصہ ہوا ہے مجھ کو یہ الہام ہوا **اشکر نعمتی رئیت خدیجتی انّک الیوم لذو حظٍّ عظیم** ۔ترجمہ۔ میری نعمت کا شکر کر۔ تونے میری خدیجہ کو پایا آج تو ایک **حظّ عظیم** کا مالک ہے۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸ اور اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا **بکر و ثیب** یعنی ایک کنواری اور ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گی۔ یہ مؤخر الذکر الہام مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر **اشاعۃُ السنہ** کو بھی سنا دیا گیا تھا لیکن الہام مذکورہ بالا جس میں خدیجہ کے پانے کا وعدہ ہے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۸ میں درج ہوکر نہ صرف محمد حسین بلکہ لاکھوں انسانوں میں اشاعت پاچکا تھا۔ ہاں شیخ محمد حسین مذکور ایڈیٹر **اشاعۃ السنّہ** کو سب سے زیادہ اس پر اطلاع ہے کیونکہ اُس نے براہین احمدیہ کے چاروں حصوں کا ریویو لکھا تھا اور اس کو خوب معلوم تھا کہ ان صفات کی ایک باکرہ بیوی کا وعدہ دیا گیا ہے جو خدیجہ کی اولاد میں سے یعنی سید ہوگی جیسا کہ الہام موصوفہ بالا میں آیا ہے کہ تو میرا شکر کر اِس لئے کہ تو نے خدیجہ کو پایا یعنی تو خدیجہ کی اولاد کو پائے گا۔ اِسی کی تائید میں وہ الہام ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۲ حاشیہ دوم اور صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ **اردتُ ان استخلف فخلقت اٰدم.**

اور مجھے خو اور بو اور رنگ اور روپ کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ مسیح کا اوتار کرکے بھیجا ایسا ہی اُس نے حقوق خالق کے تلف کے لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد رکھا اور مجھے توحید پھیلانے کے لئے تمام خو اور بو اور رنگ اور روپ اور جامہ محمدی پہنا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اوتار بنا دیا۔ سو میں ان معنوں کر کے عیسیٰ مسیح بھی ہوں اور محمد مہدی بھی۔ مسیح ایک لقب ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا تھا جس کے معنے ہیں خدا کو چھونے والا اور خدائی انعام میں سے کچھ لینے والا۔ اور اس کا خلیفہ اور صدق اور راستبازی کو اختیار کرنے والا۔ اور مہدی ایک لقب ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا جس کے معنے ہیں کہ فطرتاً ہدایت یافتہ اور تمام ہدایتوں کا وارث اور اسم ہادی کے پورے عکس کا محل۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت نے اس زمانہ میں ان دونوں لقبوں کا مجھے وارث بنا دیا اور یہ دونوں لقب میرے وجود میں اکٹھے کر دیئے سو میں ان معنوں کے رو سے عیسیٰ مسیح بھی ہوں اور محمد مہدی بھی اور یہ وہ طریق ظہور ہے جس کو اسلامی اصطلاح میں بروز کہتے ہیں سو مجھے دو بروز عطا ہوئے ہیں بروز عیسیٰ و بروز محمدؐ۔ غرض میرا وجود ان دونوں نبیوں کے وجود سے بروزی طور پر ایک معجون مرکب ہے۔ عیسیٰ مسیح ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ مسلمانوں کو وحشیانہ حملوں اور خونریزیوں سے روک دوں جیسا کہ حدیثوں میں صریح طور سے وارد ہو چکا ہے کہ جب مسیح دوبارہ دنیا میں آئے گا تو تمام دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ سو ایسا ہی ہوتا جاتا ہے۔ آج کی تاریخ تک تیس ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے☆ جو برٹش انڈیا کے متفرق مقامات میں آباد ہے اور ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اُسی روز سے اُس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے کیونکہ مسیح آ چکا۔ خاص کر میری تعلیم

☆ اگرچہ خاص آدمی جو علم اور فہم سے کافی بہرہ رکھتے ہیں دس ہزار کے قریب ہوں گے مگر ہر ایک قسم کے لوگ جن میں ناخواندہ بھی ہیں تیس ہزار سے کم نہیں ہیں بلکہ شائد زیادہ ہوں۔ منه

بلکہ اُن کی تو کوشش یہ ہو رہی ہے کہ جو کچھ دُنیا میں ہو رہا ہے وُہ سب ہمارے ہی قبضہ میں آجاوے۔

اگرچہ مَیں اس بات کو مانتا ہوں کہ تدبیر کرنا منع نہیں ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ گناہ ہمیشہ افراط یا تفریط سے پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً اگر انسان کو صرف ہاتھ لگا دو، تو گناہ نہیں ہے، لیکن اگر اس کو ایک مُکا مار دو تو یہ گناہ ہے۔ یہ افراط ہے اور تفریط یہ ہے کہ کسی کو اگر ایک پیالہ پانی دینے کی ضرورت ہو، تو وُہ اس کو ایک قطرہ دے۔ غرض موجودہ زمانہ میں دجّال کا بُروز ایک معجُونِ مرکب ہے۔ ایک حملہ خدا پر ہو رہا ہے ایک نبوت پر۔ ایک خدا کو انسان بناتا ہے دُوسرا آپ ہی خدا بنتا ہے؟ کیا یہ بات سچ نہیں ہے۔ کتابیں دیکھو، اخبارات پڑھو تو پتہ لگے گا کہ کس قدر فساد برپا ہو رہا ہے۔ اور یہ دو رنگی ظلم ڈھا رہی ہے۔ یاجُوج ماجوج کے فساد کی نسبت مَیں نے بتا دیا ہے کہ اس کا اثر دل پر پڑتا ہے۔ اُس کو شوکت ہے۔ خدا کی طرف رجُوع کرنا، امانت دیانت کا اختیار کرنا، شراب، زنا، بدنظری، بدکاری، قمار بازی سے بچنا مشکل ہو رہا ہے۔ بہت ہی تھوڑے شاید ایک آدمی فی ہزار جو بچتے ہوں گے۔

نیکی کے دُو بُروز

اب یہ بات کیسی صاف ہے کہ جبکہ بَدی کے دو بُروز تھے، تو ایسا ہی نیکی کے بھی دُو بُروز بَدی کے مقابل ضروری تھے؛ چنانچہ دُو بُروز نیکی کے بھی رکھے۔ دراصل وُہ بھی ایک ہی چیز ہے جس کے دُو نام ہیں۔ جیسے ایک ہی حالت میں مجسٹریٹ اور کلکٹر دو جداگانہ عُہدے ہوتے ہیں۔ وہ نیکی کے بروز یہ ہیں کہ ایک تو اُندرونی لحاظ سے ہے اور دُوسرا بیرُونی لحاظ سے۔ اندرونی لحاظ سے وُہ مہدی اور بیرُونی لحاظ سے مسیح ابنِ مریم۔

مسیح بن مریم

بیرونی طور پر مسیح کا کام کیا ہے؟ جو اس کا یہ نام رکھا۔ مسیح ابن مریم کا کام دفعِ شر ہوگا اور مہدی کا کام کسبِ خیر؛ چنانچہ غور کرو کہ مسیح کا کام یَقۡتُلُ الۡخِنۡزِیۡر اور یَکۡسِرُ الصَّلِیۡب بتایا ہے۔ یہی دفعِ شر ہے، لیکن ہمارا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے کہ وہ دفعِ شر کے لیے تیغ و سنان لے کر جنگ کے واسطے نکلے گا۔ عُلما جو یہ کہتے ہیں کہ وہ جنگ کرے گا یہ صحیح نہیں بلکہ بالکل غلط ہے۔ یہ کیا اصلاح ہوئی کہ ابھی آپ آتے اور آتے ہی تلوار پکڑ کر لڑائی کے واسطے میدان میں نکل آتے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ صحیح اور سچّی بات وہی ہے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر کھولی، جو احادیث کے منشاء کے موافق ہے کہ مسیح کوئی خونی جنگ نہ کرے گا اور نہ تلوار پکڑ کر لڑنا اس کا منصب ہے۔ بلکہ وُہ تو اصلاح کے لیے آئے گا۔ ہاں یہ ہم مانتے ہیں کہ اس کا کام دفعِ شر ہے اور وہ حجج اور براہین سے کرے گا۔

مہدی

اور مہدی کا کام کسبِ خیر ہے۔ یعنی جو بد عادات اور فسق و فجور پھیلا ہوا ہوگا۔ وہ اس کو ہدایت سے بدل دے گا۔ عیسٰی کا لفظ عُوس سے لیا ہے، جو دفعِ شر کی طرف ایما ہے۔ ان ہر دو بروزوں میں بہتر یہ ہے کہ مہدی کا بروز اکمل ہے، کیونکہ اس کا کام اِفاضۂ خیر اور اِفاضۂ خیر دفعِ شر کی نسبت اکمل بات ہے۔ ایک شخص ہے جو کسی کی راہ سے صرف کانٹے اُٹھا دے۔ یہ بے شک بڑا کام ہے، لیکن جو اس کو سواری دے اور

بـعـض الأحـاديث وإنكار بعضها بلاءٌ عام أحاطت الفقهاء والأئمة والمحدثين أجمعين.

ومّع ذلک. إذا کـان نبيّـنا صلى اللّٰه عليه وسلم خاتم الأنبياء فلا شک أنـه مَـن آمـنَ بـنـــزول الـمسيـح الذى هو نبى من بنى إسرائيل فقد کفَر بخاتم النبيين. فيا حسرة عـلـى قومٍ يقولون إن المسيح عيسى بن مريم نازلٌ بعد وفاة رسـول الـلّٰـه ويـقـولـون إنه يجىء وينسخ من بعض أحكام الفرقان ويزيد عليها وينـزل عليه الوحى أربعين سنة وهو خاتم المرسلين. وقد قال رسول اللّٰه صلى الـلّٰـه عليه وسلم: ”لا نبى بعدى“ وسمّاه اللّٰه تعالى خاتم الأنبياء فمِن أين يظهر نبـى بـعـده؟ ألا تتـفـكـرون يـا مـعشـر الـمسلمين؟ تتبعون الأوهام ظلما وزورًا وتتخذون القرآن مهجورًا وصرتم من البطّالين.

وإنَّا نؤمن بملا ئكة اللّٰه ومقاماتهم وصفوفهم ونؤمن أن نزولهم کنـزول الأنـوار لا کتـرحُّـل الإنسـان مـن الـديـار إلـى الديار لا يبرحون مقاماتهم ومع ذلک کـانوا نازلين وصاعدين. وهم جند اللّٰه وجِيرةُ السماوات وخلطاؤها لا يُـفـارقـون مـقاماتهم وإنْ منهم إلا له مقام معلوم يفعلون ما يؤمرون ولا يشغلهم شأن عن شأن ويؤدّون طاعة رب العالمين.

ولـو کـان مـدار انصرام مهماتهم تباعُدَهم من مقاماتهم لما جاز أن تُتوفَّى الأنفس فى آنٍ واحد بل وجب أن لا يموت ميّت فى المشرق فـى الآن الـذى قـدّر الـلّٰـه له قبل أن يفرغ مَلَکُ الموت مِن قبض نفس رجـلٍ فـى الـمغرب الذى هو شريک بالمائت الأوّل فى الآن المذكور وقبـل أن يـرحـل إلـى الـمشـرق وإنْ هـذا إلا کـذب مبين. إنمـا أمرهم

گرفتاری اور ہجرت ۱۹۴۷ء قادیان میں رہ گئیں، ورنہ اصل حوالہ جات نقل کئے جاتے۔ اَلْعَاقِب کے تعلق میں اسی قدر کافی ہے جو لکھا گیا ہے۔

باب ۱۷ کی دوسری روایت سے بتایا گیا ہے کہ قریش نے بغض کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد ﷺ کی بجائے مذمم رکھا ہوا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس تبدیلی سے متاثر نہیں ہوئے کیونکہ نام کی تبدیلی سے حقیقت بدل نہیں سکتی۔ آپ سراپا حمد تھے۔ جس کے شواہد نہ صرف آپؐ کے مکارمِ اَخلاق سے ہویدا بلکہ آپؐ سے تعلق رکھنے والوں اور آپؐ کے فیوض سے فیض یافتہ نفوس میں بھی نمایاں تھے۔ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۖۚ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ (الفتح: ۳۰) ان کی شناخت ان کے چہروں پر نشانہائے سجدہ سے ہوتی تھی۔ ان کی یہ حالت تورات میں بھی بیان ہوئی ہے اور انجیل میں بھی۔ آپؐ کے ذاتی وصفاتی نام محمد یم وغیرہ سے متعلق ذکر اس سورۃ کی تفسیر میں ہوگا۔

بَاب۱۸: خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

۳۵۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ.

۳۵۳۴: محمد بن سنان نے ہم سے بیان کیا کہ سلیم بن حیان نے ہمیں بتایا کہ سعید بن میناء نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور دوسرے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس نے اس کو مکمل کر دیا ہو اور خوب آراستہ کر دیا ہو مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی ہو تو لوگ اس میں داخل ہونے لگے اور وہ تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے: کیسا اچھا گھر ہوتا اگر اس میں اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی۔

۳۵۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

۳۵۳۵: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل بن جعفر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے

عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.	عبد اللہ بن دینار سے، عبد اللہ نے ابوصالح سے، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور ان انبیاء کی مثال جو مجھ سے پہلے تھے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اسے خوب آراستہ پیراستہ کیا ہو سوائے اس جگہ کے جہاں کونے کی ایک اینٹ رکھی جاتی ہے۔ لوگ اس گھر میں پھرنے لگے اور اس سے تعجب کرتے اور کہتے: یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ آپؐ فرماتے تھے: میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیینؐ ہوں۔

تشریح: خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ: امام ابن حجر لکھتے ہیں أَنَّ الْمُرَادَ بِالْخَاتَمِ فِيْ أَسْمَائِهِ أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَمَحَ بِمَا وَقَعَ فِي الْقُرْآنِ۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۸۳) یعنی خاتم سے مراد آپؐ کا وہ لقب ہے جو آپؐ کے ناموں میں شامل ہے اور اس سے قرآنِ مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں یہ نام وارد ہوا ہے اور وہ یہ آیت ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۝ (الاحزاب:۴۱) یعنی محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور (اس سے بڑھ کر وہ) نبیوں کی مہر ہیں اور اللہ ہر شے کا خوب علم رکھتا ہے۔

قرآن مجید میں لفظ خَاتَم (تاء کی زبر سے) ہے جس کے معنی مہر کے ہیں جو دو مقصد کے لئے ہوتی ہے: (۱) تصدیق کے لئے (۲) زینت کے لئے۔ یہ لفظ تاء کی زیر سے بھی اگر ہو تو خَاتِم کے معنی بھی مہر ہی کے ہوتے ہیں۔ خَاتِم اسم فاعل ہونے کی صورت میں بمعنی مہر لگانے والے کے ہوں گے جس سے غرض تصدیق ہی ہے نہ کہ ختم کر دینا، یعنی ان معنوں میں جو اردو میں رائج ہے۔ یہ نام عربی ہے اور اس کا مفہوم وہی لیا جائے گا جو زبان عربی میں ہے۔ سوال یہ ہے کہ عنوانِ باب میں یہ نام کن معنوں میں وارد ہوا ہے۔ سو واضح ہو کہ باب کی دونوں روایتوں میں اس سوال کا جواب شافی موجود ہے۔ ان میں بالبداہت واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ آپؐ کی آمد سے پہلے نبوت کی عمارت ناتمام تھی اور آپؐ کے وجود سے وہ عمارت مکمل ہو گئی اور اپنی کمال خوبصورتی کو پہنچ گئی۔

غرض ختم نبوت سے مراد تکمیل نبوت ہے نہ سلسلہ نبوت کو بند کرنا کہ بند کرنے کا فعل قابل تعریف نہیں۔ آپؐ کے نام خاتم النبیین کا وہ مفہوم درست ہوگا جو آپؐ کے محمدؐ (سراپا حمد) نام کے عین مناسب ہو۔ وَفِي الْحَدِيثِ ضَرْبُ الْأَمْثَالِ لِلتَّقْرِيبِ لِلْأَفْهَامِ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۸۴) اور مندرجہ بالا حدیث میں مثال دی گئی ہے تا مثال و تشبیہ سے مقصود سمجھنے میں آسانی ہو۔

غرض روایات زیر باب نے خاتم النبیین کا اصل مفہوم و مقصود واضح کر دیا ہے۔ أَنَّ اللّٰهَ خَتَمَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَأَكْمَلَ بِهِ شَرَائِعَ الدِّيْنِ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۸۴) کہ اللہ نے آپؐ کے ذریعہ سے نبیوں کی تصدیق فرمائی اور دین کی شریعتیں مکمل کر دیں۔ اس مفہوم سے تجاوز کرنا اور یہ حاشیہ آرائی کرنا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپؐ آخری نبی ہیں اور آپؐ کی آمد سے نبیوں کی بعثت کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے فحوائے خاتم کے منافی ہے۔ چنانچہ خود آپؐ ہی نے یہ اطلاع بھی دی ہے کہ آپؐ کے بعد فتنہ دجال کا قلع قمع کرنے اور کسر صلیب کے لئے مسیح نازل ہوگا۔ آپؐ کے اس ارشاد کی موجودگی میں ختم کا معنی بند کرنا درست نہیں۔ اس تعلق میں دیکھئے کتاب احادیث الأنبیاء باب ۴۸، ۴۹۔

امام ابن حجرؒ نے حدیث زیر باب کے تعلق میں یہ سوال بھی اُٹھایا ہے کہ کیا اس خیال سے یہ سمجھا جائے گا کہ پہلے نبی ناقص تھے۔ فرماتے ہیں: لَيْسَ كَذٰلِكَ فَإِنَّ شَرِيْعَةَ كُلِّ نَبِيٍّ بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِ كَامِلَةٌ۔ ایسا نہیں کیونکہ ہر نبی کی شریعت اس کی نسبت سے اور بلحاظ ضرورتِ زمانہ کامل تھی۔ فَالْمُرَادُ هُنَا النَّظْرُ إِلَى الْأَكْمَلِ بِالنِّسْبَةِ إِلَى الشَّرِيْعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مَعَ مَا مَضَى مِنَ الشَّرَائِعِ الْكَامِلَةِ۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ ۶۸۳، ۶۸۴) پس یہاں مراد شریعت محمدیہ ہے جو بہ نسبت سابقہ کامل شریعتوں کے کامل ترین شریعت ہے۔ اس تبصرہ سے ظاہر ہے کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں خاتم النبیین قرار پائے اور آپؐ کی شریعت اکمل شریعت ٹھہری تو اس کی اطاعت کے نتائج و ثمرات بھی طبعاً کامل ہوں گے ورنہ خالی تکمیل شریعت کا کیا فائدہ۔ اس تعلق میں دیکھئے کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ المائدۃ، باب ۲۔

بَاب ۱۹: وَفَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

۳۵۳۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ

۳۵۳۶: عبد اللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عقیل سے، عقیل نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے، عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

فأراد اللّٰـه أن يُتمّ النبأ ويُكمِل البناء باللبنة
پس خدا ارادہ کرد کہ پیشگوئی را بکمال رساند و بخشت آخری بنا را
پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ

الأخيرة، فأنا تلك اللبنة أيها الناظرون. وكان
تمام کند۔ پس من ہماں خشت ہستم و چنانچہ
بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں اور

عيسىٰ عَلَمًا لبنى إسرائيل وأنا عَلَمٌ لكم أيها
عیسیٰ نشانے برائے بنی اسرائیل بود ہمچناں من برائے شما اے تبہ کاران
جیسا کہ عیسیٰ بنی اسرائیل کے لئے نشان تھا ایسا ہی میں تمہارے لئے اے تبہ کارو

المفرطون. فسارِعوا إلى التوبة أيها الغافلون.
یک نشان ہستم پس اے غافلان بسوئے توبہ بشتابید
ایک نشان ہوں۔ پس اے غافلو! توبہ کی طرف جلدی کرو۔

وإنّى جُعِلْتُ فردًا أكمَلَ من الذين أُنعِمَ عليهم فى
و من از گروہ منعم علیہم فرد اکمل کردہ شدم
اور میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں

آخر الزمان، ولا فخر ولا رياء، واللّٰهُ فعَل كيف
و ایں از فخر و ریا نیست و خدا چنانکہ
اور یہ فخر اور ریا نہیں۔ خدا نے جیسا

أراد وشاء، فهل أنتم تحاربون اللّٰه وتزاحمون.
خواست کرد پس آیا شما باخدا جنگ و پیکار مے کنید
چاہا کیا۔ پس کیا تم خدا کے ساتھ لڑتے ہو

ہلاک کر کے اسلام کو جزیرہ عرب میں قائم کر دیا اور اس نصرت الٰہی سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا[1] اور آخری زمانہ میں یہ مشابہت ہے کہ خدا تعالیٰ نے ملتِ موسوی کے آخری زمانہ میں ایک ایسا نبی مبعوث فرمایا جو جہاد کا مخالف تھا اور دینی لڑائیوں سے اُسے کچھ سروکار نہ تھا بلکہ عفو اور درگذر اس کی تعلیم تھی۔ اور وہ ایسے وقت میں آیا تھا جبکہ بنی اسرائیل کی اخلاقی حالتیں بہت بگڑ چکی تھیں اور اُن کے چال چلن میں بہت فتور واقع ہو گیا تھا اور اُن کی سلطنت جاتی رہی تھی اور وہ رومی سلطنت کے ماتحت تھے اور وہ حضرت موسیٰؑ سے ٹھیک ٹھیک چودھویں صدی پر ظاہر ہوا تھا اور اس پر سلسلہ اسرائیلی نبوت کا ختم ہو گیا تھا اور وہ اسرائیلی نبوت کی آخری اینٹ تھی۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ میں مسیحؑ ابن مریم کے رنگ اور صفت میں اس راقم کو مبعوث فرمایا اور میرے زمانہ میں رسم جہاد کو اُٹھا دیا جیسا کہ پہلے سے خبر دی گئی تھی کہ مسیح موعود کے زمانہ میں جہاد کو موقوف کر دیا جائے گا۔ اسی طرح مجھے عفو اور درگذر کی تعلیم دی گئی اور میں ایسے وقت میں آیا جب کہ اندرونی حالت اکثر مسلمانوں کی یہودیوں کی طرح خراب ہو چکی تھی اور روحانیت گم ہو کر صرف رسوم اور رسم پرستی اُن میں باقی رہ گئی تھی اور قرآن شریف میں ان امور کی طرف پہلے سے اشارہ کیا گیا تھا۔ جیسا کہ ایک جگہ مسلمانوں کے آخری زمانہ کے لئے قرآن شریف نے وہ لفظ استعمال کیا ہے جو یہود کے لئے استعمال کیا تھا۔ یعنی فرمایا فَیَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ[2] جس کے یہ معنی ہیں کہ تم کو خلافت اور سلطنت دی جائے گی مگر آخری زمانہ میں تمہاری بداعمالی کی وجہ سے وہ سلطنت تم سے چھین لی جائے گی جیسا کہ یہودیوں سے چھین لی گئی تھی اور پھر سورہ نور میں صریح اشارہ فرماتا ہے کہ ہر ایک رنگ میں جیسے بنی اسرائیل میں خلیفے گذرے ہیں وہ تمام رنگ اس اُمت کے خلیفوں میں بھی ہوں گے۔ چنانچہ اسرائیلی خلیفوں

میں سے حضرت عیسیٰؑ ایسے خلیفے تھے جنہوں نے نہ تلوار اُٹھائی اور نہ جہاد کیا۔ سو اِس امت کو بھی اسی رنگ کا **مسیح موعود** دیا گیا۔ دیکھو آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ [1] اس آیت میں فقرہ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قابلِ غور ہے۔ کیونکہ اِس سے سمجھا جاتا ہے کہ محمدی خلافت کا سلسلہ موسوی خلافت کے سلسلہ سے مشابہ ہے اور چونکہ **موسوی خلافت کا انجام** ایسے نبی پر ہوا یعنی حضرت عیسیٰؑ پر جو حضرت موسیٰؑ سے چودھویں صدی کے سر پر آیا اور نیز کوئی جنگ اور جہاد نہیں کیا اس لئے ضروری تھا کہ آخری خلیفہ سلسلہ محمدی کا بھی اِسی شان کا ہو۔

اسی طرح احادیثِ صحیحہ میں بھی ذکر تھا کہ آخری زمانہ میں اکثر حصہ مسلمانوں کا یہودیوں سے مشابہت پیدا کرلے گا اور سورۃ فاتحہ میں بھی اسی کی طرف اشارہ تھا۔ کیونکہ اس میں یہ دعا سکھلائی گئی ہے کہ اے خدا ہمیں ایسے یہودی بننے سے محفوظ رکھ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں تھے اور اُن کے مخالف تھے جن پر خدا تعالیٰ کا غضب اِسی دنیا میں نازل ہوا تھا اور یہ عادت اللہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی قوم کو کوئی حکم دیتا ہے یا ان کو کوئی دُعا سکھلاتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ بعض لوگ ان میں سے اس گناہ کے مرتکب ہوں گے جس سے ان کو منع کیا گیا ہے۔ پس چونکہ آیت غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ [2] سے مراد وہ یہودی ہیں جو ملتِ **موسوی** کے آخری زمانہ میں یعنی حضرت مسیحؑ کے وقت میں بباعث نہ قبول کرنے حضرت مسیحؑ کے موردِ غضب الٰہی ہوئے تھے۔ اس لئے اس آیت میں سنت مذکورہ کے لحاظ سے یہ پیشگوئی ہے کہ امتِ محمدیہ کے آخری زمانہ میں بھی اسی اُمت میں سے **مسیح موعود** ظاہر ہوگا اور بعض مسلمان اس کی مخالفت

دوسروں کوقتل کر کے بڑا ثواب سمجھتے تھے گویا بہشت کی کنجی بے گناہ انسانوں کوقتل کرنا تھا۔ تب خدا نے حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد اپنا مسیح اُن میں بھیجا جولڑائیوں کا سخت مخالف تھا وہ درحقیقت صلح کا شہزادہ تھا اورصلح کا پیغام لایا لیکن بدقسمت یہودیوں نے اس کا قدر نہ کیا اس لئے خدا کے غضب نے عیسیٰ مسیح کو اسرائیلی نبوت کے لئے آخری اینٹ کردیا۔ اور اُس کو بے باپ پیدا کر کے سمجھا دیا کہ اب نبوت اسرائیل میں سے گئی۔ تب خداوند نے یہودیوں کو نالائق پاکر ابراہیم کے دوسرے فرزند کی طرف رخ کیا یعنی اسماعیل کی اولاد میں سے پیغمبر آخر الزمان پیدا کیا۔ یہی مثیل موسیٰ تھا جس کا نام محمدؐ ہے۔ اس نام کا ترجمہ یہ ہے کہ نہایت تعریف کیا گیا۔ خدا جانتا تھا کہ بہت سے نافہم مذمت کرنے والے پیدا ہوں گے اس لئے اس نے اس کا نام محمدؐ رکھ دیا۔ جبکہ آنحضرت شکم آمنہ عفیفہ میں تھے تب فرشتہ نے آمنہ پر ظاہر ہوکر کہا تھا کہ تیرے پیٹ میں ایک لڑکا ہے جو عظیم الشان نبی ہوگا۔ اس کا نام محمدؐ رکھنا۔

بقیہ حاشیہ: آگے یوسف کا مصنوعی طور پر خون آلودہ کرتہ ڈال دیا گیا اور پھر مدت دراز تک یعقوب کو ایک مسلسل غم میں ڈالا گیا کیا یہ نظارہ بھی کچھ کم تھا؟ اور جب یوسف کو مشکیں باندھ کر کوئیں میں پھینک دیا گیا تو کیا یہ دردناک نظارہ اس نظارہ سے کچھ کم تھا جب مسیح کو صلیب پر چڑھایا گیا؟ اور پھر کیا نبی آخر الزمان کی مصیبت کا وہ نظارہ کہ جب غار ثور کا ننگی تلواروں کے ساتھ محاصرہ کیا گیا کہ اسی غار میں وہ شخص ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اس کو پکڑ و اور قتل کرو تو کیا یہ نظارہ اپنی رُعب ناک کیفیت میں صلیبی نظارہ سے کچھ کم تھا؟ اور کیا ابھی اِسی زمانہ کا یہ نظارہ کہ جب ڈاکٹر مارٹن کلارک نے مثیل مسیح پر جو یہی عاجز ہے اقدام قتل کا ایک جھوٹا دعویٰ کیا۔ اور تینوں قوموں ہندوؤں اور مسلمانوں اور عیسائیوں میں سے سربرآوردہ علماء کوشش کرتے تھے کہ یہ سزا پاوے۔ تو کیا یہ نظارہ مسیح کے صلیبی نظارہ سے کچھ مشابہت

۳۔ علوم حاصل کردہ کے محفوظ رکھنے کی ایک قوت۔

۴۔ محبت الٰہی کی ایک قوت۔

۵۔ لذّت وصال الٰہی اٹھانے کی ایک قوت۔

۶۔ مکاشفات کی ایک قوت۔

۷۔ مؤثر اور متأثر ہونے کی یا یوں کہو کہ باہم عامل اور معمول ہونے کی ایک قوت۔

۸۔ تعلق اجسام قبول کرنے کی ایک قوت۔

۹۔ تخلق باخلاق اللہ کی ایک قوت۔

۱۰۔ مورد الہام الٰہی ہونے کی ایک قوت۔

۱۱۔ بسطی و قبضی حالت پیدا ہونے کی ایک قوت۔

۱۲۔ معارف غیر متناہیہ کے قبول کرنے کی ایک قوت۔

۱۳۔ رنگین برنگ تجلّی الوہیت ہونے کی ایک قوت۔

۱۴۔ عقلی قوت جس سے امتیاز حسن و قبح ان پر ظاہر ہوتا ہے۔

۱۵۔ القائے اثر و قبول اثر کی ایک قوت بمقابلہ اپنے اجسام متعلقہ کے۔

بقیہ حاشیہ

خدائے تعالیٰ نے پیش از ظہور بلکہ ہزارہا برس پہلے اس انسان کامل کا پتہ و نشان بیان کر دیا ہے پس جس شخص کے دل کو خدائے تعالیٰ اپنی توفیق خاص سے اس طرف ہدایت دے گا کہ وہ الہام اور وحی پر ایمان لاوے اور ان پیش گوئیوں پر غور کرے کہ بائبل میں درج ہیں تو اسے ضرور ماننا پڑے گا کہ وہ انسان کامل جو آفتاب روحانی ہے جس سے نقطہ ارتفاع کا پورا ہوا ہے اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے وہ حضرت **محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم** ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اب بھی مکرر ظاہر کرتے ہیں کہ انسان کامل

قَالَ فَذَلِكُمْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي تَقَحَّمُونَ فِيهَا[5957]

اس پر غالب آنے لگے اور وہ اس میں داخل ہونے لگے: حضورؐ نے فرمایا یہ میری اور تمہاری مثال ہے میں تمہیں آگ سے بچانے کے لئے تمہاری کمروں سے پکڑتا ہوں کہ آگ سے پرے ہٹ جاؤ آگ سے پرے ہٹ جاؤ لیکن تم مجھ پر غالب آتے ہو اور اس (آگ) میں پڑ جاتے ہو۔

4222{19}حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي[5958]

4222:حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور تمہاری مثال اس شخص کی مثال کی طرح ہے جس نے آگ جلائی اور ٹڈیاں اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ انہیں اس سے ہٹاتا ہے اور میں تمہیں تمہاری کمروں سے پکڑ کر آگ سے بچاتا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکل نکل جاتے ہو۔

[7]7:بَاب: ذِكْرُ كَوْنِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

باب:حضور ﷺ کے خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ہونے کا ذکر

4223{20}حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ

4223:حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور انبیاء کی مثال اس شخص کی مثال کی طرح ہے جس نے ایک عمارت بنائی اور اسے بہت اچھا اور خوبصورت بنایا اور لوگ اس کا یہ

4222:**اطراف**: **مسلم** کتاب الفضائل باب شفقته علی امته ومبالغته فی تحذیرهم مما یضرهم 4220 ،4221

تخریج:**بخاری** کتاب احادیث الانبیاء باب قول الله تعالیٰ ووهبنا لداود سلیمان 3426 کتاب الرقاق باب الانتهاء عن المعاصی 6483 **ترمذی** کتاب الامثال باب ماجاء فی مثل ابن آدم 2874

4223 : **اطراف**:**مسلم** کتاب الفضائل باب ذکر کونه خاتم النبیین ﷺ 4224 ، 4225 ،4226

تخریج : **بخاری** کتاب المناقب باب خاتم النبیین ﷺ 3535

رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا بُنْيَانًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا هَذِهِ اللَّبِنَةَ فَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ [5959]	کہتے ہوئے طواف کرنے لگے کہ ہم نے اس سے اچھی عمارت نہیں دیکھی سوائے اس اینٹ (کی کمی) کے۔پس میں وہ اینٹ ہوں۔
4224{21} و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُولُونَ أَلَّا وَضَعْتَ هَاهُنَا لَبِنَةً فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا اللَّبِنَةَ[5960]	4224:ہمام بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہؓ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بتائیں اور انہوں نے کئی احادیث بیان کیں۔جن میں سے ایک یہ ہے کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی مثال کی طرح ہے جس نے کمرے بنائے۔پھر انہیں اچھا بنایا، انہیں خوبصورت بنایا اور انہیں مکمل کیا،سوائے ان کے کونوں میں سے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ کے۔لوگ طواف کرنے لگے اور وہ عمارت انہیں پسند آئی تو وہ کہنے لگے تو نے یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی کہ تیری عمارت مکمل ہو جاتی۔محمد ﷺ نے فرمایا: پس وہ اینٹ میں ہوں۔
4225{22} و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ	4225: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور مجھ سے قبل انبیاء کی مثال اس شخص کی مثال کی طرح ہے جس

4224:اطراف:مسلم كتاب الفضائل باب ذكر كونه خاتم النبيين ﷺ 4223 ، 4225 ، 4226

تخريج : بخاری كتاب المناقب باب خاتم النبيين ﷺ 3535

4225:اطراف:مسلم كتاب الفضائل باب ذكر كونه خاتم النبيين ﷺ 4223 ، 4224 ، 4226

تخريج:بخاری كتاب المناقب باب خاتم النبيين ﷺ 3535

أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ[5961,5962]

نے ایک عمارت بنائی اور اسے عمدہ بنایا اور خوبصورت بنایا سوائے اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ کے۔ لوگ اس کا طواف کرنے لگے اور اسے پسند کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ آپؐ نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ؐ ہوں۔

ایک اور روایت میں (مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ کی بجائے) مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ کے الفاظ ہیں۔

4226{23}حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا

4226: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری مثال اور انبیاء کی مثال اس شخص کی مثال کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اسے ہر طرح سے مکمل کیا سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے۔ پھر لوگ اس میں داخل ہونے لگے اور اس سے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اس اینٹ کی جگہ کیوں پُر نہیں کی گئی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس اینٹ کی جگہ ہوں اور میں آیا اور میں نے نبیوں کو ختم کر دیا۔

ایک اور روایت میں (أَتَمَّهَا کی بجائے) أَحْسَنَهَا کے الفاظ ہیں۔

4226 : اطراف: مسلم كتاب الفضائل باب ذكر كونه خاتم النبيين ﷺ 4223 ، 4224 ، 4225

تخریج: بخاری كتاب المناقب باب خاتم النبيين ﷺ 3535

ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ بَدَلَ أَتَمَّهَا أَحْسَنَهَا[5961,5962]

[8]8:بَاب: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةَ أُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا

اللہ جب کسی امت پر رحمت کا اِرادہ فرماتا ہے تو اس سے قبل اس کے نبی (کی روح) کو قبض کر لیتا ہے

4227{24}قَالَ مُسْلِم وَحُدِّثْتُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَمِمَّنْ رَوَى ذَلِكَ عَنْهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ[5965]

4227: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں میں سے کسی جماعت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے قبل اس کے نبی (کی رُوح) کو قبض کر لیتا ہے اور اسے اس امت کے لئے آگے جانے والا اور پیش رو بنا دیتا ہے اور جب کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اسے عذاب دیتا ہے جبکہ اس کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے اس طرح ہلاک کرتا ہے کہ وہ (نبی) دیکھ رہا ہوتا ہے اور ان کی ہلاکت سے اس کی آنکھ ٹھنڈی کرتا ہے کیونکہ انہوں نے اس کی تکذیب کی ہوتی ہے اور اس کے حکم کی نافرمانی کی ہوتی ہے۔

[9]9:بَاب إِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ

ہمارے نبی ﷺ کا حوض اور اس کی صفات کا بیان

4228{25}حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

4228: حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض پر

4228 : اطراف : مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا ﷺ وصفاتہ 4229 ،4230 ،4231 ،4232 ،4233 ،4234 ،4235 ،4236 ،4237 ،4238 ،4239 ،4240 ،4241 ،4242 ،4243 ،4244 ،4245 ،4246 ،4247 ،4248 ،4249 =

میرے مخالف حضرت عیسیٰ ابن مریم کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور چونکہ وہ نبی ہیں اس لئے ان کے آنے پر بھی وہی اعتراض ہوگا جو مجھ پر کیا جاتا ہے یعنی یہ کہ خاتم النبیّین کی مہر ختمیت ٹوٹ جائے گی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیّین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیّین کی مُہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنی بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا نہ اور کوئی یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا اور اس کے اہل بیت میں سے ہوگا ☆ اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوا ہوگا اور اسی کی روح کا روپ ہوگا اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کا یشوعا بروز تھا اور بروز

☆ حاشیہ: یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منا اهل البیت علٰی مشرب الحسن۔ میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سِلم۔ اور سِلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی۔ ایک اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور شحنا کو دور کرے گی دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت

803 {4} حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرَى حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ [1166,1165]

803: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں لوگوں پر تین باتوں میں فضیلت دی گئی ہے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں جیسی بنائی گئی ہیں۔ ہمارے لئے تمام زمین مسجد بنائی گئی ہے اور جب ہمیں پانی نہ ملے تو اس کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنے کا ذریعہ بنائی گئی ہے اور ایک اور خصوصیت کا ذکر کیا۔

804 {5} وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ [1167]

804: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے مجھے جوامع الکلم ☆ دیئے گئے ہیں اور رعب سے مجھے مدد دی گئی ہے اور غنیمتیں میرے لئے جائز کی گئی ہیں اور زمین میرے لئے پاکیزگی کا ذریعہ اور مسجد بنائی گئی ہے اور مجھے سب مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے اور میرے ذریعہ نبیوں پر مہر لگائی گئی ہے۔

☆: جوامع الکلم سے مراد حضور ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے مختصر الفاظ ہیں جن میں کثیر معانی ہوتے ہیں۔

أَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِيْ فَرْيَ الْأَدِيْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجَلْ۔[1] حضرت حسانؓ نے کہا کہ اب مجھ شیر کو کہلا بھیجا ہے جو اپنی دم ہلاتا اور زمین پر پر اسے پٹختا ہے۔ یہ کہہ کر اپنی زبان نکالی اور ہلائی اور پھر کہا: اسی ذات کی قسم ہے جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں اپنی اس زبان کے ساتھ انہیں ایسا کاٹوں گا جیسے دھوڑی کاٹی جاتی ہے۔ فرمایا: جلدی نہ کر۔ اسی مفہوم کی روایتیں امام احمد بن حنبلؒ اور بزارؒ نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے نقل کی ہیں۔ جن میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قُوْلُوْا لَهُمْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ لَكُمْ[2] ان سے ویسا ہی کہو جیسا وہ تمہیں کہتے ہیں۔ ان روایات کی سند امام بخاریؒ کے معیار صحت کی نہیں۔ (فتح الباری جزء۶ صفحہ۶۷۷) یہ امر روایت کے اسلوب بیان سے بھی ظاہر ہے۔ عنوانِ باب اور اس کی روایت سے پایا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاندان یا قوم کی ہجو پسند نہیں کی۔ دوسرے کو خاندان کا طعنہ دینا گویا اپنی ہجو کے لئے دعوت دینا ہے جس سے آپؐ نے منع فرمایا ہے۔ امام مسلمؒ کی روایت کے آخری فقرہ سے بھی اسی ممانعت کی تائید ہوتی ہے۔

بَاب۱۷: مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں سے متعلق جو روایتیں منقول ہیں

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ (الفتح: ۳۰) وَقَوْلُهُ: مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (الصف: ۷).

اور اللہ عزوجل کا یہ فرمانا: محمد اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں نہایت مضبوط ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کا فرمانا: (حضرت عیسیٰؑ کا قول) ...... میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

۳۵۳۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۵۳۲: ابراہیم بن منذر نے ہم سے بیان کیا، کہا: معن نے مجھے بتایا۔ انہوں نے مالک سے، مالک نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے محمد بن جبیر بن مطعم سے، انہوں نے اپنے باپ (حضرت جبیر) رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا:

---

۱ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل حسان بن ثابت)

۲ (مسند احمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث عمار بن یاسر، جزء۴ صفحہ ۲۶۳)

وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

طرفہ: ۴۸۹۶۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ہوں اور احمد ہوں، میں ماحی یعنی مٹانے والا ہوں جس کے ذریعہ سے اللہ کفر کو مٹائے گا، میں حاشر ہوں یعنی اکٹھا کرنے والا، جس کے قدموں پر لوگ اکٹھے کئے جائیں گے اور میں عاقب ہوں یعنی سب سے پیچھے آنے والا۔

۳۵۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ.

۳۵۳۳: علی بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوزناد سے، ابوزناد نے اعرج سے، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں تعجب نہیں کہ اللہ قریش کی گالیوں اور ان کی لعنتوں کو مجھ سے کیونکر دور کرتا ہے۔ وہ مذمم (مذمت کیا ہوا) کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں حالانکہ میں تو محمد ہوں۔

تشریح: مَا جَآءَ فِيْ أَسْمَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: عنوانِ باب سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی نسبت جہاں تک روایات کا تعلق ہے، وہ نام روایت نمبر ۳۵۳۲ میں مذکور ہیں جو صفاتی نام ہیں۔ محمد کے معنی ہیں غایت درجہ سراہا گیا اور احمد کے معنی ہیں غایت درجہ حمد کرنے والا۔ اسی طرح ماحی، حاشر اور عاقب بھی جو اسم فاعل ہیں اور وصف پر دلالت کرتے ہیں۔ غرض یہ پانچوں نام اسماءِ وصفیہ ہیں۔ ان میں سے محمد نام وہ ہے جو بوقت پیدائش آپؐ کے دادا وغیرہ کی طرف سے رکھا گیا تھا اور توریت و انجیل کی پیشگوئی میں آپؐ کا جو نام بتایا گیا ہے اس میں بھی حمد کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

محمد اور احمد دو نام اسماء متقابلہ میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی غایت درجہ حمد کرنے کی وجہ سے آپؐ احمد کہلائے جو صیغہ افعل التفضیل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس غایت درجہ حمد کرنے کی وجہ سے آپؐ کا نام محمدؐ یعنی سراپا ستائش

سبق نمبر 4

بزرگانِ دین اور عقیدہ ختم نبوت

شیخ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ختم نبوت

قادیانیوں کی کتاب قندیل صداقت میں شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوحات مکیہ سے ایک اقتباس پیش کر کے یہ فریب دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ختم نبوت کے قائل نہیں تھے بلکہ اجرائے نبوت کے قائل تھے یعنی شیخ کے نزدیک نبوت جاری ہے۔آیئے پہلے قادیانیوں کی کتاب قندیل صداقت کی عبارت کو دیکھیں اور بعد میں ہم شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدہ ختم نبوت کو وضاحت سے پیش کریں گے۔

فأن النبوة التي انقطعت بوجود رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هي نبوة التشريع لا مقامها فلا شرع يكون ناسخالشرعه صلى الله عليه وسلم ولا يزيد فى حكم شرعا آخر وهذا معنى قوله صلى الله عليه وسلم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلار سول بعدى ولا نبي أى لا نبي بعدى يكون على شرع مخالف شرعي بل اذا كان يكون تحت حكم شريعتي

(الفتوحات المکیہ ،جلد 2،صفحہ 3)

حضرت امام محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں :۔وہ نبوت جو رسول

کریم ﷺ کے آنے سے منقطع ہوگئی ہے۔ وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت پس اب کوئی شرع نہ ہوگی جو آنحضرت ﷺ کی شرع کی ناسخ ہو اور نہ آپ کی شرع میں کوئی نیا حکم بڑھانے والی شرع ہوگی اور یہی معنے رسول کریم ﷺ کے اس قول کے ہیں کہ نبوت اور رسالت منقطع ہوگئی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔ یعنی مراد آنحضرت ﷺ کے اس قول سے یہ ہے کہ اب کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جو میری شریعت کے مخالف شریعت پر ہو بلکہ جب کبھی کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا۔

(قندیل صداقت صفحہ 202) سکین صفحہ 160

یہاں قادیانی کا دجل ملاحظہ فرمائیں کہ شیخ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی بات کر رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ جب آپ علیہ السلام آسمان سے نزول کریں گے تو شریعت محمدیہ ﷺ کی اتباع فرمائیں گے کسی نئی شریعت کو فروغ نہیں دیں گے، اسی ضمن میں شیخ نے یہ تحریر لکھی اور قادیانی مربی نے درمیان سے ایک اقتباس لے کر عبارت کا نقشہ ہی بیگاڑ دیا اور لوگوں کو یہ فریب دینے کی کوشش کی کہ شیخ اجرائے نبوت کے قائل تھے۔ پھر شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فصوص الحکم کے ایک اقتباس کو لکھا ہے کہ:

وأما نبوة التشريع والرسالة فمنقطعه . وفي محمد صلى الله عليه وسلم قد انقطعت فلا نبي بعده : يعني مشرعاً أو مشرعاً له ، ولا رسول وهو المشرع . أن الله لطيف بعباده ، فأبقى لهم النبوة

العامة التي لا تشريع فيها

(فصوص الحکم،صفحہ 134،135)

حضرت امام محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں ۔کہ جو نبوت اور رسالت شریعت والی ہوتی ہے ۔پس وہ تو آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگئی ہے پس آپ کے بعد شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔۔۔ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر مہربانی کر کے ان میں عام نبوت جس میں شریعت نہ ہو باقی رہنے دی ہے۔

(قندیل صداقت صفحہ 212) سکین صفحہ 161

نبوت عامہ کونسی ہے جس کو اللہ نے بعد از حضور خاتم النبیین ﷺ باقی رکھا اس کی مفصل تشریح شیخ کی اپنے عبارات میں موجود ہے جو کہ آئندہ صفحات میں آپ پڑھ لیں گے سر دست اتنا سمجھ لیں کہ شیخ کے نزدیک غیب پر مطلع ہونا نبوت ہے اور یہ غیب پر اطلاع پانا جانوروں میں بھی ہوتا ہے اور عام لوگوں میں بھی جیسے ہم لوگ کہتے ہیں کہ" میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ یہ کام ایسے ہوگا" ۔مزید تفصیلات آگے آرہی ہیں۔

پھر آگے فتوحات مکیہ کی یہ عبارت لکھی ہے

ومعلوم أن : آل إبراهيم ، ، من النبيين والرسل : (هم) الذين كانوا بعده : مثل إسحق ، ويعقوب ، ويوسف ، ومن انتسل منهم من الأنبياء والرسل ، بالشرائع الظاهرة ، الدالة على أن لهم النبوة عند الله . أراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ! أن يُلْحِقَ آله : العلماء والصالحون منهم

، بمرتبة النبوة عند الله ، وإن فقال : لم يُشرعوا . ولكن أبقى لهم من شرعه ضربا من التشريع قُولُوا : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، أي صَلِّ عليه من حيث مالَهُ : آل : (كما صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إبراهيم أى من حيث إنك أعطيت آل إبراهيم النبوة، تشريفا لإبراهيم . فظهرت نبوتهم بالتشريع ، وَقَدْ قَضَيْتَ أن لا شرع بعدى ، فصل على وعلى ، الى : بأن تجعل لهم مرتبة النبوة عندك ، وإن لم يُشرعوا . فكان من كمال رسول الله صلى الله عليه وسلم ! أن الحق(الله) و آله ، بالأنبياء فى المرتبة ، وزاد على إبراهيم بأن شرعه لا ينسخ .وبعض شرع إبراهيم ومن بعده ، نسخت الشرائع ، بعضها بعضا .

(فتوحات مکیہ،السفر الثامن،باب فی اسرار الصلوۃ،صفحہ 177،178)

حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں :۔ اور یہ معلوم ہے کہ آل ابراہیم نبیوں رسولوں میں سے ہے ۔ اور وہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے بعد ہوئے جیسے اسحاق ،یعقوب ، یوسف اور جو ان کی نسل سے انبیاء اور رسول ظاہری شریعت کے ساتھ تھے ۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ کے نزدیک ان کو نبوت حاصل تھی ۔ آنحضرت ﷺ نے ارادہ

کیا کہ اپنی امت کو جو اس کی آل ہیں یعنی ان میں سے علماء اور صالحین کو اللہ کے نزدیک نبوت کے مرتبہ سے ملادے اگر چہ وہ شریعت والے نہیں ہوں گے۔لیکن ان کے لئے اپنی شرع سے شریعت کی ایک قسم رکھ دی۔سو فرمایا! اللھم صلی علی محمد و علی ال محمد یعنی آپ پر اور آپ کی آل پر رحمتیں نازل فرما۔ کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم یعنی جس طرح تو نے ابراہیم کی آل کو نبوت عطا فرمائی ہے ابراہیم کو سر بلندی عطا فرمائی ہے۔۔۔ چنانچہ ان میں نبوت شریعت کے ساتھ ظاہر ہوئی۔اور تو نے فیصلہ کر دیا ہے کہ میرے بعد کوئی شریعت نہیں ہو گی۔پس مجھ پر اور میری آل پر رحمتیں نازل فرما۔یعنی ان کو اپنے پاس سے نبوت کا مرتبہ عطا فرما۔اگر چہ وہ شریعت نہیں لائیں گے۔ آنحضرت ﷺ کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ نے آپ کی آل کو مرتبہ میں انبیاء کے ساتھ ملا دیا۔اور ابراہیم پر آپ کو یہ امتیاز بخشا کہ آپ کی شریعت منسوخ نہیں ہوگی۔

(قندیل صداقت صفحہ 235،234)

سکین 162 صفحہ 163

ایک عام سا قاری بھی شیخ کی اس عبارت کا مفہوم با آسانی سمجھ سکتا ہے کہ شیخ کے نزدیک کونسی نبوت جاری ہے شیخ جس قسم کی نبوت کا اجراء مان رہے ہیں یہ تو تمام صحابہ، اہل بیت اطہار، اولیاء اللہ، علماء، فقہاء، عام مسلمانوں کے اندر جاری ہے۔

اولیاء کی نبوت بمعنیٰ معارف جاری

" فما بقی للاولیاء الیوم بعد ارتفاع النبوۃ

الاالتعریف وانسدت ابواب الاوامر الالهیة والنواهی ، فمن ادعاها بعد محمد فهو مدع شریعة أوحی بها الیه سواء وافق بها شرعنا او خالف"

پس نبوت ختم ہو جانے کے بعد اولیاء کے لئے صرف معارف باقی رہ گئے ہیں اور اللہ کے اوامر ونواہی کے دروازے بند ہو چکے پس اگر کوئی محمد ﷺ کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ (اللہ نے اسے کوئی حکم دیا ہے یا کسی بات سے منع کیا ہے) تو وہ مدعی شریعت ہی ہے خواہ اس کی وحی شریعت محمدیہ کے موافق ہو یا خلاف ہو (وہ مدعی شریعت ضرور ہے)۔

سکین صفحہ 164 (الفتوحات المکیة، جلد 3 صفحہ 39 طبع دار الکتب العربیة الکبریٰ مصر)

نبی عیسیٰ علیہ السلام نے ابھی نازل ہونا ہے

"واعلم أن لنا من الله الالهام لا الوحی فان سبیل الوحي قد انقطع بموت رسول الله صلى الله علیه وسلم وقد کان الوحي قبله ولم یجيء خبر الهي أن بعده وحیاً کما قال ولقد أوحي الیک والی الذین من قبلک ولم یذکر وحیاً بعده وان لم یلزم ہذا وقد جاء الخبر النبوی الصادق فی عیسیٰ علیه السلام وقد کان ممن أوحي الیه قبل رسول الله صلى الله علیه وسلم لا یؤمّنا الّا مِنّا

أی بسنتنا فله الکشف اذا نزل والالهام کما لهذه الامة"

جان لو کہ ہمارے لئے (یعنی اس امت کے لئے) اللہ تعالی کی طرف سے صرف الہام ہے وحی نہیں۔ وحی کا سلسلہ آنحضرت ﷺ کی وفات پر ختم ہو چکا ہے۔ آپ سے پہلے بے شک یہ وحی کا سلسلہ موجود تھا۔ اور ہمارے پاس کوئی ایسی خبر الٰہی نہیں پہنچی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد بھی کوئی وحی ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے: اور وحی کی گئی تیری طرف اور تجھ سے پہلوں کی طرف۔ [الزمر:65]، اللہ تعالی نے آنحضرت ﷺ کے بعد کسی وحی کا ذکر نہیں فرمایا۔ ہاں آنحضرت ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سچی خبر پہنچی ہے، اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف آنحضرت ﷺ سے پہلے وحی کی گئی تھی۔ آپ جب اس امت کی قیادت کریں گے تو ہماری شریعت کے مطابق عمل کریں گے۔ آپ جب نازل ہوں گے تو آپ کے لئے مرتبۂ کشف بھی ہوگا اور الہام بھی جیسا کہ یہ مقام (اولیاء) امت کے لئے ہے۔

(الفتوحات المکیۃ، جلد 3 صفحہ 238 طبع دار الکتب العربیۃ الکبری، مصر) سکین صفحہ 165

نیک خواب نبوت کے اجزاء میں سے ہے

"فاخبر رسول الله ﷺ ان الرؤيا جزء من اجزاء النبوة فقد بقي للناس من النبوة ہذا وغيره ومع ہذا لا يُطلق اسم النبوة ولا النبي الا

على المشرع خاصة فحجر ہذا الاسم لخصوص وصف معين فى النبوة وماحجر النبوة التى ليس فيها ہذا الوصف الخاص وان كان حجر الاسم"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھا خواب نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔ پس نبوت میں سے لوگوں کے لئے یہ رؤیا وغیرہ باقی رہ گیا ہے مگر اس کے باوجود نبوت اور نبی کا نام صرف اس پر بولا جاتا ہے جو صاحب دین وشریعت ہو۔ ایک خاص وصف معین کی بناء پر اس نام (نبی) کی بندش کر دی گئی ہے۔

(الفتوحات المکیۃ، جلد 2 صفحہ 276 طبع دار الکتب العربیۃ الکبری، مصر) سکین صفحہ 166

ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے

" ولهذا قال ﷺ ان الرسالة والنبوةقد انقطعت وما انقطعت الا من وجه خاص انقطع منها مسمى النبى والرسول ولذلک قال فلا رسول بعدى ولا نبى ثم ابقى منها المبشرات وابقى حكم المجتهدين وازال عنهم الاسم "

آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک رسالت ونبوت ختم ہو چکی، یہ ختم ہونا ایک خاص وجہ سے ہے، اب نبی اور رسول کا نام ختم ہو چکا ہے (یعنی اب کسی کو نبی یا رسول نہیں کہا جا سکتا) اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی، پھر آپ ﷺ نے مبشرات کو باقی رکھا اور مجتہدین کے حکم کو باقی رکھا لیکن ان سے (نبی

اور رسول) کا نام دور کر دیا۔

(الفتوحات المکیۃ، جلد 2 صفحہ 252 طبع دار الکتب العربیۃ الکبری، مصر)

سکین صفحہ 167

نبوت کا دروازہ بند اور ولایت کا دروازہ کھلا ہے

" كان شيخنا ابو العباس بن العريف الصنهاجي يقول فى دعاء ه الهم انک سددتً باب النبوة والرسالة دوننا ولم تسد باب الولاية الّٰهم مهما عينتَ اعلى رتبة فى الولاية لأعلى ولى عندک فاجعلنى ذلک الولى فهذا من المحققين الذين طلبوا ما يمكن أن يكون حقاً لهم وان كانت النبوة والرسالة مما يستحقه الانسان عقلاً لكون ذاته قابلة لها لكن لما علم ان الله قد سدد بابها شرعاً وسد باب الشرائع لم يسئلها وسأل ما يستحقه فان الله ما حجر الولاية علينا "

ہمارے شیخ ابو العباس بن عریف صنہاجی یوں دعاء فرمایا کرتے تھے: اے اللہ تو نے نبوت و رسالت کا دروازہ تو بند فرما دیا ہے لیکن ولایت کا دروازہ بند نہیں فرمایا۔ اے اللہ تو نے اپنے جس ولی کا جو سب سے اونچا مرتبہ اپنے ہاں مقرر کر رکھا ہے مجھے وہ ولی بنا دے۔ (آگے شیخ ابن عربی فرماتے ہیں) انہوں نے وہی مانگا جو ان کا حق تھا۔ اگر چہ نبوت و رسالت بھی ایسی چیز ہے کہ عقلاً انسان اس کا مستحق ہے لیکن انہیں علم تھا کہ اللہ نے شرعاً نبوت کا دروازہ بند کر دیا ہے اور

شرائع کا دروازہ بھی اس لئے آپ نے نبوت نہیں مانگی بلکہ وہی مانگا جو آپ کا حق تھا۔ اللہ نے ولایت ہم پر بند نہیں کی (جبکہ نبوت بند کردی ہے۔ ناقل)۔

(الفتوحات المکیۃ، جلد 2 صفحہ 97 طبع دارالکتب العربیۃ الکبری، مصر) سکین صفحہ 168

وحی کا دروازہ بند ہو چکا ہے

" وانما انقطع الوحی الخاص بالرسول والنبی من نزول الملک علی اذنه وقلبه وتحجیر اسم النبی والرسول "

جو وحی نبی اور رسول کے ساتھ خاص تھی کہ فرشتہ ان کے کان یا دل پر (وحی لے کر) نازل ہوتا تھا وہ وحی بند ہو چکی، اور اب کسی کو نبی یا رسول کا نام دینا ممنوع ہوگیا۔

(الفتوحات المکیۃ، جلد 2 صفحہ 253 طبع دارالکتب العربیۃ الکبری، مصر) سکین صفحہ 169

حضور ﷺ آخری نبی ہیں

شیخ ابن عربی اپنی دوسری کتاب فصوص الحکم میں اپنا عقیدہ یوں بیان فرماتے ہیں:

" لأنه اکمل موجود فی ہذا النوع الانساني ولهذا بُدیء به الامر وخُتم ، فکان نبیاً وآدم بین الماء والطین ثم کان بنشئته خاتم النبیین "

آپ ﷺ نوع انسانی میں سب سے زیادہ کامل انسان ہیں، اسی لئے نبوت کا معاملہ آپ سے ہی شروع ہوا، اور آپ ہی پر ختم ہوا، آپ نبی تھے اور آدم (علیہ السلام) ہنوز آب و گل میں تھے، پھر آپ ﷺ اپنی تخلیق کے لحاظ سے بھی خاتم النبیین ہیں (یعنی آخری نبی ہیں)۔

(فصوص الحکم،صفحہ 214،دارالکتاب العربی،بیروت) سکین صفحہ 170

نبوت حیوانات میں بھی جاری ہے

" وہذہ النبوۃ ساریۃ فی الحیوان مثل قولہ تعالٰی
واوحی ربک الی النحل "
اور یہ نبوت حیوانات میں بھی جاری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی۔

(الفتوحات المکیۃ،جلد 2 صفحہ 254 طبع مصر) سکین صفحہ 171

نبوت تمام موجودات میں جاری ہے

" علم أن النبوۃ ساریۃ فی کل موجود یعلم ذلک
اہل الکشف والوجود " معلوم ہوا کہ نبوت ہر موجود چیز میں
جاری وساری ہے یہ بات اہل کشف خوب جانتے ہیں۔

(الفتوحات المکیۃ،جلد 2 صفحہ 254 طبع دارالکتب العربیۃ الکبری،مصر) سکین صفحہ 171

الہام والقاء کا دروازہ کھلا ہے

" وکذلک اسم النبي زال بعد رسول اللہ ﷺ
فانہ زال التشریع المنزل من عند اللہ بالوحی
بعدہ ﷺ"
آنحضرت ﷺ کے بعد نبی کسی پر نہیں بولا جاسکتا، کیونکہ آپ کے بعد
جو وحی تشریعی صورت میں اللہ کی طرف سے آتی ہے ہمیشہ کے لئے ختم
ہو چکی۔

(الفتوحات المکیۃ،جلد 2 صفحہ 58 طبع دارالکتب العربیۃ الکبری،مصر) سکین صفحہ 172

شیخ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ درج بالا عبارات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے

نزدیک نبوت کا مطلب ہے کہ اللہ کی طرف سے کسی جاندار یا بے جان کو کسی کام کا حکم ملنا ۔اب اگر یہ حکم انبیاء علیھم السلام کے لیے ہو تو اس کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے مگر بعد از حضور خاتم النبیین قیامت تک کے لیے جس جس کے دل میں بھی اللہ کوئی چیز ڈالے تو اس کا دروازہ کھلا ہے ۔لہٰذا شیخ کی اس تشریح کے بعد پھر کسی بھی ایک فرد کو اعلانِ نبوت کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی جیسا کہ مرزا قادیانی اپنے لیے نبوت کا دعویٰ پیش کرتا ہے کیونکہ اگر شیخ کے عقیدہ کو لے کر مرزا قادیانی نبی بنتا ہے تو پھر تو دنیا کی ہر چیز جمادات، حشرات الارض، چوپائے، انسان سبھی نبی ہی بن گئے حالانکہ ایسا نہیں ہے ۔

قادیانیوں کا من گھڑت قاعدہ

عربی زبان میں خاتم بفتحہ تا جب کسی جمع کے صیغہ کی طرف مضاف ہو مثلاً خاتم الشعراء ، خَاتَمُ الْفُقَهَاءِ ، خَاتَمُ الاَكَابِرِ ، خَاتَمُ الْمُحَدِّثِيْنَ، خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ ، خَاتَمُ المهاجرین وغیرہ ہو تو اس کے معنے ہمیشہ بعد میں آنے والوں سے افضل کے ہوتے ہیں ہمارا غیر احمدی علماء کو چیلنج ہے کہ وہ عربی زبان کا کوئی مستعمل محاورہ پیش کریں جس میں خاتم کسی جمع کے صیغے کی طرف مضاف ہوا ہو اور پھر اس کے معنے بند کرنے والے کے ہوں ۔

(پاکٹ بک، قادیانی ملک عبدالرحمٰن، صفحہ 280,279) سکین 173 صفحہ 174

یہ قاعدہ جس نحوی کتاب میں لکھا ہے وہ ہمیں دکھا دیں اس کے اگلے صفحہ پر ہم آپ کو خاتم کی اضافت جمع کی طرف دکھا دیں گے ۔آپ اپنے دعویٰ کی دلیل دے دیں ہم آپ کے اعتراض کا جواب دے دیں گے ۔

قادیانی پتہ نہیں کون سی لٹرین میں بیٹھ کر اس قسم کے قاعدے کلیے سوچتے ہیں؟ دنیا کی کسی کتاب میں آپ کو یہ قاعدہ نہیں ملے گا۔ اور اگر بالفرض ہم اس قاعدہ کو تسلیم بھی کر لیں پھر مرزا قادیانی ان عبارات (خاتم الاولاد، خاتم کتب سماوی، خاتم الخلفاء) کا کیا جواب دو گے؟ کیا مرزا قادیانی کے بعد بھی اس کے بہن بھائی پیدا ہوئے؟ کیا قرآن کے بعد بھی آسمانی کتب نازل ہوتی رہیں؟ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی موسوی نبی آتے رہے؟

ہم نے سبق نمبر 1 میں خاتم کی لغات بیان کرتے ہوئے خاتم کی اضافت قوم کی جانب کا ثبوت دیا تھا قوم اسم جمع ہے جو کہ ایک جماعت کے لیے بولا جاتا ہے۔

لسان العرب، تاج العروس غیر معتبر ہے

کسی لغات کی کتاب لسان العرب، تاج العروس وغیرہ کا حوالہ دے دینا کافی نہ ہو گا جب تک اہلِ زبان میں اس محاورہ کا استعمال نہ دکھایا جائے لغت کی کتابیں لکھنے والے انفرادی حیثیت رکھتے ہیں۔

(پاکٹ بک، قادیانی ملک عبدالرحمٰن، صفحہ 280) سکین صفحہ 174

ہم تو سابقہ اسباق میں بیان کر آئے ہیں کہ مرزا قادیانی لسان العرب، تاج العروس وغیرہ کتبِ لغت کو انتہائی معتبر تسلیم کرتا ہے، اور اس نے کئی مقامات پر اپنے دعویٰ جات کو ثابت کرنے کے لیے ان لغات کا سہارا لیا ہے جیسے یہ دیکھیں:

لسان العرب اور تاج العروس میں جو لُغت کی نہایت معتبر کتابیں ہیں لکھا ہے کہ زبان عرب میں رب کا لفظ ے سات معنوں پر مشتمل ہے اور وہ یہ ہیں۔ مالکؔ۔ سیّد۔ مدبر۔ مربی۔ قیّم۔ منعم۔ متمم۔ چنانچہ ان سات معنوں میں سے تین معنی خدا تعالیٰ کی ذاتی عظمت پر دلالت کرتے ہیں منجملہ ان کے مالک ہے اور مالک لغت عرب میں اس کو کہتے

ہیں جس کا اپنے مملوک پر قبضہ تامہ ہو اور جس طرح چاہے اپنے تصرف میں لاسکتا ہو اور بلا اشتراک غیر اس پر حق رکھتا ہو اور یہ لفظ حقیقی طور پر یعنی بلحاظ اس کے معنوں کے بجز خدا تعالیٰ کے کسی دوسرے پر اطلاق نہیں پاسکتا۔

(منن الرحمٰن، روحانی خزائن جلد 9، صفحہ 152) سکین صفحہ 175

دلیل کے طور پر تو ایک ہی حوالہ کافی ہے کہ جہاں پر مرزا قادیانی نے اپنے موقف کے اثبات کے لیے لسان العرب اور تاج العروس وغیرہ کا سہارا لیا ہے لیکن ہم دیگر چند حوالہ جات بھی دے رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

اگر اخطل اور دیوان حماسہ اور سبعہ معلقہ اور اغانی کے وہ اشعار جو جاہلیت کے شعرا کے صاحب اغانی نے لکھے ہیں اور جو لسان العرب اور صحاح جوہری وغیرہ پرانی کتابوں میں موجود ہیں نظر کے سامنے رکھے جائیں۔

(روحانی خزائن جلد 9، صفحہ 346) سکین صفحہ 176

لغت: تاج العروس۔ لسان العرب۔ مجمع البحار۔ مجمع البحرین۔ نہایۃ ابن اثیر۔ مختصر النہایۃ لسیوطی۔ مشارق الانوار لغۃ۔ صحاح جوہری۔ و شاح۔ مصباح المنیر۔ القول المانوس۔ الجاسوس علی القاموس۔ اقرب الموارد۔ ذیل اقرب۔ اساس البلاغۃ۔ کامل مبرد۔ مقدمہ اللغۃ۔ بلغہ فی اصول اللغہ۔ مزہر۔ فرائد اللغۃ۔ سر اللیال۔ صراح۔ المبتکر۔ فروق اللغۃ۔ غیاث۔ شمس اللغات۔ امثال سیدانی۔ امثال ہلال عسکری۔ مخزن الامثال۔ نجم الامثال۔ فقہ اللغۃ۔ کفایۃ المتحفظ۔ الفاظ الکتابۃ۔

التلویح فی الفصیح ۔ المثلثات ۔تجنیس اللغات ۔تعطیر الانام ۔ ابن شاہین ۔امیر اللغات ۔ارمغان ۔محاورات ہند ۔

سکین صفحہ 177 (روحانی خزائن جلد13 صفحہ 461)

دیکھو کتب لغت ۔لسان العرب، صحاح جوہری، قاموس، محیط، تاج العروس وغیرہ ۔منہ

سکین صفحہ 178 (روحانی خزائن جلد15 صفحہ 18)

دیکھو اس جگہ اس فاضل نے حضرت عیسیٰ کو نہ صرف سیاح بلکہ سیاحوں کا امام لکھا ہے ۔ایسا ہی لسان العرب کے صفحہ ۴۳۱ میں لکھا ہے ۔ ''قیل سُمِّيَ عیسٰی بمسیح لانّہٗ کان سائحًا فی الارض لا یستقرّ'' ۔یعنی عیسیٰ کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا کہ وہ زمین میں سیر کرتا رہتا تھا اور کہیں اور کسی جگہ اس کو قرار نہ تھا۔ یہی مضمون تاج العروس شرح قاموس میں بھی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح وہ ہوتا ہے جو خیر اور برکت کے ساتھ مسح کیا گیا ہو یعنی اس کی فطرت کو خیر و برکت دی گئی ہو ۔

سکین صفحہ 179 (روحانی خزائن جلد15 صفحہ 71)

پہلے قول کے یہ معنے ہیں کہ میرے پر کوئی تہمت ثابت نہیں کی گئی اور دوسرے کے یہ معنے ہیں کہ میری صفائی ثابت کی گئی ہے ۔ دیکھو لسان العرب اور تاج العروس اور دُوسری لغتِ عرب کی مبسوط کتابیں جن میں بری کے لفظ کے معنے مختلف تصریفات کے پیرایہ میں کی گئی ہیں ۔

سکین صفحہ 180 (روحانی خزائن جلد15 صفحہ 317)

اس کے علاوہ ہم دسیوں حوالہ جات دے سکتے ہیں۔

خاتم المھاجرین فی الھجرۃ

ہمارا دعوی ہے کہ اس طریق پر یہ لفظ ہمیشہ افضل کے معنوں میں آتا ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے استعمال فرمایا ہے۔

اِطْمَئِنَّ يَا عَمِ فَإِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِينَ فِي الهِجْرَةِ كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ في النبوة.

(کنز العمال جلد 6، صفحہ 178 حرف العین فی ذکر العباس)

اے چچا (عباس رضی اللہ عنہ) آپ مطمئن رہتے کہ آپ اس طرح خاتم المہاجرین میں جس طرح میں خاتم النبیین ہوں۔

اب کیا حضرت عباس کے بعد کوئی مہاجر نہیں ہوا؟ حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی کے علاوہ آج تک ہزاروں لوگوں نے ہجرت کی اور قیام پاکستان کے بعد تو ایسی ہجرت ہوتی جس کی مثال ہی نہیں ملتی۔

(پاکٹ بک، قادیانی ملک عبد الرحمٰن، صفحہ 280) سکین صفحہ 174

قادیانی اس روایت میں دجل اور فریب سے کام لیتے ہیں اصل واقعہ یہ ہے کے حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ روانہ ہو گئے تھے مکہ مکرمہ سے چند ہی میل کا سفر کیا تھا کہ آپ نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ سے دس ہزار قدسیوں کا لشکر لے کر مکہ مکرمہ فتح کرنے کے لیے تشریف لا رہے ہیں راستے میں ملاقات ہوئی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے افسوس ظاہر کیا کہ میں ہجرت کی فضیلت سے محروم رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تسلی اور حصول ثواب کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا

اس لئے کہ مکہ مکرمہ سے مدینہ شریف کی جانب ہجرت کرنے والے آخری مہاجر حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے کیوں کہ ہجرت دارالکفر سے دارالسلام کی طرف کی جاتی ہے۔مکہ مکرمہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے ہاتھوں ایسا فتح ہوا کہ قیامت کی صبح تک دارالسلام رہے گا۔لہذا مکہ مکرمہ سے آخری مہاجر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہوئے۔آپ ﷺ کا فرمانا کہ اے چچا تم آخری مہاجر ہو تمھارے بعد جو بھی مکہ مکرمہ چھوڑ کر آئے گا اسے مہاجر کا لقب نہیں ملے گا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل فرماتے ہیں:

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ فتح مکہ کے بعد اب کوئی ہجرت نہیں۔

(صحیح بخاری،2783،2825،3078،3899،4311) سکین صفحہ 181

علامہ شمس الدین ابوعبداللہ الذھبی متوفیٰ 748ھ فرماتے ہیں کہ:

ثمَّ لم نَعْرِف أَن أَبَاهُ هَاجر إِلَى الْمَدِينَة حَتَّى يطرد مِنْهَا فَإِن الطُّلَقَاء لَيْسَ فيهم من هَاجر فَإِن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ لَا هِجْرَة بعد الْفَتْح وَلما قدم صَفْوَان بن أُميَّة مُهَاجرا أمره النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم بِالرُّجُوعِ إِلَى مَكَّة

پھر ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ ان کے والد نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تاکہ انہیں وہاں سے نکال دیا جائے، جیسا کہ ان میں سے کسی بھی آزاد نے ہجرت نہیں کی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں ہوگی۔جب صفوان بن امیہ ہجرت کر کے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ واپس آنے کا حکم دیا۔

(المنتقی من منہاج الاعتدال صفحہ 395) سکین صفحہ 182

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ تاخیر اسلام کی وجہ سے ہجرت کا شرف حاصل نہ کر سکے تھے، کسی نے ان سے کہا جو ہجرت کے شرف سے محروم رہا وہ ہلاک ہوگیا، حضرت صفوان رضی اللہ عنہ یہ سن کر ہجرت کر کے مدینہ چلے آئے۔ آنحضرت ﷺ کو ان کی ہجرت کی خبر ہوئی، تو فرمایا، فتح کے بعد ہجرت نہیں ہے انھیں مکہ واپس جانے کا حکم دیا، اس حکم پر حضرت صفوان رضی اللہ عنہ مکہ واپس گئے، اور بقیہ زندگی مکہ ہی میں بسر کی۔

لاھجرۃ بعد الفتح

اس موقعہ پر بعض غیر احمدی لا ھِجْرَۃَ بَعْدَ الفتح (بخاری پارہ نمبر 15 جلد 2 واقعہ ہجرت ۔ 2۔ کنزالعمال جلد اول صفحہ 237، کتاب الاذ کار بن قسم الافعال فصل فی تفسیر) والی حدیث بھی پیش کرتے ہیں تو اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہتے کہ یہ حدیث تو ہماری موید ہے۔ کیونکہ اس میں لا ھجر ۃ " کا لفظ اسی طرح مستعمل ہوا ہے جس طرح لا نبی بعدی میں۔ اب کیا "لا ھجر ۃ " کے معنی یہ ہیں کہ اب مطلقا ہجرت ہی بند ہے؟ یا یہ کہ صرف ایک خاص ہجرت جو مکہ سے مدینہ کی طرف تھی وہ بند ہے؟ ظاہر ہے کہ مطلقا ہجرت بند نہیں۔ کیونکہ یہ واقعات کے بھی خلاف ہے اور اس سے قرآن مجید کی آیات متعلقہ ہجرت کو منسوخ ماننا پڑتا ہے اب رہی دوسری صورت کہ خاص ہجرت بند کی گئی۔ تو بعینہ اسی طرح لا نبی بعدی میں بھی قطعاً نبوت بند نہ ہوئی بلکہ ایک خاص قسم کی نبوت مراد لینی پڑے گی یعنی تشریعی نبوت یا بلا واسطہ نبوت وھو المراد چنانچہ حضرت امام رازی حدیث کا رازی حدیث لا ھِجْرَۃَ بَعْدَ الفَتح کے بارے میں

لکھتے ہیں ۔ وانا قولھلا هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ فَالْمُرَادُ الهِجْرَةُ المَخصُوصة (تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 580 مطبوعہ مصر، مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 466) یعنی اس حدیث میں مطلق ہجرت کی نفی نہیں بلکہ مخصوص ہجرہ کی نفی مراد ہے اس طرح سے تمہارا لا نفی جنس بھی اُڑ گیا!

(پاکٹ بک، قادیانی ملک عبدالرحمٰن، صفحہ 1 28) سکین صفحہ 183

اس کا جواب خود مرزا قادیانی نے دیا ہے کہ:

وقد قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ''لا نبی بعدی'' وسمّاہ اللّٰہ تعالی خاتم الأنبیاء فمِن أین یظھر نبی بعدہ؟ ألا تتفکرون یا معشر المسلمین؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو خاتم النبیین کہا ہے تو ان کے بعد کوئی نبی کہاں سے آئے گا؟ اے امت مسلمہ کیا تم نہیں سوچتے؟

(روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 34) سکین صفحہ 184

کیا اب بھی اس قسم کے بیہودہ سوال کرو گے قادیانیو؟ مرزا قادیانی قادیانیوں کو کہہ رہا ہے کہ اے قادیانی جب حضور ﷺ نے فرما دیا کہ لا نبی بعدی تو اب اور نبی کہاں سے آئے گا؟ اور پاکٹ بک کے قادیانی مربی نے جو تفسیر کبیر کا حوالہ دیا ہے اس کا جواب بھی مرزا قادیانی کی زبانی سن لیں وہ ان مفسرین کے بارے کیا کہتا ہے:

غایت مافی الباب بعض مفسرین نے اپنی کوتہ اندیشی سے اس آیت

کی اَور وجوہ پر بھی تفسیریں کی ہیں ۔لیکن صرف اپنے بے بُنیاد خیال سے نہ کسی آیت یا حدیث صحیح کے حوالہ سے ۔اگر وہ زندہ ہوتے تو اُن سے پوچھا جاتا کہ حق کے ساتھ تم نے باطل کو کیوں اور کس دلیل سے ملایا؟

(ازالہ اوہام حصہ اول،روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 274) سکین صفحہ 185

ورنہ ممکن نہ تھا کہ وہ بیان جو چشمۂ وحی سے نکلا ہے اس میں اختلاف اور تناقض راہ پاسکتا بلکہ وہ مفسرین کے صرف اپنے اپنے بیانات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کبھی اُن کا کسی خاص معنے پر اجماع نہیں ہوا۔

(ازالہ اوہام حصہ اول،روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 501) سکین صفحہ 186

جب یہ مفسرین کوتہ اندیش ہیں، بے بنیاد خیالات کے مالک ہیں،ان کی باتوں میں تناقض ہوتا ہے تو قادیانیوں کو شرم آنی چاہیے کہ جب کسی جگہ پھنس جاتے ہیں تو مفسرین کے حوالے دیتے ہیں ۔ویسے قادیانی ملک عبدالرحمٰن سورہ احزاب آیت 40 میں خاتم النبیین کی جس طرح تاویلات کر رہا ہے ایسے قادیانی مربیوں کے بارے مرزا قادیانی ملحد، منافق، بدعتی کا خطاب دے کر گیا ہے ملاحظہ فرمائیں:

مگر ہر جگہ تاویلات وتمثیلات سے استعارات وکنایات سے اگر کام لیا جاوے تو ہر یک مُلحد منافق بدعتی اپنی آراء ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق الٰہی کلمات طیّبات کو لاسکتا ہے اس لئے ظاہر معانی کے علاوہ اَور معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضرور ہے ۔الٰہی کلمات طیبات میں استعارات بکثرت ہوتے ہیں مگر اس

امر کے باعث کیا ہم ہر جگہ استعارہ ومجاز لینے پر دلیر ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں۔

(روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 631) سکین صفحہ 187

ہم نے سابقہ اسباق میں مفسرین، صحابہ وتابعین اور اسلاف کے دلائل دیئے اور ثابت کیا کہ تمام امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ آیت ختم نبوت کا صرف ایک ہی مفہوم ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا مگر یہ قادیانی بضد ہیں کہ نہیں ہم نہیں مانتے خاتم کا مطلب ہوتا ہے افضل۔ ایسے قادیانیوں کو بھی مرزا قادیانی نے ڈانٹا تھا اور کہا تھا کہ:

جمہور مفسرین اور صحابہ اور تابعین سے تفرد اختیار کر کے محض اپنے خیال خام کی وجہ سے اس بات پر زور دیا ہے۔

(الحق مباحثہ دہلی، روحانی خزائن جلد 4، صفحہ 182) سکین صفحہ 188

عقل بھی اس چیز کا تقاضہ کرتی ہے کہ جمیع مسلمان ایک طرف اور مرزا قادیانی ایک طرف، حالانکہ اس بات کو خود مرزا قادیانی بھی تسلیم کرتا ہے اور کہتا ہے کہ:

تو کیا آپ کا یہ نحوی قاعدہ انکا اکابر کو جاہل قرار دے سکتا ہے اور کیا صدہا مفسرین بلکہ ہزارہا جواب تک یہ معنے کرتے آئے وہ جاہل مطلق اور آپ کی نحو سے غافل تھے۔ جب تک ان ہزاروں اکابر کا نام آپ قطعی طور پر جاہل نہ قرار دے دیں۔

(الحق مباحثہ دہلی، روحانی خزائن جلد 4، صفحہ 190) سکین صفحہ 189

ان سبھی دلائل و براہین سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ پوری امت مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد اب کوئی نبی رسول پیدا نہیں ہو سکتا اور جو یہ مانے کہ کوئی بھی پیدا ہو کر نبوت کا دعویٰ کر سکتا ہے تو اس نے اجماع امت کی مخالفت کی اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو علماء نے کافر و زندیق کہا ہے۔

مولاعلی رضی اللہ عنہ خاتم الاوصیاء

انا خاتَمُ الأنْبِیَاءِ وَانتَ یَا عَلِیُّ خَاتَمُ الْأوْصِیَاءِ
(کنوز الحقائق فی احادیث خیر الخلائق بر حاشیہ جامع الصغیر مصری جلد 1، صفحہ 80) کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علی! تو خاتم الاوصیاء ہے
کیا حضرت علی کے بعد نہ کوئی موسی ہوسکتا ہے اور نہ کوئی وصی ؟ ایک دوسری روایت میں ہے۔ أنَا خَاتَمُ الْأنْبِیَاءِ وَأَنْتَ یَا عَلَیّ خَاتَمُ الأولیاء (تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین احزاب رکوع 3) کہ اے علی! میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو خاتم اولیاء ہے۔

(پاکٹ بک، قادیانی ملک عبدالرحمٰن، صفحہ 282) سکین صفحہ 190

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ یہ موضوع روایت ہے جس کا تذکرہ شیخ ناصر الدین البانی نے اپنے سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ میں بھی کیا ہے، تفصیلات کے لیے اصل سکین لگا دیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ، جلد 2 صفحہ 133، مکتبۃ المعارف الریاض)

شیخ ابن عربی خاتم اولیاء

فتوحات مکیہ کے ٹائٹل پیج پر حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کو خاتم اولیاء لکھا ہے۔

(پاکٹ بک، قادیانی ملک عبدالرحمٰن، صفحہ 282) سکین صفحہ 190

شیخ ابن العربی اولیاء میں اپنا الگ مقام رکھتے ہیں، صوفیاء میں آپ کی پہچان عقیدہ وحدۃ الوجود کی بنا پر ہے۔ یہ عقیدہ چونکہ آپ کا ہے اور آپ کے علاوہ کوئی اس کا بانی نہیں ہو سکتا تو اس بنا پر صوفیاء آپ کو خاتم اولیاء کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ دوم یہ کہ قادیانی شیخ ابن العربی کا نام لیتے اور ان کے عقائد کو پیش کرتے ذرہ برابر بھی شرم محسوس نہیں کرتے حالانکہ قادیانیوں کا خاتم الاولاد یعنی مرزا قادیانی شیخ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کو کافر تک کہتا رہا ہے

ملاحظہ کی جئے:

شیخ محی الدین سے پہلے اس وحدت وجود کا نام ونشان نہ تھا ہاں وحدت شہودی تھی یعنی خدا تعالیٰ کے مشاہدہ میں اپنے آپ کو فانی سمجھنا۔ وحدت شہودی میں ''من شُدی ''استیلائے محبت کا تقاضا تھا۔ وجُودیوں نے اس سے تجاوز کرکہ وہ کام کیا جو ڈاکٹر اور فلاسفر کرتے ہیں وہ خدائی کے حصّے دار بنتے ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ یہ وحدت وجود الے عموماً اباحتی ہوتے ہیں ۔ اور نماز و روزہ کی ہر گز پرواہ نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ کنجروں (کنچنیوں) کے ساتھ بھی تعلقات رکھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 2،صفحہ 232) سکین صفحہ 191

شیخ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کا چونکہ وحدت الوجود کا عقیدہ تھا تو مرزا قادیانی شیخ کو وجودی کہتا تھا اور شیخ کے معتقدین کو وجودی و اباحتی کہتا تھا نیز ایسے عقائد کے حامل کو مرزا قادیانی ملحد یعنی دہریہ کہا کرتا تھا چنانچہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

وجودیوں کا یہ مذہب ہے کہ ہم ہی لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور ہم ہی سچے موحد ہیں۔ باقی سب مشرک ہیں۔اس کا نتیجہ عوام میں یہ ہوا کہ اباحت پھیل گئی اور فسق وفجود میں ترقی ہوگئی، کیونکہ وہ اسے حرام نہیں سمجھتے اور نماز روزہ اور دوسرے اوامر کو ضروری نہیں سمجھتے۔اس سے اسلام پر بہت بڑی آفت آئی ہے۔میرے نزدیک وجودیوں اور دہریوں میں انیس اور بیس کا فرق ہے۔ یہ وجودی سخت قابل نفرت اور قابل کراہت ہیں۔

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 397) سکین صفحہ 192

نبوت کے بارے میں اپنا مذہب: محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے
کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے
کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے صرف آنحضرت کے انعکاس سے
جو نبوت ہو وہ جائز ہے۔

(قادیانی اخبار البدر قادیان 17 اپریل 1903، صفحہ 102) سکین صفحہ 193

مرزا قادیانی شیخ ابن عربی کو مسلمان ہی نہیں مانتا تھا مگر قادیانی شیخ ابن عربی کی کتب کے حوالے دیتے ہیں، سچ ہے کہ دجل وفریب کا دوسرا نام قادیانیت ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ختم نبوت

امتِ قادیانیہ امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة'' جس کو موضوعات کبیر کہا جاتا ہے سے دجل وفریب کر کے ایک عبارت کا کچھ حصہ پیش کرتے ہیں اور نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ غیر تشریعی نبوت کو جاری مانتے تھے۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

آئیے سب سے پہلے قادیانی کتاب قندیل صداقت کی وہ عبارت پھر اس کی تفصیلات بیان کی جائیں گی۔

لو عاش إبراهيم وصار نبياً، وكذا لو صار عُمر نبياً لكانا من أتباعه عليه الصلاة والسلام كعيسى والخضر وإلياس عليهم السلام، فلا يُناقض قوله تعالى (خاتم النبيين) إذ المعنى: أنه لا يأتي نبي بَعْدَهُ يَنْسَخُ مِلتَهُ ولم يَكُنْ مِنْ

أُمَّتِهِ

(الاسرار المرفوعه في الاخبار الموضوعة ، صفحه 192)

مشہور امام ملا علی قاری نے فرمایا ہے" اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی بن جاتے ۔ نیز حضرت عمر بھی نبی بن جاتے تو وہ دونوں حضرت عیسیٰ، حضرت خضر اور حضرت الیاس کی طرح آنحضرت ﷺ کے تابع نبیوں میں سے ہوتے ۔ پس حدیث لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا ۔ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبین کے ہر گز مخالف نہیں کیوں کہ خاتم النبین کے تو معنے یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کا امتی نہ ہو ۔"

(قندیل صداقت، فیضانِ ختم نبوت، صفحہ 221) سکین صفحہ 197

قادیانیوں نے اپنے کتاب قندیل صداقت کے باب فیضانِ ختم نبوت میں اس کو ذکر کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ قادیانی لوگ بھی ختم بنوت کو مانتے ہیں اور قادیانیوں کا ختم نبوت یہ ہے کہ نبوت جاری و ساری ہے لہذا ہماری ختم نبوت کی دلیل ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ والی عبارت ہے ۔لعنت علی ذریۃ القادیانیۃ

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل عبارت آپ کے سامنے رکھتے ہیں جس سے یہ واضح ہو جائے گا کہ کیا امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ معاذ اللہ ختم نبوت کے منکر نہیں تھے؟ یا ختم نبوت کے قائل تھے؟ ۔

الموضوعات میں حضرت نے حدیث '' وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ''کو ذکر کیا ہے اس کے بعد اس حدیث پر امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی جرح نقل کی ہے ۔ آپ لکھتے ہیں

کہ:

قَالَ النَّوَوِيُّ فِي تَهْذِيبِهِ هَذَا الْحَدِيثُ بَاطِلٌ وَجَسَارَةٌ عَلَى الْكَلَامِ بِالْمُغَيَّبَاتِ وَمُجَازَفَةٌ وَهُجُومٌ عَلَى عَظِيمٍ

اس حدیث کے بارے میں امام نووی (رحمۃ اللہ) نے اپنی کتاب تہذیب الاسماء میں فرمایا ہے "یہ روایت باطل ہے، غیب کی باتوں پر جسارت ہے اور ایک بے تکی، بے اصل بات ہے۔

سکین صفحہ 198 199 (الاسرار الموفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ، صفحہ 283، 284، المکتبۃ الاسلامی)

امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول سے یہ ثابت ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو باطل قرار دے رہے ہیں اور اس روایت کو قبول کرنے سے انکار کر رہے ہیں لیکن قادیانی دجل وفریب دیکھیں کہ جس روایت کو آپ نے باطل محض قرار دیا اسی روایت کو ملا علی قاری کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں کہ یہ دیکھو ملا علی قاری بھی اجرائے نبوت کے قائل تھے (جھوٹوں پر اللہ کی لاتعداد لعنت) یہاں پر مجھے مرزا قادیانی کی وہ عبارات یاد آ گئی جو اس نے جھوٹ بولنے والوں کے بارے کہی تھیں۔

جھوٹ بولنے والے کے بارے مرزا قادیانی کا موقف

(1) جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

سکین صفحہ 200 (روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231)

(2) جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔

سکین صفحہ 201 (روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 43)

(3) جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔ ایسے جھوٹ کو خدا نے رجس کے ساتھ مشابہت دی ہے مگر یہ لوگ رجس سے پرہیز نہیں کرتے۔

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 459) سکین صفحہ 202

(4) ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تر اشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بد ذات انسان تو کتوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔ پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔

(روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 292) سکین صفحہ 203

(5) جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔

(روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56) سکین صفحہ 204

(6) اب دیکھنا چاہیے کہ وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386) سکین صفحہ 205

(7) اے بیباک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215) سکین صفحہ 206

ملا علی قاری پر اجرائے نبوت کے الزام کی حقیقت

حیرت کی بات ہے کہ اسی صفحہ کے آخر میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

”قَوْلُهُ تَعَالَى {مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ} فَإِنَّهُ يومیء

إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: »مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ، وَلَكِنْ لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ«

اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ابی اوفی (رضی اللہ تعالی عنہ) سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بیٹے حضرت ابراہیم کو دیکھا ہے؟ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی (رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا "وہ چھوٹی عمر میں ہی انتقال فرما گئے تھے، اگر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کسی کو نبی بننا ہوتا تو آپ کے بعد ابراہیم زندہ رہتے، لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں"۔

(صحیح بخاری 6194، کتاب الادب، باب من سمی باسماء الانبیاء، دار ابن کثیر بیروت) سکین صفحہ 207

قادیانیوں کی پیش کردہ ابن ماجہ والی ضعیف روایت یہ ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: " إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا، وَلَوْ عَاشَ لَعَتَقَتْ أَخْوَالُهُ الْقِبْطُ، وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم کا انتقال ہو گیا، تو آپ نے ان کی نماز جنازہ

إِلَيْهِ بِأَنَّهُ لَمْ يَعِشْ لَهُ وَلَدٌ يَصِلُ إِلَى مَبْلَغِ الرِّجَالِ فَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ صُلْبِهِ يَقْتَضِي أَنْ يَكُونَ لُبَّ قَلْبِهِ كَمَا يُقَالُ الْوَلَدُ سِرُّ أَبِيهِ وَلَوْ عَاشَ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ وَصَارَ نَبِيًّا لَزِمَ أَنْ لَا يَكُونَ نَبِيُّنَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

اللہ تعالی کا یہ فرمان (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ)

اللہ تعالیٰ کا فرمان (احزاب 40) اسی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ ﷺ کا کوئی بیٹا اس عمر تک نہیں پہنچا کہ وہ مرد کہلاتا، آپ ﷺ کا وہ بیٹا جو آپ کی پشت مبارک سے ہے آپ کے دل کا ٹکڑا ہے، جیسے کہا جاتا ہے کہ بیٹا اپنے باپ کا "سِرّ" ہوتا ہے (یعنی باپ کی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے) تو اگر آپ کے بیٹے چالیس سال کی عمر تک زندہ رہتے اور نبی بن جاتے تو یہ لازم آتا کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم النبیین نہ ہوں اور اللہ کو یہ منظور نہ تھا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو اس لئے آپ ﷺ کا کوئی بیٹا چالیس سال کی عمر تک نہ پہنچا۔

(الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ، صفحہ 284 المکتبۃ الاسلامی) سکین صفحہ 208

یہی بات بخاری شریف میں بھی ذکر ہے صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی، اور یہ وہی روایت ہے جو کہ ابن ماجہ میں بھی ہے اور اس سے اگلی روایت (لو عاش والی) کو قادیانی پیش کرتے ہیں حالانکہ وہ ضعیف روایت ہے۔

6194 حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتَ

پڑھائی، اور فرمایا: "جنت میں ان کے لیے ایک دایہ ہے، اور اگر وہ زندہ رہتے تو صدیق اور نبی ہوتے، اور ان کے ننہال کے قبطی آزاد ہو جاتے، اور کوئی بھی قبطی غلام نہ بنایا جاتا"۔

(ابن ماجہ 1511، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلاۃ، دار احیاء الکتب العربیۃ) سکین صفحہ 209

قضیہ شرطیہ (اگر سے کوئی بات کی جائے تو)

آگے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول نقل فرماتے ہیں:

وَأَمَّا قَوْلُ ابْنُ حَجَرٍ الْمَكِّيُّ وَتَأْوِيلُهُ أَنَّ الْقَضِيَّةَ الشَّرْطِيَّةَ لَا تَسْتَلْزِمُ وُقُوعَ الْمُقَدَّمِ

ابن حجر مکی کا یہ قول کہ (اس رویت میں) یہ قضیہ شرطیہ ہے اور قضیہ شرطیہ میں ضروری نہیں کہ مقدم ضرور واقع ہو۔

(الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ، صفحہ 285 المکتبۃ الاسلامی) سکین صفحہ 210

یعنی اگر اس ضعیف روایت کو مان بھی لیا جائے تب بھی ختم نبوت کا انکار لازم نہیں آتا کیونکہ ضعیف روایت میں قضیہ شرطیہ ہے یعنی "اگر" سے بات کی گئی ہے، اس کی مثال ہم قرآن پاک سے دیتے ہیں کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿انبیاء،۲۲﴾

ترجمہ کنزالایمان: اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور وہ تباہ ہو جاتے تو پاکی ہے اللہ عرش کے مالک کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔

یہاں پر بھی لو کان کہا گیا ہے یعنی اگر خدا ہوتے تو کیا اس سے یہ لازمی آتا ہے کہ فی

الحقیقت اللہ کے علاوہ اور بھی خدا ہیں؟ سچ کہا بزرگوں نے کہ جہاں عقل نہیں ہوتی وہاں قادیانی ضرور ہوتا ہے۔

تین نبی زندہ ہیں

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی جس عبارت سے قادیانی کذاب لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اس سے تھوڑا آگے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ثُمَّ يَقْرُبُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ فِي الْمَعْنَى حَدِيثُ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقَدْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِهِ مَرْفُوعًا

قُلْتُ وَمَعَ هَذَا لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيمُ وَصَارَ نَبِيًّا وَكَذَا لَوْ صَارَ عُمَرُ نَبِيًّا لَكَانَا مِنْ أَتْبَاعِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَعِيسَى وَالْخَضِرِ وَإِلْيَاسَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلَا يُنَاقِضُ قَوْلَهُ تَعَالَى {وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ} إِذِ الْمَعْنَى أَنَّهُ لَا يَأْتِي نَبِيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ وَيُقَوِّيهِ حَدِيثُ لَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا لَمَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي

پھر معنی کے لحاظ سے اس حدیث ''وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا'' کے قریب قریب وہ حدیث بھی ہے جس میں ہے کہ ''لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ'' یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے جیسے امام احمد اور امام حاکم نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں اس کے باوجود (یعنی جو آئمہ حدیث نے اس روایت ''وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا''کوضعیف کہا ہے) اگر صاجنرادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے اسی طرح اگر حضرت عمر نبی ہوتے تو دونوں حضرت عیسیٰ، حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہم السلام کی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع داروں میں سے ہوتے، لہٰذا ان کا نبی ہونا اللہ تعالی کے فرمان خاتم النبیین کے منافی نہیں کیونکہ (حضرت ابراہیم کے نبی ہو سکنے کا) مطلب یہ ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کی ملت کو منسوخ کر دے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو، اور اس بات کو وہ حدیث بھی تقویت پہنچاتی ہے کہ" اگر موسی علیہ السلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا"۔

(الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ صفحہ 285 المکتبۃ الاسلامی) سکین صفحہ 210

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان تینوں انبیاء علیہم السلام کو زندہ مانتے ہیں جبکہ مرزا قادیانی تو ایک نبی کو بھی زندہ ماننے کو شرک سمجھتا ہے:

فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ مامات ان ھو الاشرک عظیم

یہ بہت بڑی بے ادبی کی بات ہے کہ کوئی عیسیٰ کہ کہے کہ وہ فوت نہیں ہوئے یہ ایک بہت بڑا شرک ہے۔

(روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 660) سکین صفحہ 211

ملا علی قاری کا عقیدہ ختم نبوت

سابقہ گفتگو سے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت ہو چکی ہے مزید ہم امام قاری رحمہ اللہ کے کچھ اور دلائل پیش کر رہے ہیں جن سے آپ کے عقیدہ ختم نبوت کی کھل کر وضاحت ہوتی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

وأقول: التحدي فرع دعوى النبوة، ودعوى النبوّة بعد نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم كفر بالإجماع، فظهور خارق العادات من الأتباع كرامة من غير نزاع.

میں کہتا ہوں خارق عادت امور میں دوسروں پر غلبہ کا دعویٰ نبوت کے دعویٰ کی ایک شاخ ہے، اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔

(شرح الفقہ الاکبر، صفحہ 451، دار البشائر الاسلامیۃ) سکین صفحہ 212

آگے امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

فَالْمَعْنَى أَنَّهُ لَا يَحْدُثُ بَعْدَهُ نَبِيٌّ لِأَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ السَّابِقِينَ

پس معنی یہی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا کیونکہ آپ ﷺ پہلے سب انبیاء علیھم السلام کے خاتم یعنی آخری نبی ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح، جلد 11، صفحہ 241، دار الکتب العلمیۃ بیروت) سکین صفحہ 213

يَعْنِي أَنَّهُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ الْآتِي عَلَى أَثَرِهِمْ، لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ

آپ آخری نبی ہیں جو سب انبیاء کے بعد تشریف لائے آپ کے بعد

کوئی نبی نہیں ۔

(مرقاۃ المفاتیح، جلد 10 صفحہ 457، دار الکتب العلمیۃ بیروت) سکین صفحہ 214

(وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ) أَيْ: وَجُودُهُمْ، فَلَا يَحْدُثُ بَعْدِي نَبِيٌّ، وَلَا يُشْكَلُ بِنُزُولِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ مجھ پر انبیاء کا خاتمہ کر دیا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا وجود میں آنا ختم کر دیا گیا، پس میرے بعد اب کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا، لہذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کوئی اشکال پیدا نہیں ہوتا (کیونکہ وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کے نبی ہیں)

(مرقاۃ المفاتیح، جلد 10 صفحہ 427، دار الکتب العلمیۃ بیروت) سکین صفحہ 215

سبق نمبر 4 ختم شد

یہاں ہمارے چوتھے سبق کا اختتام ہوا۔ اگرچہ مزید اور بہت سے بزرگان دین ہیں جن پر قادیانی اجرائے نبوت جیسے کفریہ عقیدہ کا الزام تراشتے ہیں مگر کتاب کی طوالت کے پیش نظر ہم فقط دو بزرگوں کے دفاع پر اس سبق کو ختم کر رہے ہیں۔ ان شاء اللہ اگلے سبق میں مرزا قادیانی کا کیا ہوا خاتم کا ترجمہ اور جھوٹے مدعیان نبوت کے انجام کار کاذکر کریں گے ۔

اس سبق سے ماخوذ کچھ سوالات کئے جا رہے ہیں ان سوالات کے جوابات تیار کریں اور اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔ نیز اس سبق میں دیئے گئے تمام حوالہ جات کو ہم ترتیب سے لگا رہے ہیں۔

سلسلہ سوالات سبق نمبر 4

(1) قادیانیوں کی کونسی کتاب مین شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ پر اجرائے نبوت کا الزام لگایا گیا ہے؟

(2) شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کون سی نبوت کا جاری رہنا مانتے ہیں؟

(3) شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نبوت کا وحی و نبوت کا دروازہ بند ہے کونسی کتاب میں ہے دلائل قلم بند کریں؟

(4) ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر قادیانی کونسا جھوٹا الزام لگاتے ہیں؟

(5) جھوٹ اور جھوٹے انسان کے بارے مرزا قادیانی کا موقف تحریر کریں؟

(6) حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدہ ختم نبوت پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں؟

(7) قضیہ شرطیہ کیا ہوتا ہے؟ قرآن سے مثال دیں۔

(8) کتنے نبی زندہ ہیں؟ اور یہ کس بزرگ نے لکھا ہے دلیل دیں؟

فان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامہا فلا شرع یکون ناسخا لشرعہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یزید فی حکمہ شرعا آخر وھذا معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی" أی لا نبی" بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی

(الفتوحات المکیہ، جلد2، صفحہ 3)

حضرت امام محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں:۔ وہ نبوت جو رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آنے سے منقطع ہو گئی ہے۔ وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت پس اب کوئی شرع نہ ہو گی جو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شرع کی ناسخ ہو اور نہ آپؐ کی شرع میں کوئی نیا حکم بڑھانے والی شرع ہو گی اور یہی معنے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس قول کے ہیں کہ نبوت اور رسالت منقطع ہو گئی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا نہ نبی۔ یعنی مراد آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس قول سے یہ ہے کہ اب کوئی ایسا نبی نہیں ہو گا جو میری شریعت کے مخالف شریعت پر ہو بلکہ جب کبھی کوئی نبی ہو گا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہو گا۔

Hazrat Ima … ated with the
person of t … ther than the
law-bearing … f his 'Verily
apostleship … ne neither an
apostle nor … er than mine
but that he …
… vol 2 page 3)

Hazrat Ima … n Erscheinen
des Heilige … und nicht das
Prophetent … ben, dass das
Gesetz des … tz ein neues
Gebot hinz … des Heiligen
Propheten[sa] …) ist beendet
und es kan … Mit diesem
Ausspruch … n, der einem
anderen Ge … wird er dem
Heiligen Pr …
… Bd 2 Seite 3)

مستند کتب کے نایاب تبلیغی حوالہ جات پر مشتمل

قندیل صداقت

Fackel Der Wahrheit

NÜTZLICHE VERWEISE ZU AUTHENTISCHEN BÜCHERN DES ISLAMS

BEACON OF TRUTH

USEFUL REFERENCES FROM AUTHENTIC AND DISTINCTIVE BOOKS ON ISLAM

شائع کردہ
شعبہ تصنیف۔ جماعت احمدیہ جرمنی

وأما نبوة التشريع والرسالة فمنقطعه[٨]. وفي محمد صلى الله عليه وسلم قد انقطعت،
فلا نبي بعده : يعني مشرّعاً أو مشرّعاً له ، ولا رسول وهو المشرع ....
أن الله لَطَفَ[٤] بعباده ، فأبقى لهم النبوة العامة التي لا تشريع فيها ،

(فصوص الحکم، صفحہ 134-135)

حضرت امام محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔ کہ جو نبوت اور رسالت شریعت والی ہوتی ہے۔ پس وہ تو آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگئی ہے پس آپ کے بعد شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔۔۔ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر مہربانی کر کے ان میں عام نبوت جس میں شریعت نہ ہو باقی رہنے دی ہے۔

Hazrat ... phethood is conce... ssings of Allah b... m.... but Allah ... phethood without ...

... 134-135)

Ein neu... ach dem Erschei... rd kein gesetzb... it Gottes zu sein... bestehen bleiben.

... 134-135)

مستند کتب کے نایاب تبلیغی حوالہ جات پر مشتمل

قندیل صداقت

Fackel Der Wahrheit

NÜTZLICHE VERWEISE ZU AUTHENTISCHEN BÜCHERN DES ISLAMS

BEACON OF TRUTH

USEFUL REFERENCES FROM AUTHENTIC AND DISTINCTIVE BOOKS ON ISLAM

شائع کردہ
شعبہ تصنیف۔ جماعت احمدیہ جرمنی

(٢٢١) ومعلوم أنّ « آل إبراهيم » : من النبيين والرسل : (هم) الذين كانوا بعده : مثل إسحٰق ، ويعقوب ، ويوسف ؛ ومن انتسل منهم من الأنبياء والرسل ، بالشرائع الظاهرة ، الدالّة علىٰ أنّ لهم النبوّة [F. 43b] عند الله . — (ف) أراد رسول الله — صلّىٰ الله عليه وسلّم ! — أن يُلْحِقَ أُمَّتَهُ ، وهم آلُهُ : العلماء والصالحون منهم ؛ بمرتبة النبوّة عند الله ، وإن لم يُشَرِّعُوا . ولكن أبقى لهم من شرعه ضربًا من التشريع . فقال : « قُولُوا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ » = أىْ صَلِّ عليه من حيث مَالَهُ « آلٌ » « كما صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ » = أى من حيث إنك أعطيت آل إبراهيم النبوة ، تشريفًا لإبراهيم . فظهرت نبوّتهم بالتشريع . وَقَدْ قَضَيْتَ أن لا شرع بعدى : فَصَلِّ عَلَيَّ وعلى « آلى » = بأن تجعل لهم مرتبة النبوّة عندك ؛ وإن لم يُشَرِّعُوا .

(٢٢٢) فكان من كمال رسول الله — صلّىٰ الله عليه وسلّم ! — أن أَلْحَقَ (اللهُ) « آله » بالأنبياء فى المرتبة ، وزاد علىٰ إبراهيم بأنّ شرعه لا يُنْسَخُ . وبعض شرع إبراهيم ومَنْ بَعْدَه ، نَسَخَتِ الشرائعُ : بَعْضُها بعضًا .

(فتوحات مکیہ ، السفر الثامن ، باب فی اسرار الصلوٰۃ ، صفحہ 177-178)

حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں:۔ اور یہ معلوم ہے کہ آل ابراہیم نبیوں رسولوں میں سے ہے۔ اور وہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے بعد ہوئے جیسے اسحاق، یعقوب، یوسف اور جو ان کی نسل سے انبیاء اور رسول ظاہری شریعت کے ساتھ تھے۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ کے نزدیک ان کو نبوت حاصل تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ارادہ کیا کہ اپنی امت کو جو اس کی آل ہیں یعنی ان میں سے علماء اور صالحین کو اللہ کے نزدیک نبوت کے مرتبہ سے ملادے اگرچہ وہ شریعت والے نہیں ہوں گے۔ لیکن ان کے لئے اپنی شرع سے شریعت کی ایک قسم رکھ دی۔ سو فرمایا! اللھم صلی علی محمد و علی ال محمد یعنی آپؐ پر اور آپ کی آل پر رحمتیں نازل فرما۔ کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم یعنی جس طرح تو نے ابراہیم کی آل کو

نبوت عطا فرمائی ہے ابراہیم کو سربلندی عطا فرمائی ہے۔۔۔ چنانچہ ان میں نبوت شریعت کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ اور تو نے فیصلہ کر دیا ہے کہ میرے بعد کوئی شریعت نہیں ہو گی۔ پس مجھ پر اور میری آل پر رحمتیں نازل فرما۔ یعنی ان کو اپنے پاس سے نبوت کا مرتبہ عطا فرما۔ اگرچہ وہ شریعت نہیں لائیں گے۔ آنحضرت ﷺ کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ نے آپ کی آل کو مرتبہ میں انبیاء کے ساتھ ملا دیا۔ اور ابراہیم پر آپ کو یہ امتیاز بخشا کہ آپ کی شریعت منسوخ نہیں ہو گی۔

"Aal Ibrahim" are the prophets and messengers, and they are the people who came after Abraham like Isaac, Jocob, Joseph and those prophets and messengers from their progeny manifest Laws. This signifies the fact that in the sight of God they had prophethood. The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, intended that followers who are from among those who followed him should achieve the rank of ... r them a type o ... ah exalt Muhan ... onferred prophe ... they had prophe ... Shariat after m ... on them the rar ... not bring any Sh ... fact that throug ... prophets and he ... that the Law he ...

... 177-178)

Hadhra ... kommen Abraha ... wie zum Beispie ... enschaft, die ein ... ie in den Augen ... ss unter seiner ... rten und Rechts ... , obwohl sie kei ... lle Allaa Mohan ... eten und auf sei ... er seiner Gefolg ... enen, so soll es ... in neues Gesetz ... ft herab, d.h. ge ... gen. Die Vorzüglichkeit des Heiligen Propheten[saw] liegt also darin, dass Allah seine Anhänger auf den Rang der Prophetenschaft erhöht hat. Außerdem genießt er den Vorzug, dass sein Gesetz niemals abgeschafft werden kann."

(alFatuhat alMakkiyya Seite 177-178)

الجزء الثالث

من كتاب الفتوحات المكية التى فتح الله بها على الشيخ
الامام العامل الراسخ الكامل خاتم الاولياء
الوارثين برزخ البرازخ محي الحق والدين
أبي عبد الله محمد بن على المعروف
بابن عربي الحاتمي الطائي
قدس الله روحه ونور
ضريحه آمين
آمين

﴿ طبع على النسخة المقابلة على نسخة المؤلف الموجودة بمدينة قونية
وقام بهذا المهم جماعة من العلماء بأمر المغفور له الأمير عبد القادر
الجزايرى رحم الله الجميع وأثابهم المكان الرفيع ﴾

﴿ طبع بمطبعة ﴾
دار الكتب العربية الكبرى
﴿ بمصر ﴾
﴿ على نفقة الحاج فدا محمد الكشميرى وشركاه ﴾

جملة واحدة ان بأمر الله أحد … علمه الحق على الوجه الذى
نقرره وقرره أهل طريقنا بال … ن يعلمه ذلك عالم من علماء
الرسوم بالمبشرات التى أبقيت … لى حق ووحى ولا يشترط
فيها النوم لكن قد تكون فى ا … لحس لا فى الحس والمتخيل
قد يكون من داخل فى القوة … د القوم ولكن هو خيال
حقيقى اذا كان المزاج المست … علم خبرى وان كان الكل
من قبيل الخبر ولتى تلك الصور … ان احتد المزاج واشتعل
وتقوت الحرارة الغريزية المزا … المعبر عنه بالحال وهو أشد
ما يكون وتصعد الرطوبات البا … من ذلك العرق الذى يطرأ
على أصحاب هذه الاحوال للان … ء الحار الخارج من البدن
بالرطوبات تغمر المسام فلا يتخ … الحال وانصرف الملك من
النبى والرقيقة الروحانية من ال … بل الجسم الهواء البارد من
خارج فتخلل الجسم فيبرد المزا … لك هو البرد الذى يجده
صاحب الحال ولهذا تأخذه القش … له فى تلك البشرى ان كان
وليا أو فى ذلك الوحى ان كان نب … فان كان نفثا فهو الالهام
وهذا يكون للولى وللنبى وأما … الملك ان كان نبيا فى زمان
وجود النبوة أو تراءت له الرقيقة … وليا فيعرضه على الكتاب
والسنة فان وافق رآه خطاب … يكون بيان حكم أو اعلاما
بما هو الامر عليه فيرجع ما كان مظنونا معلوما عنده وان لم يوافق الكتاب والسنة رآه خطاب حق وابتلاء لا بد من ذلك فعلم قطعا ان تلك الرقيقة ليست برقيقة ملك ولا بمجلى الهى ولكن هى رقيقة شيطانية فان الملائكة ليس لها مثل هذا المقام وانها أجل من ذلك وأكثر ما يطرأ هذا على أهل السماع من الحق فى الخلق فما بقى للاولياء اليوم بعد ارتفاع النبوة الا التعريف وانسدت أبواب الاوامر الالهية والنواهى فمن ادعاها بعد محمد فهو مدع شريعة أوحى بها اليه سواء وافق بها شرعنا أو خالف وأما فى غير زماننا قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يكن تحجير ولذلك قال العبد الصالح خضر وما فعلته عن أمرى فان زمانه أعطى ذلك وهو على شريعة من ربه وقد شهد له الحق بذلك عند موسى وعندنا وزكاه وأما اليوم فالياس والخضر على شريعة محمد صلى الله عليه وسلم اما بحكم الوفاق أو بحكم الاتباع وعلى كل حال فلا يكون لهما ذلك الا على طريق التعريف لا على طريق النبوة وكذلك عيسى عليه السلام اذا نزل فلا يحكم فينا الا بسنتنا عرفه الحق بها على طريق التعريف لا على طريق النبوة وان كان نبيا فتحفظوا يا اخواننا من غوائل هذا الموطن فان تمييزه صعب جدا وتستحليه النفوس ويطرأ عليها فيه التلبيس لتعشقها به واذا أنس المحل بمثل هذا الالقاء الذى ذكرناه هان عليه حمله وما يكون فيه كشدته حين يفجأه وان الله اذا تكلم بالوحى فكأنه سلسلة على صفوان فتصعق الارواح عند سماعها ويكون العلم الذى يحصل لها فى تلك الصلصلة كالعلم الذى حصل من الضرب بين الكتفين وكالعلم الحاصل من النظر سؤالا وجوابا واستفادة علوم كثيرة من مجرد ضرب أو نظر وقد رأينا هذا كله بحمد الله من نفوسنا فلا نشك فيه وما أشبهه الا بأبواب مغلقة فاذا فتحت الابواب وتجلى لك ما وراءها أحطت بالنظرة الواحدة علما بها كما يفتح الانسان عينه فى اللمحة الواحدة فيدرك من الارض الى فلك البروج ثم الذى يجده صاحب هذا الامر من ثلج برد اليقين ما لا يقدر قدره ولتلك الحرارة التى قلنا توجد عند الالقاء كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عند افتتاح كل صلاة وفى أكثر الاحوال اللهم اغسلنى بالثلج والماء البارد والبرد فهذه ثلاثة كلها بوارد

الانتقام منه ولانعرف ميز ... ذلك للعقل وناموس الوقت
ولقد أخطأ الشاعر الذي قال ... يظلم
فلو قال القهر بدلا من الظلم ... فس الا القهر حية جاهلية
فان صادفت الحق كانت ... في غير الله وهذا من تدبير
الحكيم الحق الذي رتب ا ... ب ولسائر أهل الآيات من
العالم اذ كانوا مختلفي المآ ... طل من بين يديه ولا من
خلفه تنزيل من حكيم حميد ... بيان والرحمة لاغير فكل
ماظهر في العالم من جانب ا ... ب أبان عنه البيان حيث
هو ذلك العارض ماهو في ... فما جعله الله عذابا فالله
أكرم ان يعذب خلقه ع ... جع الحكم للرحمة هذا
مالابد منه والله غفور رح ... ولا أدري هل له تعلق بما
عدا الانسان من العالم أم ... ة يعصمني وايا كم من ذلك
وهذا الحكم يظهر في العا ... عند الله يوم واحد لا أدري
لاي اسم الهي يرجع هذا ا ... كل ثلث ألف سنة والالف
سنة يوم واحد من أيام الر ... نة حكمها في الانسان حكم
بدء وعود وحياة وموت ... ر في درجي كلمات وقفت
عليها مشاهدة جعل كلمه بف ... حكام تظهر في الانسان في
الجنة بمرور هذه المدة المع ... لجزع والخوف المقلق فما
سكن روعي الا كون الكا ... ولما فرغ هذا الالقاء
الالهي والتعريف الرباني ... رة وسري عني نظمت

الجزء الثالث

من كتاب الفتوحات المكية التي فتح الله بها على الشيخ
الامام العامل الراسخ الكامل خاتم الاولياء
الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق والدين
أبي عبد الله محمد بن علي المعروف
بابن عربي الحاتمي الطائي
قدس الله روحه ونور
ضريحه آمين
آمين

﴿طبع على النسخة المقابلة على نسخة المؤلف الموجودة بمدينة قونية
وقام بهذا المهم جماعة من العلماء بأمر المغفور له الأمير عبد القادر
الجزايري رحم الله الجميع وأثابهم المكان الرفيع﴾

﴿طبع بمطبعة﴾
دار الكتب العربية الكبرى
﴿بمصر﴾
﴿على نفقة الحاج فدا محمد الكشميري وشركاه﴾

نظم الهام لا نظم روية ما أذكره

لنا حبيب نزيه لا أسميه * وهو الحبيب الذي حار الورى فيه
ان قلت هذا فان الحد يحصره * أو قلت هو فكلام لست أدريه
كيف السبيل الى غيب وأعيننا * في كل حين تراه من تجليه
أو قلت عندي جاء الظرف يطلبه * والظرف حق ولكن ليس يحويه
ما ان رأيت وجود الست أدريه * الا الذي أنا معنى من معانيه
قد حرت فيه وحار الكون في وكم * اذ ناي قد سمعت من قولة فيه
هذا الذي وجلال الحق أمرضه * فهل له عوض منه فيشفيه
هو الشفاء هو الداء فأين أنا * العين واحدة وكلنا فيه

ضمير أمرضه يعود على الكون واعلم ان لنا من الله الالهام لا الوحي فان سبيل الوحي قد انقطع بموت رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد كان الوحي قبله ولم يجئ خبر الهي أن بعده وحيا كما قال ولقد أوحي اليك والى الذين من قبلك ولم يذكر وحيا بعده وان لم يلزم هذا وقد جاء الخبر النبوي الصادق في عيسى عليه السلام وقد كان ممن أوحي اليه قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه عليه السلام لا يؤمنا الا منا أي بسنتنا فله الكشف اذا نزل والالهام كما لهذه الامة ولا يتخيل في الالهام أنه ليس بخبر الهي ما هو الامر كذلك بل هو خبر الهي واخبار من الله للعبد على يد ملك مغيب عن هذا الملهم وقد يلهم من الوجه الخاص فالرسول والنبي يشهد الملك ويراه رؤية بصر عند

يصوّر كل ماحص ... وم سمى رؤياوان
كان فى حال اليق ... الملك من خارج
فكان يتمثل له ا ... لك الوحى بادراك
هذا الملك وقد ي ... لى الله عليه وسلم
فتأخذه البرحاء ... ص الى أن يؤدّى
ماأوحى به اليه ... ختص به النبىّ من
هـذا دون الو ... بيح و يأتى بجميع
ضروب الوحى و ... كون هـذا التابع
على بصيرة فيما ... سمع أصحابه فصار
هـذا الولىّ بهذ ... لم ماشرع ولذلك
جاء فى القرآن أد ... من طريق رواية
الثقات عنـدنا ... الفقة التى ذكرناها
تأخذه من هـذ ... ح فى نفس الامر
و بالعكس وهو ... نفس الامر صحيح
فتدرك هذه ال ... ناومن اتبعنى وهم
هؤلاء فهم ورثة ... على من يشاء من
عباده فجاء بمن ... الولىّ بشيرا ونذيرا
ولكن لا يكو ... ع ولاشريعة فاعلم
ذلك فلنرجع ... انقطعت فلا رسول
بعدى ولا نبى ... ل رؤيا المسلم وهى
جزء من أجزاء ... م المكى الشريف
تجاه الركن اليما ... ن رستم الاصفهانى
البزار وغيره عن ... مر محمود بن القاسم
الازدى وأبو نه ... ا أخبرنا محمد بن
عبد الجبار الجر ... لترمذى قال حدثنا

بقية

الجزء الثاني

من كتاب الفتوحات المكية التى فتح الله بها على الشيخ
الامام العامل الراسخ الكامل خاتم الاولياء
الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق والدين
أبى عبد الله محمد بن على المعروف
بابن عربى الحاتمى الطائى
قدّس الله روحه ونور
ضريحه آمين
آمين

طبع على النسخة المقابلة على نسخة المؤلف الموجودة بمدينة قونية
وقام بهذا المهم جماعة من العلماء بأمر المغفور له الأمير عبد القادر
الجزايرلى رحم الله الجميع وأثابهم المكان الرفيع

(طبع بمطبعة)
دار الكتب العربية الكبرى
بمصر
على نفقة الحاج محمد فدا الكشميرى وشركاه

الحسن بن محمد الزعفرانى حدثنا عفان بن مسلم حدثنا عبد الواحد حدثنا المختار بن فلفل حدثنا أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر هذا الحديث قال وفى الباب عن أبى هريرة وحذيفة وابن عباس وأم كرز فأخبر صلى الله عليه وسلم ان الرؤيا جزء من أجزاء النبوّة فقد بقى للناس من النبوّة هذا وغيره ومع هذا لا يطلق اسم النبوّة ولا النبى الا على المشرع خاصة فحجر هذا الاسم لخصوص وصف معين فى النبوّة وما حجر النبوّة التى ليس فيها هذا الوصف الخاص وان كان حجر الاسم فنتأدّب ونقف حيث وقف صلى الله عليه وسلم بعد علمنا بما قال وما أطلق وما حجر فنكون على بينة من أمرنا واذا علمت هذا فلنقل ان الرؤيا ثلاث منها بشرى وهى ما نحن بصدده فى هذا الباب ورؤيا مما يحدث المرء به نفسه فى اليقظة فيرتقم فى خياله فاذا نام أدرك ذلك بالحس المشترك لانه تصوّره فى يقظته فبقى مرتسما فى خياله فاذا نام وانصرفت الحواس الى خزانة الخيال أبصرت ذلك وسيأتى علم ذلك كله وصورته والرؤيا الثالثة من الشيطان وروينا فى هذا حديثا صحيحا من حديث أبى عيسى الترمذى قال حدثنا نصر بن على حدثنا عبد الوهاب الثقفى حدثنا أيوب عن محمد بن سيرين عن أبى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقترب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن

الجزء الثاني

من كتاب الفتوحات المكية التى فتح الله بها على الشيخ
الامام العامل الراسخ الكامل خاتم الاولياء
الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق والدين
أبى عبد الله محمد بن على المعروف
بابن عربى الحاتمى الطائى
قدّس الله روحه ونور
ضريحه آمين
آمين

﴿ طبع على النسخة المقابلة على نسخة المؤلف الموجودة بمدينة قونية وقام بهذا المهم جماعة من العلماء بأمر المغفور له الأمير عبد القادر الجزايرلى رحم الله الجميع وأثابهم المكان الرفيع ﴾

٭(طبعت بمطبعة)٭

دار الكتب العربية الكبرى

(بمصر)

﴿ على نفقة الحاج فدا محمد الكشميرى وشركاه ﴾

وارادته المفيدتان … مالم عند الله ولهذا
كانت الملائكة تبـ … أصل ماهم فيه من
حقائق قوله ومن يـ … هم عند الله والى الله
يرجع الأمر كله فـ … قرّب مجتبى من ملك
وبشر وأما النظر ا … بها فهذا أقدأر يتك
بعض ماهى عليه الو … هبوب رياح ونشء
سحاب وانزال م … الفارقات والملقيات
والنازعات والناشـ … ن ملائكة التسخير
وولاية كل صنف … م العالم المركب وهذه
المدبرة هى النفوس … ادة جسدها الذى
أمرت بتدبيره فـ … لغرض فان رآه محمودا
عند الله أمضاه وان … فساعدته فنصرت
العقل بقبول الحـ … والتى هى السفلى كما
كانت الصدقة تقع ا … ن قبل وقوعها بيد
السائل المتلفظ بحر … لله سبحانه هو الغنى
له مافى السموات … ق ما وأما ماالية فى هذا
الباب فانه نافع جد … وعمل به

النبوّة نعت الهى … فى الدعاء المأموربه واجابة الحق عباده فيما يسألونه فيه فانها أيضا من الله فى حق العبد سؤال الهى بصفة افعل ولا تفعل ونقول نحن سمعنا وأطعنا و يقول هو سبحانه سمعت وأجبت فانه قال أجيب دعوة الداعى اذا دعانى وصيغة الأمر من العبد فى الطلب اغفرلنا ارحمنا اعف عنا انصرنا واهدنا ارزقنا وشبه ذلك وصيغة النهى من العبد فى الدعاء لا تزغ قلوبنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمين لا تخزنا يوم القيامة لا تخزنى يوم يبعثون وليست النبوّة بمعقول زائد على هذا الذى ذكرنا الا انه لم يطلق على نفسه من ذلك اسما كما أطلق فى الولاية فسمى نفسه وليا وما سمى نفسه نبيا مع كونه أخبرنا وسمع دعاءنا فهو من الوجهين بهذه المثابة ولهذا قال صلى الله عليه وسلم ان الرسالة والنبوّة قد انقطعت وما انقطعت الا من وجه خاص انقطع منها مسمى النبىّ والرسول ولذلك قال فلا رسول بعدى ولا نبىّ ثم أبقى منها المبشرات وأبقى منها حكم المجتهدين وأزال عنهم الاسم أبقى الحكم وأمر من لا علم له بالحكم الالهى ان يسأل أهل الذكر فيفتونه بما أدّاه اليه اجتهادهم وان اختلفوا كما اختلفت الشرائع لكل جعلنا منكم شرعة ومنهاجا وكذلك لكل مجتهد جعل له شرعة من دليله ومنهاجا وهو عين دليله فى اثبات الحكم و يحرم عليه العدول عنه وقرر

الجزء الثاني

من كتاب الفتوحات المكية التى فتح الله بها على الشيخ
الامام العامل الراسخ الكامل خاتم الاولياء
الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق والدين
أبى عبد الله محمد بن على المعروف
بابن عربى الحاتمى الطائى
قدس الله روحه ونور
ضريحه آمين
آمين

﴿ طبع على النسخة المقابلة على نسخة المؤلف الموجودة بمدينة قونية
وقام بهذا المهم جماعة من العلماء بأمر المغفور له الأمير عبد القادر
الجزايرلى رحم الله الجميع وأثابهم المكان الرفيع ﴾

•(طبعت بمطبعة)•
دار الكتب العربية الكبرى
(بمصر)
﴿ على نفقة الحاج فدا محمد الكشميرى وشركاه ﴾

هو لكونه انسانا فان الانسانية
انما هي المرتبة لا عينه اذ لو
ينظرون أنفسهم من حيث أعيا
جنوها حين حكموا به وفازوا بال

﴿السؤال الثالث والتسعون﴾

تحقيق هذا الامر فاعلم أن الم
الدعوى فى طلب الحق الذى يس
استحقاقه فهذا الطالب ما يست
اعلم أن قوله أعطى كل شئ
الفصول من اللوازم والاعراض
ومالا يمكن فيه التناهى لا يص
مالا تستحقه ذاته من لوازمها وا
فى طلبه فاذا طلبه الانسان اذا
السموات والأرض وجميع الآيات
الحق الذى لا يعارض طلب حقه

الناس برى ان المتحكم فى المملكة
ان وهكذا كل المظاهر فرجال الله
كة لاهم وهذه هى ثمرة الحق التى

كم العدل وذلك انى أنبهك على
الطائفة من الحق أن يكون الصادق
وهو ما يستحقه فقد أعطى كل شئ
قوله أعطى كل شئ خلقه فلنقل
ل المقومة لذاته وأما ما تطلبه تلك
ى مادام موصوفا بالبقاء فى الوجود
ع فالطالب المحق هو الذى لا يطلب
طالب أن يتصف بالفكر فما هو محق
يطلب الاشتغال بالتفكر فى خلق
ـه لاستيلاء الغفلة عليه فهذا هو
ه فقد تبين لك كيف ينبغى لك أن

تسأل وماذا تسأل فيه ومن أوصاف المحق أن لا يسأل الا من بيده قضاء ذلك الحق المسؤل فان لم يفعل فقد شكى الى غير مشتكى كان شيخنا أبو العباس بن العريف الصنهاجى يقول فى دعائه اللهم انك سددت باب النبوة والرسالة دوننا ولم تسد باب الولاية اللهم مهما عينت أعلى رتبة فى الولاية لاعلى ولى عندك فاجعلنى ذلك الولى فهذا من المحقين الذين طلبوا ما يمكن أن يكون حقا لهم وان كانت النبوة والرسالة مما يستحقه الانسان عقلا لكون ذاته قابلة لها لكن لما علم أن الله قد سد بابها شرعا وسد باب نبوة الشرائع لم يسئلها وسأل ما يستحقه فان الله ما حجر الولاية علينا ومن هذا الباب سؤال الوسيلة وان لم يكن مثلها لكن يقرب منها وانما ألحقناها بها فى التشبيه لقرينة حال وهى درجة فى الجنة لا ينالها أولا تنبغى الا لرجل واحد قال صلى الله عليه وسلم وأرجو أن أكون أنا فمن سأل لى الوسيلة حلت له الشفاعة فلو سأل واحد منا ربه الوسيلة فى حق نفسه لما سأل مالا يستحقه لانه ربما لا ينالها الا شخص هو على صفة مخصوصة والله يقول لنا وابتغوا اليه الوسيلة الا أنه لم يقل منه فقد يمكن أن يكون هذه من التوسل وتلك الصفة اما موهوبة أو مكتسبة ولم يعينها رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا حجرها على واحد بعينه ولم يقل انها لا تنبغى الا لمن هو أفضل عند الله من البشر ونحن نعلم انه أفضل الناس عند الله بما نص على نفسه فكان يكون ذلك تحجيرا ولم ينص أيضا فى وحدانية ذلك الشخص هل هو واحد لعينه أو واحد تلك الصفة فتكون الأحدية لتلك الصفة ولو ظهرت فى ألف لكان كل واحد من الالف له الوسيلة لان تلك الصفة تطلبها فلما لم يقع من الشارع شئ من هذا كله ساغ لنا أن نطلبها لانفسنا ولكن يمنعنا من ذلك الايثار وحسن الادب مع الله فى حق رسول الله صلى الله عليه وسلم الذى اهتدينا بهديه وقد طلب منا أن نسأل الله له الوسيلة فتعين علينا أدبا وايثارا ومروءة ومكارم خلق أن لو كانت لنا لوهبناها له اذ كان هو الاولى بالافضل من كل شئ لعلو منصبه وما عرفناه من منزلته عند الله ونرجو بهذا أن يكون لنا فى الجنة ما يماثل تلك الدرجة مثل قيمة المثل عندنا فى الحكم المشروع فى الدنيا وذلك أن بيننا وبينه صلى الله عليه وسلم اخوة الايمان وان كان هو السيد الذى لا يقاوم ولا يكاثر ولكن قد انتظم معنا فى سلك الايمان فقال تعالى انما المؤمنون اخوة وثبت فى الشرع أن الانسان اذا دعى لاخيه بظهر الغيب قال الملك له ولك بمثله ولك بمثليه فاذا دعونا له بالوسيلة وهو غائب عنا قال الملك ولك بمثله فهى له والمثل للداعى فينال من درجات مجموعه ما يناله صاحب الوسيلة من الوسيلة مثل قيمة المثل لان الوسيلة لا مثل لها أى ما ثم درجة

الشرع الالهى ذلك كله فحرّم الشافعى عين ما أحله الحنفى وأجاز أبو حنيفة عين ما منعه أحمد بن حنبل فأجاز هذا ما لم يجز هذا فاتفقوا فى أشياء واختلفوا فى أشياء وكل فى هذه الامة شرع مقرر لنا من عند الله مع علمنا ان من تبتهم دون مرتبة الرسل الموحى اليهم من عند الله فالنبوّة والرسالة من حيث عينها وحكمها ما انسخت وانما انقطع الوحى الخاص بالرسول والنبىّ من نزول الملك على أذنه وقلبه وتحجير لفظ اسم النبىّ والرسول فلا يقال فى المجتهد انه نبىّ ولا رسول كما حجر الاجتهاد على الانبياء فيما شرعه والمجتهد وان كان يرشد الناس بما أدّاه اليه دليله واجتهاده فلا يطلق عليه هذا الاسم فهو لفظ خاص بالانبياء والرسل ما هو لله ولا للاولياء بل هو اسم خاص للعبودية التى هى عين القرب من السيد وعدم مزاحمة السيد فى رتبته بخلاف الولاية فان العبد مزاحمه فى اسم الولى تعالى ولهذا اشق على المستخلصين من العبيد انقطاع اسم النبىّ واسم ... الهيا فى أحكامها

الجزء الثاني

من كتاب الفتوحات المكية التى فتح الله بها على الشيخ الامام العامل الراسخ الكامل خاتم الاولياء الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق والدين أبى عبد الله محمد بن على المعروف بابن عربى الحاتمى الطائىّ قدّس الله روحه ونور ضريحه آمين آمين

﴿ طبع على النسخة المقابلة على نسخة المؤلف الموجودة بمدينة قونية وقام بهذا المهم جماعة من العلماء بأمر المغفور له الأمير عبد القادر الجزايرى رحم الله الجميع وأثابهم المكان الرفيع ﴾

﴿ طبعت بمطبعة ﴾

دار الكتب العربية الكبرى

(بمصر)

﴿ على نفقة الحاج فدا محمد الكشميرى وشركاه ﴾

فصوص الحكم
للشيخ الاكبر محيي الدين بن عربي المتوفى سنة ٦٣٨ هجرية
والتعليقات عليه
الناشر دار الكتاب العربي
بيروت - لبنان

وقوعه بالوجود أم لا. فإن في الشرع ما يؤ
للصلاة(١) في الجماعة فتفوته الجماعة فله أجر
ما هم عليه أصحاب (١٠٢ – ا) الثروة و
أجورهم . ولكن مثل أجورهم في نياتهم أو
والنية ؟ ولم ينص النبي عليهما(٤) ولا على وا
بينهما . ولذلك طلب خالد بن سنان الإبلاغ
فيحصل على الأجرين والله أعلم (٥).

٢٧ — فص حكمة فردية في كلمة محمدية

إنما كانت حكمته فردية لأنه أكمل موجود في هذا النوع الإنساني، ولهذا بُدِيء به الأمر وختم(٦): فكان نبياً وآدم بين الماء والطين، ثم كان بنشأته العنصرية خاتم النبيين. وأولُ الأفراد الثلاثة، وما زاد على هذه الأولية من الأفراد فإنها عنها. فكان عليه السلام أدلّ دليل على ربه، فإنه أوتي جوامع الكلم التي هي مسمّيات أسماء(٧) آدم، فأشبه الدليل في تثليثه، والدليل دليل(٨) لنفسه. ولما كانت حقيقته تعطي الفردية الأولى بما هو مثلث النشأة(٩)، لذلك قال في باب المحبة التي هي أصل الموجودات «حُبّبَ إليّ من دنياكم ثلاث»، بما فيه من التثليث؛ ثم ذكر النساء والطيب وجعلت قرة عينه في الصلاة. فابتدأ بذكر النساء وأخّر الصلاة، وذلك لأن

---

(١) ا : إلى الصلاة . ب : الصلاة (٢) ا : الخير فيه . ن : الخير
(٣) ب : أعمالهم (٤) «ا» و «ن» : ساقطة (٥) ا : + بالصواب
(٦) ب : وختم به (٧) ن : أبينا (٨) ن : ساقطة (٩) «ا» و «ب» : النشء

عليهم السلام فى سورة الانعام أولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده وكانوا اقدما توا وورثهم الله وهو خير الوارثين ثم جاد على النبى صلى الله عليه وسلم بذلك الهدى الذى هداهم به فجعله صلى الله عليه وسلم مقتديا بهداهم والموصل الله ونعم السند ونعم المولى ونعم النصير وهذا عين ما قلناه فى علم الاولياء اليوم بهدى النبى صلى الله عليه وسلم وهدى الانبياء أخذوه عن الله ألقاه فى صدورهم من لدنه رحمة بهم وعناية سبقت لهم عند ربهم كما قال فى عبده خضر آتيناه رحمة من عندنا وعلمناه من لدنا علما وهذه النبوة سارية فى الحيوان مثل قوله تعالى وأوحى ربك الى النحل وكلهم بهذه المثابة فمن علمه الله منطق الحيوانات وتسبيح النبات والجماد وعلم صلاة كل واحد من المخلوقات وتسبيحه علم ان النبوة سارية فى كل موجود يعلم ذلك أهل الكشف والوجود لكنه لا ينطلق من ذلك اسم نبى ولا رسول على واحد منهم الا على الملائكة خاصة الرسل منهم وهم المسمون ملائكة وكل روح لا يعطى رسالة فهو روح لا يقال فيه ملك الا مجازا كالارواح المخلوقة من أنفاس المؤمنين الذاكرين الله يخلق الله من أنفاسهم أرواحا يستغفرون لصاحب ذلك الذكر الى يوم القيامة وكذلك من أعمالهم كلها المحمودة التى فيها أنفاسهم ولقد رأيته صلى الله عليه وسلم فى مبشرة وهو يقول ويشير الى الكعبة [illegible] من ليل أو نهار فان الله يخلق له من صلاته ملكا [illegible] يسمى ملكا

البـ ...

ا ...

ط ...

و ...

اعلم ان النبوة البشرية على ... ـده بل اخبارات

الهية يجدها فى نفسه مـ ... ـيف الهى ومزيد

علم بالاله أو تعريف بصدق ... اليه أو تعريف

بفساد حكم قد ثبت بالنقـ ... من ذلك وفساد

ماقسـدمع وجود النقل ... والاخبار بنتائج

الاعمال وأسباب السـ ... للعمل كل ذلك ببينة

من الله وشاهد عدل الهـ ... سوله الذى أرسل

اليه وأمرنا باتباعه فيتبعه ... تمام الاطلاع على

الغيوب فى أوقات وفى أو ... يؤول اليه الواقف

عندها أدبا والواقف معه ... تابع لا متبوع

ومحكوم لا حاكم ولابد ... الكتب وهذا

كله كان فى الامم السالفة ... لنبى محمد صلى الله

عليه وسلم ان يسنوا سنـ ... عة وتسنينه اياها

ما أعطاه له مقامه وأمامه ... كعتين بعد الاذان

واحداث الطهارة عند كل ... لفراغ من الطعام

وصدقة على وجه خاص بـ ... عمل بذلك غير

انهم كما قلنا لا يحلون حراما و ... فى الدنيا والآخرة

والقسم الثانى من النبوة الـ ... لامين بشريعة

من الله فى حق نفوسهم بتـ ... هذا كله كان قبل

الجزء الثاني

من كتاب الفتوحات المكية التى فتح الله بها على الشيخ
الامام العامل الراسخ الكامل خاتم الاولياء
الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق والدين
أبى عبد الله محمد بن على المعروف
بابن عربى الحاتمى الطائى
قدس الله روحه ونور
ضريحه آمين
آمين

﴿ طبع على النسخة المقابلة على نسخة المؤلف الموجودة بمدينة قونية وقام بهذا المهم جماعة من العلماء بأمر المغفور له الأمير عبد القادر الجزايرلى رحم الله الجميع وأثابهم المكان الرفيع ﴾

•(طبعت بمطبعة)•
دار الكتب العربية الكبرى
(بمصر)
﴿ على نفقة الحاج فدا محمد الكشميرى وشركاه ﴾

الفقر مع وجود اسم الغنى المقيد له والظاهر فيه اذا تسمى بالغنى يصح له لأنه يعطى جودا ومنة وهو الوهاب الذى يعطى
لينعم وقد يعطى ليعبد فلا يكون هـذا اعطاء تنزيه بل هو عطاء عوض ففيه طلب قال تعالى وما خلقت الجنّ والانس
الا ليعبدون فاعطاء هـذا الخلق اعطاء طلب لا اعطاء هبة ومنة واعطاء الوهب اعطاء انعام لا لطلب شكر ولا عوض
يهب لمن يشاء اناثا ويهب لمن يشاء الذكور أو يزوجهم ذكرانا واناثا وهو الخنثى ثم وصف نفسه فى ذلك بأنه عليم
قدير وهو وصف يرجع اليه ماطلب منهم فى ذلك عوضا كما طلب فى قوله وما خلقت الجنّ والانس الا ليعبـدون فنزلة
خلقهم له ماهو منزلة خلقهم لهم فخلقهم لهم من أسماء التنزيه وخلقهم له من أسماء التشبيه وهذا القدر كاف فى الغرض
﴿السؤال الخامس والعشرون﴾ مابدء الوحى * الجواب انزال المعانى المجرّدة العقلية فى القوالب الحسية المقيدة
فى حضرة الخيال فى نوم كان أو يقظة وهو من مدركات الحس فى حضرة المحسوس مثـل قوله فتمثل لها بشرا سويا
وفى حضـرة الخيال كما أدرك رسول الله صلى الله عليه وسلم العلم فى صورة اللبن وكذا أول رؤياه قالت عائشة أول مابدئ
به رسول الله صـلى الله عليه وسلم من الوحى الرؤيا فـكان لا يرى رؤيا الا خرجت مثل فلق الصبح وهى التى أبقى الله على
المسلمين وهى من أجزاء النبوّة فما ارتفعت النبوّة بالكلية ولهـذا قلنا انما ارتفعت نبوّة التشريع فهـذا معنى لا نبىّ
بعده وكذلك من حفظ القرآن فقد أدرجت النبوّة بين جنبيه فقد قامت به النبوّة بلا شك فعلمنا ان قوله لا نبىّ بعده
أى لا مشرع خاصة لا انه لا يكـون بعده نبىّ فهذا مثل قوله اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده واذا هلك قيصر فلا
قيصر بعـده ولم يكن كسرى وقيصر الا ملك الروم والفرس وما زال الملك من الروم ولـكن ارتفع هـذا الاسم مع
وجود الملك فيهم وتسمى ملكهم باسم آخر بعد هلاك قيصر وكسرى كذلك اسم النبى زال بعـد رسول الله صـلى الله
عليه وسلم فانه زال التشريع المنزل من عند الله بالوحى بعده صـلى الله عليه وسـلم فلا يشرع أحد بعده شرعا الا ما اقتضاه
نظر المجتهدين من العلماء ف… …كم المجتهـد من شرعه الذى
شرعه صـلى الله عليه وسلم… …الذى لم يأذن به الله فان ذلك
كفر وافتراء على الله فان ق… …قول انه بدء الوحى قلنا لا شك
ولا خفاء عند المؤمنين والا… …له فن ذلك ان خصه بكمال
الوحى وهو استيفاء أنواع… …امة فما بقى ضرب من الوحى
الا وقد نزل عليه به فلما… …ستة أشهر علمنا ان بدء الوحى
الرؤيا وانها جزء من ستة وأ… …ربعين سنة فستة أشهر جزء
من ستة وأربعين ولا يلزم أ… …رؤيا بل بضرب آخر من الوحى
فلما بدئ بالرؤيا صلى الله… …ب به نفسه صلى الله عليه وسلم
فى المقام أعطى أن يكون بد… …ى أن يكون فان البدء عندنا
هو ما يناسب الحس أولا… …ما كان أو يقظة والوحى هنا
تشريع الشرائع من كو… …الوحى المنزل على البشر فان
كان سؤاله عن بدء الوحى… …اليه كالملائكة وغير البشر
من الجنس الحيوانى مثـ… …عرض الامانة على السموات
والارض والجبال فانه كا… …نفس وماسوّاها وهى نفس
كل مكلف وما ثم الا مكلف… …الآية اذ لا نصيب له فى الفجور
وكذلك سائر نفوس ما عد… …نمدّ هؤلاء وهؤلاء من عطاء
ربك وما كان عطاء ربك… …س فهو الالهام فانه لا يخلو عنه
موجود وهو الوحى وهـذ… …نخص

الجزء الثاني
من كتاب الفتوحات المكية التى فتح الله بها على الشيخ
الامام العامل الراسخ الكامل خاتم الاولياء
الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق والدين
أبى عبد الله محمد بن على المعروف
بابن عربى الحاتمى الطائى
قدّس الله روحه ونور
ضريحه آمين
آمين

﴿ طبع على النسخة المقابلة على نسخة المؤلف الموجودة بمدينة قونية
وقام بهذا المهم جماعة من العلماء بأمر المغفور له الأمير عبد القادر
الجزايرلى رحم الله الجميع وأثابهم المكان الرفيع ﴾

(طبعت بمطبعة)
دار الكتب العربية الكبرى
(بمصر)
﴿ على نفقة الحاج فدا محمد الكشميرى وشركاه ﴾

ایک عذر اور اس کا جواب

بعض غیر احمدی مولوی نزول عیسیٰؑ والے اعتراض کے جواب میں یہ کہدیا کرتے ہیں کہ "خاتم النبیین" کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نبی "پیدا" نہیں ہوگا۔

جواب :۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عذر تمہارے دماغ کی لایعنی اختراع ہے "خاتم النبیین" کا اگر وہی ترجمہ تسلیم کر لیا جاتے جو تم کیا کرتے ہو۔ یعنی ختم کرنے والا۔ تو پھر بھی اس میں وہ کونسا لفظ ہے۔
جس کا ترجمہ ... گنجائش ہے تو
ہمارے لئے ... ں؟
۲۔

مَذہبی اِنسائیکلوپیڈیا
یعنی
مکمّل تبلیغی
پاکٹ بُک
مُرتّبہ
جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم
بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ گجرات

پھر ... ح ۔ ابراہیم۔ لوط
اسمٰعیل۔ اسحٰق ... تھے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ... ابھی ختم نہ ہوتے
تھے۔ سو وہ ... بل آنا ہے۔ تو پھر
تم ہی بتاؤ ک...

پہلے ... لَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ
النَّبِیّٖنَ ...
الجـ... لتے۔ کیونکہ یہ اسم
فاعل نہیں بلکہ ... ی اللہ تعالیٰ کی
ہستی معلوم ہو چونکہ دُنیا سے خدا کی ہستی معلوم ہوتی ہے اس لیے اسے عَالَمٌ کہتے ہیں۔ اسی طرح "خَاتَمٌ" ہے جس کے معنی یُخْتَمُ بِہٖ ہونگے۔ یعنی جس سے مُہر لگائی جاتے۔

پس خَاتَمٌ کا ترجمہ ختم کرنے والا نہیں ہوسکتا۔ اسم فاعل میں عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے قاتِل ناصِر۔ فاعِل وغیرہ مگر خَاتَمٌ میں عین کلمہ یعنی تا۔ مکسور نہیں بلکہ مفتوح ہے۔

۲۔ عربی زبان میں "خَاتَمٌ" بفتحہ تا جب کسی جمع کے صیغہ کی طرف مضاف ہو مثلاً خَاتَمُ الشُّعَرَاءِ خَاتَمُ الْفُقَہَاءِ۔ خَاتَمُ الْاَکَابِرِ۔ خَاتَمُ الْمُحَدِّثِیْنَ۔ خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ۔ خَاتَمُ الْمُھَاجِرِیْنَ وغیرہ ہو۔ تو اس کے معنے ہمیشہ بعد میں آنے والوں سے "افضل" کے ہوتے ہیں ہمارا غیر احمدی

علماء کو چیلنج ہے کہ وہ عربی زبان کا کوئی مستعمل محاورہ پیش کریں جس میں "خاتم" کسی جمع کے صیغے کی طرف مضاف ہوا ہو اور پھر اس کے معنے بند کرنے والے کے ہوں کسی لغات کی کتاب لسان العرب۔ تاج العروس وغیرہ کا حوالہ دے دینا کافی نہ ہوگا جب تک اہلِ زبان میں اُس محاورہ کا استعمال نہ دکھایا جائے لغت کی کتابیں لکھنے والے انفرادی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی کتابوں میں اُن کے اپنے عقائد کا داخل ہوجانا یقینی ہوتا ہے۔ مثلاً "المنجد اور الفرائد الدریہ" دونوں عربی کی لغات ہیں جن کے مؤلف عیسائی ہیں اور انہوں نے "ثالوث" کا ترجمہ "تثلیث مقدس" The Holy Trinity کیا ہے۔ اب "مقدس" کسی لفظ کا ترجمہ نہیں بلکہ مؤلف کا اپنا اعتقاد ہے بعینہٖ اسی طرح ایک لغت لکھنے والا اگر اس عقیدہ کا حامی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت بند ہے تو وہ طبعاً خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ کا ترجمہ نبیوں کو ختم کرنے والا ہی کریگا قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے لغات لکھنے والوں کا ترجمہ مدِنظر رکھ کر خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ کا لفظ نہیں بولا۔ بلکہ اُس اسلوب بیان کو مدِنظر رکھا ہے جو اہلِ زبان کا ہے لہٰذا ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ ایک عرب جب "خاتم" کو کسی جمع کے صیغے مثلاً "شعرآء۔ الفقہاء۔ المہاجرین" وغیرہ کی طرف مضاف کرتا ہے تو اِس سے اُس کی مراد کیا ہوتی ہے۔ جس طرح یہ لفظ قرآن مجید میں مستعمل ہوا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس طریق پر یہ لفظ ہمیشہ افضل کے معنوں میں آتا ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے استعمال فرمایا ہے۔ (۱) اِطْمَئِنَّ يَا عَمِّ فَاِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِيْنَ فِي الْهِجْرَةِ كَمَا اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ فِي النُّبُوَّةِ۔ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۸ حرف العین فی ذکر العباس)

"اے چچا (عباسؓ) آپ مطمئن رہیئے کہ آپ اسی طرح خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم النبیین ہوں"۔

اب کیا حضرت عباسؓ کے بعد کوئی مہاجر نہیں ہُوا؟ حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی کے علاوہ آج تک ہزاروں لوگوں نے ہجرت کی اور قیامِ پاکستان کے بعد تو ایسی "ہجرت" ہوئی جس کی مثال ہی نہیں ملتی۔

پس ثابت ہوا کہ آ ... ول میں خاتم المہاجرین قرار دیا دیا ہے کہ ان کے بعد ان ... سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے مہاجرین کا حضرت ... کہ حدیث میں تو مکہ کا کوئی لفظ نہیں جس لفظ (یعنی الف ... اسی الف لام کی تخصیص سے ہم خاتم النبیین کے معنے ...)۔ تو اس پر اعتراض کیوں؟

نوٹ :۔ بعض غیر ... ئے تو لازم آئیگا کہ حضرت عباسؓ ابوبکرؓ وعمرؓ و علیؓ رضوان ا ... للہ افضل ہوں۔ کیونکہ یہ بھی سب مہاجرین ہیں۔

جواب :۔ ہم اوپر ... رف مضاف ہو تو اس میں موصوف کے بعد آنے والوں پر اس ... اللہ عنہ "خاتم المہاجرین" ہیں یعنی

مذہبی اِنسائیکلوپیڈیا

یعنی

مکمل تبلیغی

پاکٹ بُک

مُرتبہ

جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم

بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ گجرات

مـا یشـاء و کـل یـوم هـو فی شـان. یُسبّح لـه کـل نـاطق و صـامـت.

کرتا ہے اور ہر یک دن وہ ایک کام میں ہے۔ ہر یک بولنے والا اور نہ بولنے والا اس کی تسبیح میں مشغول ہے۔

بقیہ حاشیہ: کام لیا ہے جو عقل سلیم فی الفور گواہی دیتی ہے کہ یہ اکمل اور اتم سلسلہ مفردات کا اسی لئے عربی میں مقرر کیا گیا تھا کہ تا قرآن کا خادم ہو یہی وجہ ہے کہ یہ سلسلہ مفردات کا قرآن کریم کے تعلیمی نظام سے جو اکمل اور اتم ہے بالکل مطابق آ گیا۔ لیکن دوسری زبانوں کے مفردات کا سلسلہ ان کتابوں کے تعلیمی نظام سے ہرگز مطابق نہیں آتا جو الٰہی کتابیں کہلاتی ہیں اور جن کا ان زبانوں میں نازل ہونا بیان کیا گیا اور نہ دوائر عشرہ مذکورہ ان کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ پس ان کتابوں کے ناقص ہونے کی وجوہ سے یہ بھی ایک بھاری وجہ ہے کہ وہ دوائر ضروریہ سے بے بہرہ اور نیز زبان کے مفردات ان کتابوں کی تعلیم سے وفا نہیں کر سکے اور اس میں بھید یہی ہے کہ وہ کتابیں **حقیقی کتابیں** نہیں تھیں بلکہ وہ صرف چند روزہ کارروائی تھی حقیقی کتاب دنیا میں **ایک ہی** آئی جو ہمیشہ کے لئے انسانوں کی بھلائی کے لئے تھی لہٰذا وہ **دوائر** عشرہ کاملہ کے ساتھ نازل ہوئی اور اس کے مفردات کا نظام **تعلیمی** نظام کا بالکل ہموزن اور ہم پلہ تھا اور ہر یک دائرہ اس کا **دوائر عشرہ** میں سے اپنے طبعی نظام کے اندازہ اور قدر پر مفردات کا نظام ساتھ رکھتا تھا جس میں الٰہی صفات کے اظہار کے لئے اور اقسام اربعہ مذکورہ کے مدارج بیان کرنے کی غرض سے الگ الگ الفاظ مفردہ مقرر تھے اور ہر یک تعلیم کے دائرہ کے موافق مفردات کا کامل دائرہ موجود تھا۔ اب ہم اسی پر اکتفا کر کے ایک اور لفظ کی چند خوبیاں بیان کرتے ہیں۔ سو وہ لفظ ربّ کا ہے جو قرآنی الفاظ میں سے ہم نے لیا ہے۔ یہ لفظ قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ اور پہلی ہی آیت میں آتا ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے **الحمد للّٰہ رب العالمین**۔ **لسان العرب** اور **تاج العروس** میں جو لُغت کی نہایت معتبر کتابیں ہیں لکھا ہے کہ زبان عرب میں رب کا لفظ **سات** معنوں پر مشتمل ہے اور وہ یہ ہیں۔ **مالک۔ سیّد۔ مدبر۔ مربی۔ قیّم۔ منعم۔ متمم۔** چنانچہ ان سات معنوں میں سے تین معنی خدا تعالیٰ کی ذاتی عظمت پر دلالت کرتے ہیں منجملہ ان کے **مالک** ہے اور مالک لغت عرب میں اس کو کہتے ہیں جس کا اپنے مملوک پر قبضہ تامہ ہو اور جس طرح چاہے اپنے تصرف میں لا سکتا ہو اور بلا اشتراک غیر اس پر حق رکھتا ہو اور یہ لفظ حقیقی طور پر یعنی بلحاظ اس کے معنوں کے بجز خدا تعالیٰ کے کسی دوسرے پر اطلاق نہیں پا سکتا کیوں کہ قبضہ تامہ ہو اور تصرف تمام اور حقوق تامہ بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی

لئے کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کر لیا

بقیہ حاشیہ: کیونکہ اس نے اس وقت کے تمام عیسائیوں اور پادریوں سے خصوصیت کے ساتھ وہ علمیت اور قابلیت دکھلائی کہ اس وقت کے عیسائیوں اور پادریوں میں سے کوئی بھی دکھلا نہ سکا۔ بہرحال ہمیں ماننا ہی پڑا کہ وہ اس وقت کے عیسائیوں کا ایک **منتخب نمونہ** ہے۔ مگر ابھی آپ سن چکے ہیں کہ وہ اس بات کا اپنے منہ سے اقراری ہے کہ میں خوبصورت عورتوں اور عمدہ شراب کے ساتھ پیرانہ سالی کے ملال کو دفع کرتا ہوں۔ اور اس وقت کے شعراء کا بھی یہی محاورہ تھا کہ وہ اپنی بدکاریوں کو انہیں الفاظ سے ادا کرتے تھے اور وہ لوگ حال کے نادان شاعروں کی طرح صرف فرضی خیالات کی بندش نہیں کرتے تھے بلکہ اپنی زندگی کے واقعات کا نقشہ کھینچ کر دکھلا دیتے تھے اسی وجہ سے ان کے دیوان محققوں کی نظر میں نکمے نہیں سمجھے گئے۔ بلکہ تاریخی کتب کا ان کو پورا مرتبہ دیا گیا ہے اور وہ پرانے زمانہ کے رسوم اور عادات اور جذبات اور خیالات کو کامل طور پر ظاہر کرتے ہیں اسی واسطے اہل اسلام نے جو علم دوست ہیں ان کے قصائد اور دیوانوں کو ضائع نہیں کیا تا کہ ہر زمانہ کے لوگ بچشم خود معلوم کر سکیں کہ اسلام سے پہلے عرب کا کیا حال تھا اور پھر اسلام کے بعد قادر خدا نے کس تقویٰ اور طہارت سے ان کو رنگین کر دیا۔ اگر **اخطل** اور دیوان حماسہ اور **سبعہ معلقہ** اور **اغانی** کے وہ اشعار جو جاہلیت کے شعرا کے صاحب اغانی نے لکھے ہیں اور جو **لسان العرب** اور **صحاح جوہری** وغیرہ پرانی کتابوں میں موجود ہیں نظر کے سامنے رکھے جائیں اور پھر ان کے مقابل پر اسلام کو دیکھا جائے تو بداہت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تاریک زمانہ میں اسلام اس طرح پر چہرہ نما ہوا کہ جیسے کہ ایک نہایت درجہ کی تاریکی میں یک دفعہ آفتاب نکل آتا ہے۔ اس مقابلہ سے ایک نظارہ قدرت معلوم ہوتا ہے اور دل بول اٹھتا ہے کہ اللہ اکبر کیسی اس وقت قرآن شریف کے نزول کی ضرورت تھی۔ درحقیقت اس قوی دلیل نے تمام مخالفوں کو پاؤں کے نیچے کچل دیا ہے۔ پھر ہم اپنے پہلے مضمون کی طرف عود کر کے لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ کوئی نادان **اخطل** کی نسبت

ادب

شرح فرزدق. دیوان اخطل. عروہ. نابغہ. حاتم. علقمہ. فرزدق. قیس عامر. عنتر. خنساء. طرفہ. زہیر. امرأ القیس. شلشلیہ. حماسہ. ابوالعتاھیہ. رطب العرب. حمیریہ. اطیب النغم. قصیدہ ذم التقلید. تحفہ صدیقہ شرح ام ذرع. متنبّی. خشّاب. شرح زوزنی. شرح تبریزی. شرح امرأ القیس. شرح شفزی. فیضی حماسہ. علق النفیس. شرح فیضی سبعہ معلقہ.شرح ہمزیہ. شرح بَانَتُ. شرح بُردہ. شرح متنبّی. شرح لامیۃ العرب. شرح لامیۃ العجم. شرح تنویر. شرح رسائل ہمدانی. شرح عمر بن الفارض. شرح صبابہ. خطب ابن نباتہ و نواب و عبدالحی و عرب. اطواق. تزیین الاسواق مع شرح. شرح تحفۃ الملوک. مسامرہ. صدیقہ. الھلال. الاعلام. العروہ. اجوبہ عراقیہ. شرح مقامات. مقصورہ دُرید. مقامات وردی. مقامات حریری. حمیدی. ہمدانی. سیوطی. بدیعی. زمخشری. خزانۃ الادب ابن حجہ. شواہد عینی علی رضی و شواہد الفیہ. الف لیلہ. اخوان الصفا. مستطرف. کشکول. عقدالفرید. الانیس المفید. الفلک المشحون. تاریخ یمینی. تبیان تبیین. اخبار العرب. صناجۃ الطرب. اغانی. انشاء مرعی. نہج المراسلہ. سفیہ البلاغہ. مثل السائر. فلک الدائر. کتاب الاذکیا. ادب الطلب. عمدۃ ابن رشیق. رسائل بدیع الزمان. میزان الافکار. عروض با قافیہ. الفتح القسی.

لغت

تاج العروس. لسان العرب. مجمع البحار. مجمع البحرین. نھایۃ ابن اثیر. مختصر النھایۃ للسیوطی. مشارق الانوار لغۃ. صحاح جوہری. و شاح. مصباح المنیر. القول المانوس. الجاسوس علی القاموس. اقرب الموارد. ذیل اقرب. اسا س البلاغۃ. کامل مبرد. مقدمہ اللغۃ. بلغہ فی اصول اللغہ. مزہر. فرائد اللغۃ. سراللیال. صراح. المبتکر. فروق اللغۃ. غیاث. شمس اللغات. امثال سیدانی. امثال ھلال عسکری. مخزن الامثال. نجم الامثال. فقہ اللغۃ. کفایۃ المتحفظ. الفاظ الکتابۃ. التلویح فی الفصیح. المثلثات. تجنیس اللغات. تعطیر الانام. ابن شاھین. امیر اللغات. ارمغان. محاورات ہند.

تاریخ

تاریخ طبری کلان ۱۴ مجلد. تاریخ ابن خلدون ۷ مجلد. تاریخ کامل ابن اثیر ۱۲ مجلد.

جب کہ حقیقت میں اس کا دل خدا سے برگشتہ ہوکر سیاہ ہو جائے اور خدا کی رحمت سے بےنصیب اور خدا کی محبت سے بے بہرہ اور خدا کی معرفت سے بکلی تہی دست اور خالی اور شیطان کی طرح اندھا اور بے بہرہ ہوکر گمراہی کے زہر سے بھرا ہوا ہو اور خدا کی محبت اور معرفت کا نور ایک ذرہ اس میں باقی نہ رہے اور تمام تعلق مہر و وفا کا ٹوٹ جائے اور اس میں اور خدا میں باہم بغض اور نفرت اور کراہت اور عداوت پیدا ہو جائے۔ یہاں تک کہ خدا اس کا دشمن اور وہ خدا کا دشمن ہو جائے اور خدا اس سے بیزار اور وہ خدا سے بیزار ہو جائے۔ غرض ہر ایک صفت میں شیطان کا وارث ہو جائے اور اسی وجہ سے لعین شیطان کا نام ہے۔☆ اب ظاہر ہے کہ ملعون کا مفہوم ایسا پلید اور ناپاک ہے کہ کسی طرح کسی راستباز پر جو کہ اپنے دل میں خدا کی محبت رکھتا ہے صادق نہیں آ سکتا۔ افسوس کہ عیسائیوں نے اس اعتقاد کے ایجاد کرنے کے وقت لعنت کے مفہوم پر غور نہیں کی ورنہ ممکن نہ تھا کہ وہ لوگ ایسا خراب لفظ مسیح جیسے راستباز کی نسبت استعمال کر سکتے۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسیح پر کبھی ایسا زمانہ آیا تھا کہ اس کا دل درحقیقت خدا سے برگشتہ اور خدا کا منکر اور خدا سے بیزار اور خدا کا دشمن ہو گیا تھا؟ کیا ہم گمان کر سکتے ہیں کہ مسیح کے دل نے کبھی یہ محسوس کیا تھا کہ وہ اب خدا سے برگشتہ اور خدا کا دشمن اور کفر اور انکار کی تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے؟ پھر اگر مسیح کے دل پر کبھی ایسی حالت نہیں آئی بلکہ وہ ہمیشہ محبت اور معرفت کے نور سے بھرا رہا تو اے دانشمندو! یہ سوچنے کا مقام ہے کہ کیونکر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسیح کے دل پر نہ ایک لعنت بلکہ ہزاروں خدا کی لعنتیں اپنی کیفیت کے ساتھ نازل ہوئی تھیں۔ معاذ اللہ ہرگز نہیں۔ تو پھر ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ نعوذ باللہ وہ لعنتی ہوا؟ نہایت افسوس ہے کہ انسان جب ایک بات منہ سے نکال لیتا ہے یا ایک عقیدہ پر قائم ہو جاتا ہے تو پھر گو کیسی ہی خرابی اس عقیدہ کی کھل جائے کسی طرح اس کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ نجات حاصل کرنے کی تمنا اگر کسی حقیقت حقّہ پر بنیاد رکھتی ہو تو قابل تعریف امر ہے لیکن یہ کیسی نجات کی خواہش ہے جس سے ایک سچائی کا خون کیا جاتا اور

☆ دیکھو کتب لغت۔ لسان العرب، صحاح جوہری، قاموس محیط، تاج العروس وغیرہ۔ منہ

اور پنجاب میں گذر کر کشمیر اور تبت تک ہوئی۔ اس لمبے سفر کی وجہ سے آپ کا نام نبی سیاح بلکہ سیاحوں کا سردار رکھا گیا۔ چنانچہ ایک اسلامی فاضل امام عالم علاّمہ یعنی عارف باللہ ابی بکر محمد بن محمد ابن الولید الفہری الطرطوشی المالکی جو اپنی عظمت اور فضیلت میں شہرۂ آفاق ہیں اپنی کتاب سراج الملوک میں جو مطبع خیریہ مصر میں ۱۳۰۶ھ میں چھپی ہے یہ عبارت حضرت مسیح کے حق میں لکھتے ہیں جو صفحہ ۶ میں درج ہے۔ ''این عیسٰی روح اللّٰہ و کلمتہ رأس الزاھدین و امام السائحین'' یعنی کہاں ہے عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ جو زاہدوں کا سردار اور سیاحوں کا امام تھا یعنی وہ وفات پا گیا اور ایسے ایسے انسان بھی دنیا میں نہ رہے۔ دیکھو اس جگہ اس فاضل نے حضرت عیسیٰ کو نہ صرف سیاح بلکہ سیاحوں کا امام لکھا ہے۔ ایسا ہی لسان العرب کے صفحہ ۴۳۱ میں لکھا ہے۔ ''قیل سُمِّیَ عیسٰی بمسیح لانّہٗ کان سائحًا فی الارض لا یستقرّ''۔ یعنی عیسیٰ کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا کہ وہ زمین میں سیر کرتا رہتا تھا اور کہیں اور کسی جگہ اس کو قرار نہ تھا۔ یہی مضمون تاج العروس شرح قاموس میں بھی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح وہ ہوتا ہے جو خیر اور برکت کے ساتھ مسح کیا گیا ہو یعنی اس کی فطرت کو خیر و برکت دی گئی ہو۔ یہاں تک کہ اس کا چھونا بھی خیر و برکت کو پیدا کرتا ہو اور یہ نام حضرت عیسیٰ کو دیا گیا اور جس کو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ یہ نام دیتا ہے۔ اور اس کے مقابل پر ایک وہ بھی مسیح ہے جو شر اور لعنت کے ساتھ مسح کیا گیا یعنی اس کی فطرت شر اور لعنت پر پیدا کی گئی یہاں تک کہ اس کا چھونا بھی شر اور لعنت اور ضلالت پیدا کرتا ہے اور یہ نام مسیح دجال کو دیا گیا اور نیز ہر ایک کو جو اس کا ہم طبع ہو اور یہ دونوں نام یعنی مسیح سیاحت کرنے والا اور مسیح برکت دیا گیا یہ باہم ضد نہیں ہیں اور پہلے معنی دوسرے کو باطل نہیں کر سکتے کیونکہ خدائے تعالیٰ کی یہ بھی عادت ہے کہ ایک نام کسی کو عطا کرتا ہے اور کئی معنی اس سے مراد ہوتے ہیں اور سب اس پر صادق آتے ہیں۔ اب خلاصہ مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سیاح ہونا

کا لفظ صرف چھوڑنے یا چھوڑے جانے کے معنوں پر اطلاق پاتا ہے اور کوئی زائد امر اِس کے مفہوم میں نہیں۔ پس واضح ہو کہ ڈسچارج کا ترجمہ مقنّنین کے منشاء کے موافق فارسی میں ہو ہی نہیں سکتا۔ بلکہ اس مفہوم کے ادا کرنے کے لئے صرف بری کا لفظ ہے جو عربی ہے۔ عرب کے یہ دو مقولے ہیں کہ انا بریٌ من ذالک اور انا مُبرّء من ذالک۔ پہلے قول کے یہ معنے ہیں کہ میرے پر کوئی تہمت ثابت نہیں کی گئی اور دوسرے کے یہ معنے ہیں کہ میری صفائی ثابت کی گئی ہے۔ دیکھو لسان العرب اور تاج العروس اور دوسری لغت عرب کی مبسوط کتابیں جن میں بری کے لفظ کے معنے مختلف تصریفات کے پیرایہ میں کی گئی ہیں اور قرآن شریف میں بھی یہ دونوں تصریفات دو معنوں پر آئی ہیں۔ اوّل فرمایا ہے۔ وَمَنْ یَّکْسِبْ خَطِیْٓــَٔۃً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِہٖ بَرِیْٓــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُھْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا[1] الجز و نمبر ۵ سورۃ النساء یعنی جو شخص کوئی خطا یا گناہ کرے اور پھر کسی ایسے شخص پر وہ گناہ لگاوے جس پر وہ گناہ ایک ثابت شدہ امر نہیں تو اُس نے ایک کھلے کھلے بہتان اور گناہ کا بوجھ اپنی گردن پر لیا۔ پس اِس جگہ خدائے عزّ و جلّ نے بَری کے لفظ سے اُس شخص کو مراد لیا ہے جس پر کوئی گناہ ثابت نہ ہوا ہو اور اگر کوئی ہمارے اِس بیان کی مخالفت کر کے یہ کہے کہ اس جگہ بَری کے لفظ سے یہ معنے مراد نہیں ہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ ایسے شخص پر گناہ لگاوے جس نے شہادتوں کے ذریعہ سے عدالت میں اپنا بے گناہ ہونا بپایۂ ثبوت پہنچا دیا ہو۔ اور گواہوں کے ذریعہ سے اپنا پاک دامن ہونا ثابت کر دیا ہو تو یہ معنے سراسر فاسد اور قرآن شریف کی منشاء سے صریح مخالف اور ضد ہیں کیونکہ اگر یہی معنے اِس آیت کے ہیں تو پھر اس صورت میں یہ بڑی خرابی لازم آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے شخص پر تہمت لگانا کوئی گناہ نہ ہو

بسم الله الرحمن الرحيم

٥٦ ـ كتاب الجهاد والسير

صحيح البخاري

حقوق الطبع والتصوير محفوظة

الطبعة الأولى

١٤٢٣هـ - ٢٠٠٢م

دمشق. حلبوني. جادة ابن سينا. بناء الجابي
ص.ب: ٣١١ ـ هاتف: ٢٢٢٥٨٧٧ ـ ٢٢٢٨٤٥٠ ـ فاكس: ٢٢٤٣٥٠٢

بيروت. برج أبي حيدر. خلف دبوس الأصلي. بناء الحديقة
ص.ب: ١١٣/٦٣١٨ ـ تلفاكس ٠١٨١٧٨٥٧ ـ ٠٣٢٠٤٤٥٩

دار ابن كثير
للطباعة والنشر والتوزيع

١ ـ باب فضل الجهاد وا

وقولِ اللهِ تعالى: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ ٱشْتَرَىٰ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ
يُقَـٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا
أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِۦ مِنَ ٱللَّهِ فَٱسْتَبْشِرُوا۟ بِبَيْعِكُمُ ٱلَّذِى بَايَعْتُم
[التَّوبة: ١١١] قال ابنُ عباسٍ: الحُدودُ: الطاعة.

٢٧٨٢ ـ حدثنا الحسنُ بن صَبَّاح حدَّثَنا محمدُ بنُ
سمعتُ الوليدَ بنَ العَيزارِ ذَكرَ عن أبي عمرٍو الشيبانيِّ قا
عنه «سألتُ رسولَ اللهِ ﷺ قُلت: يا رسولَ اللهِ أيُّ العمل
قلتُ: ثمَّ أيٌّ؟ قال: ثمَّ برُّ الوالِدَين. قلتُ: ثمَّ أيٌّ؟ قا
رسولِ اللهِ ﷺ، ولو استزَدْتُه لزَادَني». [انظر الحديث: ٥٢٧

٢٧٨٣ ـ حدّثنا عليُّ بنُ عبدِ اللهِ حدَّثَنا يحيىٰ بنُ سعيدٍ حدَّثَنا سُفيانُ قال: حدَّثني منصورٌ عن مُجاهِدٍ عن طاوُوسٍ عنِ ابنِ عباسٍ رضيَ اللهُ عنهما قال: «قال رسولُ اللهِ ﷺ: لا هِجرةَ بعدَ الفتحِ، ولكنْ جِهادٌ ونيَّة، وإذا استُنفِرتم فانْفِروا».
[انظر الحديث: ١٣٤٩، ١٥٨٧، ١٨٣٣، ١٨٣٤، ٢٠٩٠، ٢٤٣٣].

٢٧٨٤ ـ حدّثنا مسدَّدٌ حدَّثَنا خالدٌ حدَّثَنا حَبيبُ بنُ أبي عَمرة عن عائشةَ بنتِ طلحةَ «عن عائشةَ رضيَ اللهُ عنها أنها قالت: يا رسولَ اللهِ، نرىٰ الجهادَ أفضلَ العملِ، أفلا نُجاهِدُ؟ قال: لكنَّ أفضلَ الجهادِ حَجٌّ مَبرور». [انظر الحديث: ١٥٢٠، ١٨٦١].

٢٧٨٥ ـ حدّثنا إسحاقُ أخبرَنا عَفَّانُ حدَّثَنا هَمامٌ حدَّثَنا محمدُ بنُ جُحادة قال: أخبرَني أبو حَصينٍ أنَّ ذَكوانَ حدَّثَهُ أنَّ أبا هريرةَ رضيَ اللهُ عنهُ حدَّثهُ قال: «جاء رجلٌ إلى رسولِ اللهِ ﷺ فقال: دُلَّني على عملٍ يَعدِلُ الجِهادَ. قال: لا أجِدُه. قال: هل تَستطيعُ إذا خرجَ المجاهدُ أن

لهما بالجنة . وأما عمار فصح أنه عليه السلام قال « تقتلك الفئة الباغية » وباقى ذلك كذب مزيد فى الحديث

وأما قولك[1] « وطرد رسول الله الحكم وابنه من المدينة » فنقول : كان لمروان سبع سنين أو أقل ، فما كان له ذنب يطرد عليه . ثم لم نعرف أن أباه هاجر الى المدينة حتى يطرد منها ، فان الطلقاء ليس فيهم من هاجر ، فان النبى ﷺ قال « لا هجرة بعد الفتح » ولما قدم صفوان بن أمية مهاجرا أمره النبى ﷺ بالرجوع الى مكة . وقصة طرد الحكم ليس لها إسناد نعرف به صحتها [فان كان قد طرده فانما طرده من مكة لا من المدينة ،

ولو طرده من المدينة لعلم فى نفيه وقالوا :
هو ذهب باختياره الزانى وفى المخنثين
وكانوا يعزرون بال يلزم أن يبقى منفيا
طول الزمان ، فا ريعة بذنب يبقى
صاحبه منفيا دائما صحابيا مجاهدا —
فيعزر بالنفى سنة ينة معصية للرسول
ولا مراغمة للاسلا جتهاد أو صواب[3]

(١) الخطاب

(٢) عن الا

(٣) ويقول : ووقال علماؤنا :
قد كان أذن له فيه ، فقالا له : إن كان
معك شهيد رددناه مهجور رسول الله
ﷺ ولو كان أباه فى كتاب (الإمامة
والمفاضلة) المدرج ول من احتج لعثمان
على من أنكروا ا ، ولا شريعة على
التأبيد ، وإنما كان فاذا تاب سقطت عنه
تلك العقوبة بلا خلا ا مباحة ، . ونقل =

المنتقى من منهاج الاعتدال فى نقض كلام أهل الرفض والاعتزال

وهو مختصر "منهاج السنة"

تأليف

شيخ الإسلام تقي الدين أحمد بن تيمية

٦٦١ — ٧٢٨

حققه وعلق حواشيه ووقف على طبعه

خادم العلم الشريف

محب الدين الخطيب

٢٨١

اپنے بعد میں آ ... افضل ... کہ اس طرح تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا خاتم النبیین ... افضل ہیں۔ تو

کیا حضور صلی اللہ ... ہے کہ بے شک

حضورؐ اپنے سے ... حضور صلی اللہ

علیہ وسلم اپنے سے ...

"اِنّی عِنۡدَ ... نَتِہٖ"

١۔ مشکوٰۃ ... اوّل۔

٢۔ مسند ا ... الرابع

من حرف ... رقہ

تبنئ عن ا ...

کہ مَیں ا ... اور پانی میں

تھے (نیز محمدیہ پاک ... کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے خاتم النبی ... فضل" ہیں جیسا کہ

حضرت مسیح موعو ...

مذہبی اِنسائیکلوپیڈیا

یعنے

مکمّل تبلیغی

پاکٹ بُک

مُرتبہ

جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم

بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ گجرات

نوٹ ۲:۔ اِس موقعہ پر بعض غیر احمدی لَاھِجۡرَۃَ بَعۡدَ الۡفَتۡحِ (بخاری پارہ ۱۵ جلد ۲ واقعہ ہجرت۔ ۲۔ کنز العمال جلد اوّل ص۲۳۶ ،کتاب الاذکار بن قسم الافعال فصل فی تفسیر) والی حدیث بھی پیش کرتے ہیں تو اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ حدیث تو ہماری موید ہے۔ کیونکہ اس میں "لا ھجرۃ" کا لفظ اسی طرح مستعمل ہوا ہے جس طرح لَانَبِیَّ بَعۡدِیۡ میں۔ اب کیا "لا ہجرۃ" کے معنی یہ ہیں کہ اب مطلقاً ہجرت ہی بند ہے؟ یا یہ کہ صرف ایک خاص ہجرت جو مکہ سے مدینہ کی طرف تھی وہ بند ہے؟ ظاہر ہے کہ مطلقاً ہجرت بند نہیں۔ کیونکہ یہ واقعات کے بھی خلاف ہے اور اس سے قرآن مجید کی آیات متعلقہ ہجرت کو منسوخ ماننا پڑتا ہے اب رہی دوسری صورت کہ خاص ہجرت بند کی گئی۔ تو بعینہٖ اسی طرح لَانبی بعدی میں بھی قطعاً نبوت بند نہ ہوئی بلکہ ایک خاص قسم کی نبوت مراد لینی پڑے گی یعنی تشریعی نبوت یا بلا واسطہ نبوت وہو المراد۔

چنانچہ حضرت امام رازیؒ حدیث لَاھِجۡرَۃَ بَعۡدَ الۡفَتۡحِ کے بارے میں لکھتے ہیں:۔ وَاَمَّا قَوۡلُہٗ "لَاھِجۡرَۃَ بَعۡدَ الۡفَتۡحِ" فَالۡمُرَادُ اَلۡھِجۡرَۃُ الۡمَخۡصُوۡصَۃُ" (تفسیر کبیر جلد ۴ ص۵ مطبعہ مصر۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۶ ص۲۶۶) یعنی اس حدیث میں مطلق ہجرت کی نفی نہیں بلکہ مخصوص ہجرۃ کی نفی مراد ہے اس طرح سے تمہارا "لا" نفی جنس بھی اُڑ گیا!

بعض الأحاديث وإنكار بعضها بلاءٌ عام أحاطت الفقهاء والأئمة والمحدثين أجمعين.

ومع ذلك. إذا كان نبيّنا صلى اللّٰه عليه وسلم خاتم الأنبياء فلا شك أنه مَن آمنَ بنزول المسيح الذى هو نبى من بنى إسرائيل فقد كفَر بخاتم النبيين. فيا حسرة على قومٍ يقولون إن المسيح عيسى بن مريم نازلٌ بعد وفاة رسول اللّٰه ويقولون إنه يجىء وينسخ من بعض أحكام الفرقان ويزيد عليها وينزل عليه الوحى أربعين سنة وهو خاتم المرسلين. وقد قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "لا نبى بعدى" وسمّاه اللّٰه تعالى خاتم الأنبياء فمِن أين يظهر نبى بعده؟ ألا تتفكرون يا معشر المسلمين؟ تتبعون الأوهام ظلما وزورًا وتتخذون القرآن مهجورًا وصرتم من البطّالين.

وإنّا نؤمن بملائكة اللّٰه ومقاماتهم وصفوفهم ونؤمن أن نزولهم كنزول الأنوار لا كترحُّل الإنسان من الديار إلى الديار لا يبرحون مقاماتهم ومع ذلك كانوا نازلين وصاعدين. وهم جند اللّٰه وجِيرةُ السماوات وخلطاؤها لا يُفارقون مقاماتهم وإنْ منهم إلا له مقام معلوم يفعلون ما يؤمرون ولا يشغلهم شأن عن شأن ويؤدّون طاعة رب العالمين.

ولو كان مدار انصرام مهماتهم تباعُدَهم من مقاماتهم لما جاز أن تُتوفَّى الأنفس فى آنٍ واحد بل وجب أن لا يموت ميّت فى المشرق فى الآن الذى قدّر اللّٰه له قبل أن يفرغ مَلَكُ الموت مِن قبض نفس رجلٍ فى المغرب الذى هو شريك بالمائت الأوّل فى الآن المذكور وقبل أن يرحل إلى المشرق وإنْ هذا إلا كذب مبين. إنما أمرهم

صریحۃ الدلالت اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ [1] سے ظاہر ہے۔

انصاف کی آنکھ سے دیکھنا چاہیئے کہ جس طرح حضرت مسیح کے حق میں اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن کریم میں اِنِّی مُتَوَفِّیک فرمایا ہے اسی طرح ہمارے سیّد و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ [2] یعنی دونوں جگہ مسیح کے حق میں اور ہمارے سیّد و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں توفّی کا لفظ موجود ہے پھر کس قدر نا انصافی کی بات ہے کہ ہمارے سیّد و مولیٰ کی نسبت جو توفِّی کا لفظ آیا ہے تو اس جگہ تو ہم وفات کے ہی معنے کریں اور اُسی لفظ کو حضرت عیسٰی کی نسبت اپنے اصلی اور شائع متعارف معنوں سے پھیر کر اور اُن متفق علیہ معنے سے جو اوّل سے آخر تک قرآن شریف سے ظاہر ہو رہے ہیں انحراف کر کے اپنے دل سے کچھ اَور کے اَور معنے تراش لیں۔ اگر یہ الحاد اور تحریف نہیں تو پھر الحاد اور تحریف کس کو کہتے ہیں!!! جس قدر مبسوط تفاسیر دنیا میں موجود ہیں جیسے کشاف اور معالم اور تفسیر رازی اور ابن کثیر اور مدارک اور فتح البیان سب میں زیر تفسیر یاعیسٰی انّی متوفّیک یہی لکھا ہے کہ انّی ممیتک حتف انــــفک یعنی اے عیسٰی میں تجھے طبعی موت سے مارنیوالا ہوں بغیر اس کے کہ تُو مصلوب یا مضروب ہونے کی حالت میں فوت ہو۔ غایت مافی الباب بعض مفسرین نے اپنی کوتہ اندیشی سے اس آیت کی اَور وجوہ پر بھی تفسیریں کی ہیں۔ لیکن صرف اپنے بے بُنیاد خیال سے نہ کسی آیت یا حدیث صحیح کے حوالہ سے۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو اُن سے پوچھا جاتا کہ حق کے ساتھ تم نے باطل کو کیوں اور کس دلیل سے ملایا؟ بہر حال جب وہ اس بات کا اقرار کر گئے کہ منجملہ اقوال مختلفہ کے یہ بھی ایک قول ہے کہ ضرور حضرت مسیح فوت ہو گئے تھے اور ان کی روح اُٹھائی گئی تھی تو ان کی دوسری لغزشیں قابلِ عفو ہیں ان میں سے بعض جیسا کہ صاحبِ کشّاف خود اپنی قلم سے دوسرے اقوال کو قِیْــــلَ کے لفظ سے ضعیف ٹھہرا گئے ہیں۔

لیکن یہ بات صحیح بخاری سے بھی معلوم ہو چکی ہے کہ مسیح ابن مریم فوت شدہ جماعت میں داخل ہے اور یحییٰ بن زکریا کے ساتھ دوسرے آسمان میں موجود ہے۔ اور خدائے تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ کوئی شخص میری طرف بغیر مرنے کے آ نہیں سکتا۔ لیکن کچھ شک نہیں کہ مسیح اس کی طرف اُٹھایا گیا سو وہ ضرور مر گیا۔ خدائے تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں اس کو اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ [1] سے پکارا ہے۔ سو لفظ متوفّی جن عام معنوں سے تمام قرآن اور حدیثوں میں مستعمل ہے وہ یہی ہے کہ روح کو قبض کرنا اور جسم کو معطّل چھوڑ دینا یہ بڑے تعصّب کی بات ہے کہ تمام جہان کے لئے تو توفّی کے یہی معنے روح قبض کرنے کے ہوں لیکن مسیح ابن مریم کے لئے جسم قبض کرنے کے معنے لئے جاویں۔ کیا ہم خاص عیسیٰ کے لئے کوئی نئی لغت بنا سکتے ہیں جو کبھی اللہ اور رسول کے کلام میں مستعمل نہیں ہوئی اور نہ عرب کے شعراء اور زبان دان کبھی اس کو استعمال میں لائے۔ پھر جس حالت میں توفّی کے یہی شائع متعارفہ معنے ہیں کہ روح قبض کی جائے خواہ بطور ناقص یا بطور تام۔ تو پھر رفع سے رفع جسد کیوں مراد لیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس چیز پر قبضہ کیا جائے گا رفع بھی اُسی کا ہوگا۔ نہ یہ کہ قبض تو روح کا ہو اور جسم کا رفع کیا جائے۔ غرض برخلاف اس متبادر اور مسلسل معنوں کے جو قرآن شریف سے توفّی کے لفظ کی نسبت اوّل سے آخر تک سمجھے جاتے ہیں ایک نئے معنے اپنی طرف سے گھڑنا یہی تو الحاد اور تحریف ہے۔ خدائے تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچاوے اگر یہ کہا جاوے کہ توفّی کے معنے تفسیروں میں کئی طور سے کئے گئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ وہ مختلف اور متضاد اقوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے نہیں لئے گئے ورنہ ممکن نہ تھا کہ وہ بیان جو چشمۂ وحی سے نکلا ہے اس میں اختلاف اور تناقض راہ پا سکتا بلکہ وہ مفسرین کے صرف اپنے اپنے بیانات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کبھی اُن کا کسی خاص معنے پر اجماع نہیں ہوا۔ اگر ان میں سے کسی کو وہ بصیرت دی جاتی جو اس

کہ ’’در تفسیر قرآن عظیم خلاف راہ صحابہ رضی اللہ عنہم اختیار نمودن الحاد وضلالت است ورضا مندی رب العالمین در اتباع ایشان است‘‘ اور اسی خط میں ’’وقولہٗ تعالیٰ۔ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ (ای **الملة المحمدية**) اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ [1] میں **الملّة الآخرة** کی تفسیر خلاف صحابہ وتابعین وجمیع مفسرین **الملّة المحمدية** سے فرماتے ہیں! احادیث میں مسیح علیہ السلام کا حلیہ کہیں **احمر رجل الشعر** اور کہیں **اسمر سبط الشعر** آیا ہے۔ اس کی تطبیق میں تاویل کی جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اور امور میں بھی الٰہی کلام میں تمثیلات و استعارات و کنایات کا ہونا اسلامیوں میں مسلّم ہے مگر ہر جگہ تاویلات وتمثیلات سے استعارات وکنایات سے اگر کام لیا جاوے تو ہر یک مُلحد منافق بدعتی اپنی آراء ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق الٰہی کلمات طیّبات کو لاسکتا ہے اس لئے ظاہر معانی کے علاوہ اَور معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضرور ہے۔

الٰہی کلمات طیبات میں استعارات بکثرت ہوتے ہیں مگر اس امر کے باعث کیا ہم ہر جگہ استعارہ ومجاز لینے پر دلیر ہوسکتے ہیں ہرگز نہیں۔ کیا عبادات میں معاملات میں تمدّن ومعاشرت کے مسائل میں اخلاق وسیاست کے احکام میں بھی ہم استعارات سے کام لیں گے؟ ہرگز نہیں! ان باتوں کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے عملی طور پر کرکے ہمیں دکھا دیا۔ اُمّت کے تعامل ورواج نے وہ تصویر ہم تک پہنچادی۔ **جزاهم الله احسن الجزاء**۔

مگر جو کچھ پیشین گوئیوں میں مذکور ہے اور جو کچھ انبیاء علیہم السلام کے مکاشفات اور رویا صالحہ میں نظر آتا ہے کچھ شک نہیں کہ وہ عالم مثال میں ہوا کرتا ہے۔ ایسا ہی اُن کے بعض اخبار ماضیہ اور حقائق کونیہ اور عالم مثال کے اشکال والوان عالم جسمانی کے الوان واشکال سے بالکل نرالے ہوا کرتے ہیں۔ پس ایسے موقعہ پر علوم ضروریہ یقینیہ

مریم کی وفات پر دلائل لکھے ہیں یا اس کی وفات کی نسبت اپنا الہام بیان کیا ہے تو اس کو حقیقی طور پر مدعی ہونے سے کیا تعلق ہے۔ وہ تمام دلائل تو محض بطریق تنزل لکھے گئے جیسے ایک مدعا علیہ کسی مدعی کا افترا ظاہر کرنے کیلئے کسی عدالت میں ایسی سند پیش کر دیوے جس سے اور بھی اس مدعی کی پردہ دری ہو تو کیا اس سے یہ سمجھا جائے گا کہ درحقیقت اس پر وہ تمام ثبوت پیش کرنا واجب ہو گیا جو ایک واقعی اور حقیقی مدعی پر واجب ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے اس مسئلہ شناخت مدعی و مدعا علیہ پر نظر غور نہیں کی۔ حالانکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے جو قاضیوں اور حکام اور علماؤں کو دھوکوں اور لغزشوں سے بچاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ مولوی صاحب نے یہ دعویٰ تو کر دیا کہ ہم حیات جسمانی مسیح ابن مریم آیات قطعیۃ الدلالت سے پیش کریں گے۔ لیکن بحث کے وقت اس دعوے سے نومیدی پیدا ہوگئی اس لئے اب اس طرف رخ کرنا چاہتے ہیں کہ دراصل مسیح ابن مریم کی حیات جسمانی ثابت کرنا ہمارے ذمہ نہیں۔ لہٰذا مولوی صاحب کو یاد رہے کہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ حقیقی اور واقعی طریق عدالت یہی ہے کہ جو شخص حیات غیر طبعی مسیح ابن مریم کا مدعی ہے اسی پر واجب ہے کہ وہ آیات **قطعیۃ الدلالت** اور احادیث صحیحہ مرفوعہ سے حضرت مسیح کی حیات جسمانی ثابت کرے اور اگر ثابت نہ کر سکے تو یہ اول دلیل ہوگی کہ مسیح فوت ہو گیا بلا شبہ قوانین عدالت کے رو سے حقیقی اور واقعی طور پر آپ مدعی ہیں کیونکہ طبعی اور مسلّم امر کو چھوڑ کر ایک ایسا عقیدہ آپ نے اختیار کیا ہے جس کا ماننا اور قبول کرنا محتاج دلیل ہے۔ لیکن کسی انسان کا اپنی عمر طبعی تک مر جانا اور صدہا برس تک زندہ نہ رہنا محتاج دلیل نہیں بلکہ اس کے مرنے پر قانون قدرت اور سنت اللہ خود محکم دلیل ہے۔ غور فرماویں کہ اگر مثلاً کسی مفقود الخبر کی اٹھارہ سو برس تک خبر نہ ملے کہ وہ مرا ہے یا نہیں تو کیا اس سے یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اب تک زندہ ہے اور کیا شریعت غرّا محمدیہ کسی تنازع کے وقت اس کی نسبت وہی احکام صادر کرے گی جو ایک زندہ کی نسبت صادر کرنے چاہئے۔ بیّنوا توجروا۔

پھر اس کے بعد آپ نے نصوص صریحہ بیّنہ قرآن اور حدیث سے نومید ہو کر دوبارہ آیت لیؤمننّ کے نون ثقیلہ پر زور مارا ہے اور جمہور مفسرین اور صحابہ اور تابعین سے تفرد اختیار کر کے محض اپنے خیال خام کی وجہ سے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ آیت بوجہ نون ثقیلہ کے خالص استقبال کیلئے ہو گئی ہے جس کے فقط یہی ایک معنے ہو سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کے نزول کے بعد کسی خاص زمانہ کے لوگ سب کے

اور کوئی سات گھنٹہ تک ان کی موت کا قائل ہے اور کوئی تین دن تک جیسا کہ فتح البیان اور معالم التنزیل اور تفسیر کبیر وغیرہ تفاسیر سے ظاہر ہے تو پھر اس صورت میں اس وہم کی اور بھی بیخ کنی ہوتی ہے کہ مسیح کی موت سے پہلے سب اہل کتاب ایمان لے آویں گے۔ غرض آپ کا نور قلب شہادت دے سکتا ہے کہ جس قدر میں نے لکھا ہے آپ کے دعوے **قطعیۃ الدلالت** کے توڑنے کیلئے کافی ہے **قطعیۃ الدلالت** اس کو کہتے ہیں جس میں کوئی دوسرا احتمال پیدا نہ ہو سکے مگر آپ جانتے ہیں کہ اکابر صحابہ اور تابعین کے گروہ نے آپ کے معنے قبول نہیں کئے اور مفسرین نے جابجا اس آپ کی تاویل کو **قِیْلَ** کے لفظ سے بیان کیا ہے جو ضُعف روایت پر دلالت کرتا ہے۔ عام رائے تفسیروں کی یہی پائی جاتی ہے کہ قراءت **قبل موتھم** کے موافق معنے کرنے چاہئیں اور ضمیر **بہٖ** کا نہ صرف حضرت عیسیٰ کی طرف بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ **جلّ شانہٗ** کی طرف پھیرتے ہیں۔ اب آپ کی رائے کی قطعیت کیونکر باقی رہ سکتی ہے۔ برائے خدا خوف الٰہی کو ہاتھ سے نہ دیں آپ کے منہ کی طرف صدہا آدمی دیکھ رہے ہیں اس زمانہ میں تمام لوگ اندھے نہیں فریقین کے بیانات شائع ہونے کے بعد پبلک خود فیصلہ کرلے گی لیکن جن لوگوں کے دلوں پر آپ کی رائے کا اثر پڑے گا اس کے ذمہ دار اور اس کے مؤاخذہ کے جوابدہ آپ ٹھہریں گے۔ اور میں نے جو آپ کے قاعدہ نون ثقیلہ کا نام جدید رکھا تو اس کی یہی وجہ ہے کہ اگر آپ کا یہ قاعدہ تسلیم کرلیا جائے تو نعوذ باللہ بقول آپ کے ابن عباس جیسے صحابی کو جاہل و نادان قرار دینا پڑتا ہے۔ اور قراءت **قبل موتھم** کو خواہ نخواہ افترا قرار دینا پڑے گا اور آپ کے نحویوں کو معصوم عن الخطا ماننا پڑے گا آپ تو اللہ رسول کے متبع تھے۔ سیبویہ اور خلیل کے کب سے متبع ہوگئے اب میں آپ کے اقوال باقی ماندہ کو بطرز قولہ اقول کے رد کرتا ہوں۔

قولہ ایسے معنے کرنا فاسد ہے کہ یہ کہا جائے کہ کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں جو اپنی موت سے پہلے مسیح پر ایمان نہیں لائے گا۔ کیونکہ یہ معنے نفس الامر میں تینوں زمانوں پر شامل ہیں۔

اقول جب کہ یہ معنی ابن عباس اور عکرمہ اور علی بن طلحہ وغیرہ صحابہ و تابعین کرتے ہیں اور قرآن ابی بن کعب انہی معنوں کے مطابق ہے تو کیا آپ کا یہ نحوی قاعدہ انکا اکابر کو جاہل قرار دے سکتا ہے اور کیا صدہا مفسرین بلکہ ہزارہا جواب تک یہ معنے کرتے آئے وہ جاہل مطلق اور آپ کی نحو سے غافل تھے۔ جب تک ان ہزاروں اکابر کا نام آپ قطعی طور پر جاہل نہ قرار دے دیں

۲۸۲

۲۔ اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتَ يَا عَلِيُّ خَاتَمُ الْاَوْصِيَاءِ"
(کنوز الحقائق فی احادیث خیر الخلائق برحاشیہ جامع الصغیر مصری جلد ا صـ۸)
کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علیؓ! تو خاتم الاوصیاء ہے کیا حضرت علیؓ کے بعد نہ کوئی موصی ہو سکتا ہے اور نہ کوئی وصی ؟

ب:۔ ایک دوسری روایت میں ہے۔
اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتَ يَا عَلِيُّ خَاتَمُ الْاَوْلِيَاءِ۔" (تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین احزاب رکوع ۴) کہ اے علی! میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو خاتم اولیاء ہے۔

۳۔ فتوحات مکیہ کے ٹائیٹل پیج پر حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کو خاتم اولیاء لکھا ہے۔

۴۔ خود دیوبندی علماء نے اس محاورہ کو استعمال کیا ہے چنانچہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی وفات پر جو مرثیہ لکھا۔ اس کے ٹائیٹل پیج پر متوفی کو خاتم الاولیاء والمحدثین کہا ہے۔

۵۔ مولوی بدر عا ... فحہ ۲ پر مولوی انور شاہ
سابق صدر المدرسین ...
۶۔ حضرت شا ... ر اول) کے ٹائیٹل پیج
پر حضرت شاہ صاحب ...
۷۔ حضرت غو ... ہیں بِكَ تُخْتَمُ
الْوَلَايَةُ (فتوح الغ ... حب محدث دہلوی نے
یہ کیا ہے:۔
"در زمانِ تو مرت ... ہمہ افتد" (فتوح الغیب صـ۲۳)
یعنی حضرت سید ... طلقت سے مر جائے گا
تو ترقی کرتے کرتے "خ ... رتبہ کے کمال پر پہنچ
جائیگا اور تیرا مقام و ... ن پر ہوگا۔ چنانچہ ندائے
غیب ترجمہ اردو فتوح ... لُولَايَةُ کا ترجمہ یہ لکھا

مذہبی انسائیکلوپیڈیا
یعنی
مکمل تبلیغی
پاکٹ بک
مرتبہ
جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم
بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ گجرات

"کہ تو ایسا عزت دار ہو جائیگا [illegible] چھپا لیا جائیگا۔ تیری مانند اولیاء وقت بھی نہ ہو سکیں گے بلکہ تو اُس وقت ہر ایک رسول اور نبی کا وارث ہو جائیگا۔ ولایت کاملہ تجھ کو مل جائے گی۔" (ندائے غیب صـ۳)

پس خاتم النبیین کے بھی معنی یہی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کو کوئی رسول نہ پا سکے گا۔ اور آپؐ کو نبوت کاملہ مل گئی ہے۔

۸۔ مولوی بشیر احمد صاحب دیوبندی لکھتے ہیں:۔

شیخ محی الدین سے پہلے اس وحدتِ وجود کا نام و نشان نہ تھا۔ ہاں وحدتِ شہودی تھی یعنی خدا تعالیٰ کے مشاہدہ میں اپنے آپ کو فانی سمجھنا۔ وحدتِ شہودی میں "من تو شدم تو من شُدی" استیلائے محبت کا تقاضا تھا۔ وجودیوں نے اس سے تجاوز کر کے وہ کام کیا جو ڈاکٹر اور فلاسفر کرتے ہیں کہ وہ خدائی کے حصہ دار بنتے ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ یہ وحدت وجود والے عموماً اباحتی ہوتے ہیں اور نماز و روزہ کی ہرگز پرواہ نہیں کرتے۔ یہانتک کہ کنجروں (کنچنوں) کے ساتھ بھی تعلقات رکھتے ہیں۔ ان کو کوئی پرہیز اور عُذر نہیں ہوتا۔ شہود کی حقیقت تو یہی ہے۔ کہ جیسے لوہے کو آگ میں ڈالا جاوے اور وہ اس قدر گرم ہو جاوے کہ سُرخ آگ کی طرح ہو جاوے۔ اس وقت اگرچہ آگ کے خواص اس میں پائے جاتے ہیں، تاہم وہ آگ نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح جس شخص کو خدا تعالےٰ سے تعلقات قوی اور شدید ہوتے ہیں اور فنا فی اللہ کے درجہ پر ہوتا ہے، تو اس سے بسا اوقات خارق عادت معجزات صادر ہوتے ہیں جو اپنے اندر ایک قسم کی اقتداری قوت کا نمونہ رکھتے ہیں۔ لوگ اپنی غلط فہمی اور کمزوری سے یہ گمان کر بیٹھتے ہیں کہ شاید یہ خدا ہو۔ شہودی حالت میں اکثر امور اُن کی مرضی کے موافق ہو جاتے ہیں۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعلوں کو خدا تعالیٰ نے اپنا فعل قرار دیا ہے اور اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (المائدہ : ۴) اور اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ (النصر : ۲) کی صدا آپ کو آگئی۔[1]

۴؍ اگست ۱۹۰۲ء

۴؍ اگست کی شام کو بعد نماز مغرب حجۃ اللہ حسب معمول تشریف فرما ہوئے۔ خدام پروانہ وار ارد گرد تھے۔ ایک نوجوان نے عرض کی کہ میں اپنا خواب بیان کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا :

"کل صبح کو بیان کرو۔ مسنون طریق یہی ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صُبح ہی کو خواب سُنا کرتے تھے۔"

ایک زبردست نشان

اثنائے کلام میں اس امر پر تذکرہ ہوا کہ فیضی ساکن بھیں نے اعجاز المسیح کا جواب لکھنا چاہا تھا، جو خدائے تعالیٰ کے وعدے کے موافق جو اعجاز المسیح کے ٹائیٹل پیج پر درج ہے۔ بامُراد نہ ہو سکا، بلکہ اس دُنیا سے اُٹھ گیا۔ حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا کہ :

"یہ کس قدر زبردست نشان ہے خدا کی طرف سے ہماری تصدیق اور تائید میں کیونکہ قرآن شریف میں آیا ہے۔

---

[1] الحکم جلد ۶ نمبر ۲۸ صفحہ ۷-۸ پرچہ ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء

بےہودہ امر ہے۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتا ہے۔ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ (الانعام: ۱۰۴) وجودیوں کا یہ مذہب ہے کہ ہم ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتے ہیں اور ہم ہی پکے موحّد ہیں۔ باقی سب مشرک ہیں۔ اس کا نتیجہ عوام میں یہ ہوا کہ اباحت پھیل گئی اور فسق و فجور میں ترقی ہو گئی، کیونکہ وہ اسے حرام نہیں سمجھتے اور نماز روزہ اور دوسرے اوامر کو ضروری نہیں سمجھتے۔ اس سے اسلام پر بہت بڑی آفت آئی ہے۔

میرے نزدیک وجودیوں اور دہریوں میں اُنیس اور بیس کا فرق ہے

یہ وجودی سخت قابلِ نفرت اور قابلِ کراہت ہیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ جس قدر گدیاں ہیں ان میں سے شاید ایک بھی ایسی نہیں ہوگی جو یہ مذہب نہ رکھتی ہو۔ سب سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرقہ جو قادری کہلاتا ہے وہ بھی وجودی ہو گئے ہیں، حالانکہ سیّد عبدالقادر جیلانیؒ وجودی نہ تھے۔ ان کا طرزِ عمل اور ان کی تصنیفات اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی عملی تصدیق دکھاتی ہیں۔

علماء صرف یہ سمجھتے ہیں کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صرف پڑھنے کے لیے ہے لیکن اس کے اثرات اور نتائج کچھ نہیں۔ مگر وہ عملی طور پر دکھاتے ہیں کہ ان منعم علیہ لوگوں کے نمونے اس اُمّت میں ہوتے ہیں۔

غرض یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ گو ایسے لوگ تھوڑے ہوتے ہیں۔ لیکن ہیں ضرور جو خدا تعالیٰ سے کامل محبت کرتے ہیں اور اسی دُنیا میں رہ کر انقطاع اور سفرِ آخرت کی تیاری کرتے ہیں۔ یہ اُمور ایسے ہی لوگوں کے حِصّہ میں آتے ہیں۔ جیسے سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ مگر اب برخلاف ان کے وجودیوں کی کثرت ہے اور اسی وجہ سے فسق و فجور میں ترقی ہے۔

اس دنیا میں معرفت اور بصیرت حاصل کرنے کا نسخہ

قرآن شریف کی تعلیم کا خلاصہ مغز کے طور پر یہی بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اس قدر استیلاء کرے کہ ماسوی اللہ جل جاوے۔ یہی وہ عمل ہے جس سے گناہ جلتے ہیں اور یہی وہ نسخہ ہے جو اسی عالم میں انسان کو وہ حواس اور بصیرت عطا کرتا ہے جس سے وُہ اُس عالم کی برکات اور فیوض کو اِس عالم میں پاتا ہے اور معرفت اور بصیرت کے ساتھ یہاں سے رُخصت ہوتا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو اس زمرہ سے الگ ہیں۔ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ (بنی اسرآئیل: ۷۳) اور ایسے ہی لوگوں کے لیے فرمایا ہے۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (الرحمٰن: ۴۷) یعنی جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور کھڑے ہونے

بقیہ ملفوظات ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

حقیقی اور لطیف جواب

اس امت میں سابقہ مجددین اور مامورین کا نبی نہ پکارا جانا آنحضرت کی شان اور عظمت کو ثابت کرتا ہے جسکا فخر آنحضرت صلعم کو ہی ہے موسیٰ کو ہرگز نہیں ہے کیونکہ جب موسیٰ ع کے بعد نبی کہلانیوالے بار بار آئے اور صدہا ہزار ہا آئے تو اس سے موسیٰ کی کسر شان ہوئی کہ جو خطاب ان کا تہا وہی اور ونکو کثرت سے ملا موسیٰ ع کے بارہ مین خاتم النبیین کا لفظ استعمال نہیں ہوا مگر آنحضرت کے حق مین ہوا ہے اس لئے خدا نے اس امت مین یون کیا کہ بہت سے ایسے پیدا کئے جن کو شرف مکالمہ تو دیا مگر آنحضرت کی شان اور عظمت کے لحاظ سے لفظ نبی کا ان کے حق مین نہ رکہا لیکن اگر اس امت مین کوئی بھی نبی نہ پکارا جاتا تو مماثلت موسوی کا پہلو بہت ناقص ٹھہرتا اور من وجہ امت موسوی کو ایک فضلیت ہو جاتی اس لئے یہ خطاب آنحضرت نے خود اپنی زبان مبارک سے ایک شخص کو دیدیا جس نے مسیح ابن مریم ہوکر دنیا مین آنا تہا کیونکہ اس جگہ دو پہلو مدنظر تھے ایک ختم نبوۃ کا اسے اسطرح نبہایا کہ جو نبی کے لفظ کی کثرت موسوی سلسلہ مین تھی اسے اڑا دیا۔ دوسری خاتمیت۔ اسے اسطرح سے پورا کیا کہ ایک کو نبی کا خطاب دیدیا تکمیل مماثلت کے لئے اس لفظ کا ہونا ضروری تہا سو پورا ہو گیا اور جو مصلحت یہان مدنظر تھی وہ موسوی سلسلہ مین نہین تھی کیونکہ موسیٰ ع خاتم نبوت نہین تھے۔

نبوت کے بارہ مین اپنا مذہب

محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہین دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے صرف آنحضرت کے انعکاس سے جو نبوت ہو وہ جائز ہے۔

کیا عورت نبوۃ کر سکتی ہے

نبوت پر ذکر ہوتے ہوتے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک عورت نے نبوت کا دعوےٰ کیا جب اس کے سامنے لا نبی بعدی کی حدیث پیش ہوئی تو اس نے جوابدیا کہ لا نبیۃ بعدی تو نہین ہے مردون کی نبوت کی نفی ہے نہ کہ عورتون کی۔ فرمایا کہ یہ اس کی غلطی تھی قرآن شریف مین اکثر خطاب مردون کو ہے اور ہر جا فرمایا ہے کہ الرجال قوامون علی النساء یعنی مرد مثل آقا کے ہین تو جو احکام آقا کے لئے ہون خادم اس مین خود ہی شریک ہوتا ہے پس جب مردون کی نبوۃ کی نفی ہوئی تو عورتون کی بدرجہ اولیٰ ہوئی۔

درس قرآن

پارہ اول سورہ بقر رکوع ۲

ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الاٰخر وماھم بمؤمنین

ان تمام لوگون مین سے بعض لوگ ایسے بھی ہین جو بتاتے ہین کہ ہم اللہ پر اور یوم الاخر پر ایمان لائے اور وہ دراصل ایماندار نہین ہین۔

اس سے پیشتر کے رکوع مین منعم علیہم اور مغضوب علیہ گروہ کا ذکر ہوا ہے اور اب ضالین کا ذکر ہے بلکہ یعنی ان لوگون کا جو کہ گمراہی مین ہین۔ منافق بھی چونکہ مذبذب بین الیقین ہوتا ہے کبھی ادھر اور کبھی ادھر۔ صراط مستقیم پر اس کا قدم نہین ہوتا اس لئے وہ بھی ضال یعنی گمراہ ہوتا ہے۔

قرآن کریم مین یہ ذکر اس لئے ہین کہ ہر ایک مومن اپنے نفس کو ٹٹولے اور جو مذموم صفت اسے نظر آوے اسے دور کرے اور نفس کے اس دہوکے مین نہ آوے کہ اس سے مراد وہ منافق ہین جو کہ کسی نبی یا مامور پر ایمان کے بارے مین نفاق رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم تو حقیقی مومن ہین۔ نہین ہرگز نہین بلکہ اپنی حالت قلبی اور اللہ تعالےٰ کے عنایات اور تائیدات کا رنگ اپنے وجود مین امتحان کرکے اس بات کو پرکھے کہ اگر مین منافق نہین ہون تو کیون ناکامیان میرے شامل حال ہین اور جن کو مین منافق کہتا ہون ان سے میرے حالات متمیز ہین کہ نہین۔ حضرت احمد مرسل یزدانی نے ۲۵ مارچ کی ایک تقریر مین فرمایا ہو" کہ اگر یہ لوگ نیکی اور تقوی کا دعوی کرتے ہین تو ان کا دعوی کیون قرآن کے برابر ٹھیک نہین بیٹھتا خدا تو وعدہ کرتا ہے وہو یتولی الصالحین اور ان اولیاء اللہ المتقون اگر یہ لوگ واقعی طور پر متقی ہین تو خدا ان کا کیون کفیل نہین اور خدا کا قول کیون صادق نہین آتا" پس ہر ایک نفس کو دیکہنا اور غور کرنا چاہئے مین جو دوسرون کو منافق اور کافر وغیرہ کہکر الہی تائید اور نصرت سے محروم کہتا ہون کہین وہی محرومی میرے شامل حال تو نہین ہے پس اگر دیکھے کہ وہ بھی ظلمتون مین پھنسا ہوا ہے اور الہی تائید اس کی معاملات اور کاروبار مین شریک نہین ہے اور اسے کھلی کھلی اور بین صراط مستقیم نہین تو سمجھے کہ کوئی شعبہ نفاق یا کفر کا ضرور دلمین ہے اور ممکن ہے کہ اس کی اسے خبر بھی نہ ہو۔

من - بمعنے جو۔ وہ۔ کون۔ یہ لفظ ایک دو تین اور اس سے زیادہ کے واسطے آتا ہے۔

یقول - بمعنے بتلاتا ہے۔ خواہ زبان سے۔ خواہ ہاتھ سر خواہ اپنے اور اعضاء سے تحریر سے یا تقریر سے غرض دوسرے کو بتلا دینے کے موقعہ پر استعمال ہوتا ہے اس سے قال کا لفظ عام ہے یہ ضرور نہین کہ بالمشافہ گفتگو ہو اسی لئے اکثر قصہ اس قسم کے بنے ہوئے ہوتے ہین کہ دیوار نے میخ کو کہا کہ مجھ سے پوچھ جو مجھے ٹھوک رہا ہے میخ اور دیوار کی زبان نہین ہوتی یہان زبان سے مراد زبان حال مراد ہے۔

اٰمنا باللہ - اللہ پر ایمان لانے کے یہ معنے ہین کہ کل قرآن شریف کی باتون کو ماننا۔ اسلام مین اللہ لفظ کے یہ معنے ہین کہ ایسا خدا جو کہ تمام صفات کاملہ اور عالیہ سے متصف اور جمیع خصائل اور رذائل سے منزہ ہو اور اسلام نے وہ خدا پیش کیا ہے۔ جو کہ کتابین نازل کرتا۔ اپنے بندون سے کلام کرتا۔ ان کی ہدایت کے لئے نبی اور رسول اور مجدد مبعوث کرتا جو اس کا طالب ہوتا اس کو اپنی راہین دکھاتا۔ نیکی کا بدلہ نیک اور بدی کا بدلہ بد دینا۔ اور اپنے دوستون کو عزت دینا اور ان کے لئے خوارق عادت کام کرتا اور اپنے دوستون کے دشمنون کو ذلیل کرنا۔ ایسے خدا کو جو ماننے والا ہو اسے نفاق کی کیا ضرورت ہے اور کس کا ڈر ہے کہ وہ حق کو چھپا وے اور درپردہ خدا کے دشمنون سے بھی تعلقات رکھے۔

یوم الاٰخر - یوم الاخر پر ایمان کے یہ معنے ہین کہ انسان جزا وسزا کا قائل ہو اس کے دل مین یہ بات جمی ہوئی ہو کہ نیکی کا بدلہ بدی اور بدی کا بدلہ نیکی نہین ہو سکتا پھر جس کو یہ ایمان حاصل ہو اور وہ ہر وہ خدا کو ایک متصرف مقتدر ہستی مانتا ہو تو بتلاؤ نفاق کہان رہیگا۔

اسی لئے خدا تعالےٰ آگے فرماتا ہے کہ یہ لوگ اس دعوے مین جہوٹے ہین صرف ظاہری باتون اور فعلون سے دکھلانا چاہتے ہین کہ ہم بھی مومن ہین۔

وما ھم بمؤمنین - وہ مومن ہرگز نہین ہین جب ما کا صلہ با آوے تو اس سے تاکید مراد ہوتی ہے وا ؤ یہان حالیہ ہے (آئندہ)

اطلاع ضروری

ہم ایک سلسلہ کی احمدی جماعت کے احباب کو یاد دلانا چاہتے ہین کہ جو رقم زکوٰۃ، فطرہ، صدقہ وغیرہ کا ہو مے وہ تمام قادیان دارالامان مین ہی بہیجا کرین کیونکہ وہان پر درویش یتامیٰ ہین اور کوئی جگہ ان کے لئے ایسی بہتر نہین ہم نے آپ کو خبردار کر دیا۔

لو عاش إبراهيمُ وصارَ نبياً، وكذا لو صارَ عُمرُ نَبياً
لكانا من أتباعه عليه الصلاة والسلام كعيسى والخضر وإلياس عليهم
السلام، فلا يُناقِضُ قولَهُ تعالى ﴿وخاتَمَ النبيِّين﴾ (٤٢٤) إذ المعنى: أنَّه لا
يأتي نبيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ ولم يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ..

(الاسرار المرفوعه فی الاخبار الموضوعة، صفحه 192)

مشہور امام مُلا علی قاریؒ نے فرمایا ہے " اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی بن جاتے۔ نیز حضرت عمرؓ بھی نبی بن جاتے تو وہ دونوں حضرت عیسیٰؑ، حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع نبیوں میں سے ہوتے۔ پس حدیث لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا۔ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبین کے ہرگز مخالف نہیں کیوں کہ خاتم النبین کے تو معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کا امتی نہ ہو۔"

Hazrat ... ophet, and
likewise ... f the Holy
Prophet ... Ilyas upon
whom ... Nabiyyeen'
which ... who was
not of h...
... page 192)

Imam M... in Prophet
geword... e beiden -
genausc... opheten[saw]
unterge... rte Gottes
"Khatan... nach dem
Heiliger... chafft und
nicht zu...
... Seite 192)

مستند کتب کے نایاب تبلیغی حوالہ جات پر مشتمل

قندیل صداقت

Fackel Der Wahrheit

NÜTZLICHE VERWEISE ZU AUTHENTISCHEN BÜCHERN DES ISLAMS

BEACON OF TRUTH

USEFUL REFERENCES FROM AUTHENTIC AND DISTINCTIVE BOOKS ON ISLAM

شائع کردہ
شعبہ تصنیف۔ جماعت احمدیہ جرمنی

٣٧٧ ـ حديث: ... يَوْمَ القيامةِ إلا
جُنُباً»(١)
أسندَهُ ا ... وِيَ بغير هـذا
اللفظ.

الأَسرارُ المرفوعة
في
الأخبار الموضوعة
المعروف بالموضوعات الكبرى
للعلامة نور الدين: علي بن محمد بن سلطان
المشهور بالملا علي القاري

حققه وعلق عليه وشرحه
محمد بن لطفي الصباغ

الطبعة الثانية
مع زيادة في التحقيق والتعليق

المكتب الإسلامي

٣٧٨ ـ حديث:
رُوِي مر ... بن عبد البَـرّ:
أسانيدُها
وقال ابن
وقال الع ... ه السخاوي.
وقال أحـ
لكن ورد
«لولا أنّ ... ه الطبراني في
«الكبير» عن أبي أمامة به مرفوعاً.

٣٧٩ ـ حديث: «لَوْ عاشَ إبراهيمُ لكانَ نَبِيّاً».
قال النووي في «تهذيبه»(٥): هذا الحديث باطلٌ، وجسارةٌ على

(١) انظر «الموضوعات» ٣/١١٢ و«اللآلىء» ٢/١٩٨ و«تنزيه الشريعة» ٢/٢٢٠ و«الميزان» ٣/٥٩٠ و«المقاصد» ٣٤٢ و«التمييز» ١٣٠ و«الكشف» ٢/١٥٤.

(٢) انظر «تأويل مختلف الحديث» لابن قتيبة ٧٥ و«الدرر» رقم ٣٤٦ و«الفوائد» للكرمي رقم ٩٠ و«الفوائد» للشوكاني ٦٤ و«تذكرة الموضوعات» ٦١ و«المقاصد» ٣٤٤ و«التمييز» ١٣٠ و«الكشف» ٢/١٥٥.

(٣) في المخطوطة: العسقلاني، ورجحنا ما في «المقاصد الحسنة» للسخاوي. ص٣٤٤.

(٤) وقال السخاوي: سنده ضعيف. أقول: وجاء في «الخلاصة» للطيبي ص٨٤ «لولا أن السؤّال يكذبون ما قدس من ردّهم».

(٥) أي «تهذيب الأسماء واللغات» وذلك في ترجمة إبراهيم ابن النبي ﷺ ١/١٠٣ وانظر «ابن ماجه» ١/٤٨٤ و«الإصابة» ١/١٠٤ رقم الترجمة ٣٩٨ و«الحاوي» للسيوطي ٢/١٨٩ و«الفتاوى الحديثية» ١٢٨ و«الفوائد» للكرمي رقم ٥٦ و«المقاصد» ٣٤٤ و«التمييز» ١٣٠ و«الكشف» ٢/١٥٦.

الكلامِ بالمغَّيبات، ومجازفةٌ، وهجومٌ على عظيم.

وقال ابنُ عبد البَرّ في «تمهيده»: لا أدري ما هذا؟ فقد وَلَدَ نوحٌ عليه السلام غَيْرَ نبيٍّ، ولو لم يلد النبيُّ إلا[1] نبيّاً لكان كُلُّ أحدٍ نبياً، لأنهم من ولد نوح عليه السلام. انتهى.

وغرابته لا تخفى[2]؛ إذ لم يكن يلزم إلا كونُ أولاده الصُّلْبية أنبياء لا مطلق ذريته، مع أن الكلام في الخصوص الجزئية لا في المطلقة[3] الكلية، إذ لا يلزم من كون إبراهيمَ ولدِ نبيِّنا عليه الصلاة والسلام نبيّاً أن يكون ولدُ كلِّ نبيٍّ نبياً. وإذا أخبر الصادق، وثبت عنه النقلُ الموافقُ، فلا كلام فيه، مما ينافيه. وقد أخرج ابن ماجه وغيره من حديث ابن عباس قال: لما مات إبراهيمُ ابنُ النبي ﷺ صلَّى عليه وقال: «إنَّ لـه مُرْضِعـاً في الجَنَّةِ، ولو عاشَ لكان صدِّيقاً نَبيّـاً، ولو عـاشَ لأعتقتُ أخوالَـهُ مِنَ القِبْطِ وما استُـرِقَّ قِبْطيٌّ».

إلا أنَّ في سنـده أبا شيبـة إبراهيم بن عثمـان الواسـطي وهـو ضعيف[4]، لكن له طرق ثلاثة يَقْوَى بعضُها ببعض، ويشير إليه قولُهُ تعالى: ﴿ما كان محمَّدٌ أبا أَحَدٍ مِنْ رِجالِكُمْ ولكن رسولَ الله وخاتَمَ النبيِّينَ﴾[5] فإنه يومىءُ إليه بأنه لم يعشْ له ولدٌ يصل إلى مبلغ الرجال، فإنَّ ولده من صلبه يقتضي أن يكونَ لُبَّ قلبه كما يقال: «الولدُ سِرُّ أبيه». ولو عاش وبلغ أربعين وصارَ نبيّاً لَزِمَ أنْ لا يكونَ نَبيُّنا خاتَمَ النبيِّين.

---

(١) في المخطوطة: (ولو لم يلد إلا نبياً).

(٢) في الأصول: (لا يخفى).

(٣) في المخطوطة: (مطلقة).

(٤) ترجم له الذهبي في «الميزان» ١/٤٧، وذكر أنه توفي بعد الستين ومائتين، وأورد نقولاً عن العلماء في أنه ضعيف.

(٥) سورة الأحزاب، الآية: ٤٠

پھر ماسوا اس کے اگر اس وجہ سے انکار کیا جاتا ہے کہ یہ امر خارق عادت ہے تو کیا بموجب اصول آریوں کے وید کے بعد الہام الٰہی ہونا یہ خارق عادت امر نہیں ہے پس جبکہ لیکھرام کی موت نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ قادر خدا اس زمانہ میں بھی برخلاف وید کے مقرر کردہ قانون قدرت کے الہام کرتا ہے تو وید کا سارا قانون قدرت دریا بُرد ہو گیا اس صورت میں وید کی بات کا کوئی بھی اعتبار نہ رہا۔ ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اُس پر اعتبار نہیں رہتا اور اگر لیکھرام والی پیشگوئی سے تسلی نہیں ہوئی تو پھر درخواست کرنے سے اور کوئی ذریعہ تسلّی کا پیدا ہوسکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی صدہا الہامی پیشگوئیاں جو پوری ہو چکی ہیں تسلّی دے سکتی ہیں۔ غرض وید کا قانون قدرت ایسا جھوٹا ثابت ہوا کہ ساتھ ہی وید کو بھی لے ڈوبا پھر اسی بنا پر اعتراض کرنا حیا سے بعید ہے۔ ظاہر ہے کہ وید نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کے بعد خدا کی قوتِ تکلّم ہمیشہ کے لئے مسلوب رہے گی مگر ہم نے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ ثابت کر دیا کہ وید نے جو کچھ دعویٰ کیا ہے اور جو کچھ آئندہ کے لئے خدا کے الہام کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ محال اور قانون قدرت کے برخلاف ہے وہ سراسر جھوٹ اور خلافِ حق ہے بلکہ خدا ہمیشہ اپنے بندوں کو الہام کرتا ہے تو پھر بتلاؤ کہ اس کے بعد بار بار اُس وید کو پیش کرنا جس کے قانون قدرت کا نمونہ ہم دیکھ چکے ہیں۔ کس قدر خلاف حیا و شرم ہے۔

غرض لیکھرام کی موت نے ثابت کر دیا کہ وید کی یہ تعلیم سراسر غلط ہے کہ اس کے بعد الہام نہیں ہے تو پھر وید کے مقرر کردہ قانون قدرت پر اعتبار کیا رہا خدا تعالیٰ کے کروڑہا قانون قدرت ابھی مخفی ہیں اور آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہے ہیں مگر افسوس ان لوگوں پر کہ دانستہ آنکھ بند کر لیتے ہیں اگر یورپ کا کوئی شخص یہ بات ظاہر کرے کہ میں پتھر میں سے پانی نکال سکتا ہوں یا تمام پتھر کو پانی بنا سکتا ہوں تو اُس کے مقابل پر یہ لوگ دم بھی نہ ماریں اور فی الفور آمَنَّا وَ صَدَّقْنَا کہنے لگیں مگر خدا کے کلام نے جو کچھ بیان کیا اس کو نہیں مانتے۔

آتھم کے مقدمہ میں دیکھ چکے ہو کہ باوجود اس کے بہت سے منصوبوں کے پھر آخر حق ظاہر ہو گیا۔ کیا تمہارے دل قبول نہیں کر گئے کہ آتھم کا قسم سے انکار کرنا اور نالش سے انکار کرنا اور حملوں کا ثبوت دینے سے انکار کرنا صرف اسی وجہ سے تھا کہ اس نے ضرور الہامی شرط کے موافق حق کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ باجود اس کے کہ ملامتی اشتہاروں کی بہت ہی اس کو مار پڑی مگر وہ اس الزام سے اپنے تئیں بری نہ کر سکا جو اس کے اقرار خوف اور بے ثبوت ہونے عذر حملوں سے اس پر وارد ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ اس موت نے اس کو آ پکڑا جس سے وہ ڈرتا رہا اور ضرور تھا کہ وہ انکار کے بعد جلد مرتا۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ کی پاک پیش گوئیوں کے رو سے یہی سزا اس کے لئے ٹھہر چکی تھی۔ سو اس خدا سے خوف کرو جس نے آتھم کو بڑی سرگردانیوں کے گرداب میں ڈال کر آخر اپنے وعید کے موافق ہلاک کر دیا۔ خدا کی کھلی کھلی پیشگوئیوں سے منہ پھیرنا یہ بدطینتوں کا کام ہے نہ نیک لوگوں کا۔ اور جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا۔ یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔ میاں حسام الدین عیسائی لکھتے ہیں کہ آتھم چار دن تک بے ہوش رہا۔ مگر وہ اس کا سرّ نہیں بیان کر سکے کہ کیوں چار دن تک بے ہوش رہا۔ سو جاننا چاہئے کہ یہ چار دن کی سخت جان کندن کے ان چار افتراؤں کی اسی دنیا میں اس کو سزا دی گئی۔ جو اس نے زہر خورانی کے اقدام کا افترا کیا۔ سانپ چھوڑنے کا افترا کیا۔ لودیانہ اور فیروز پور کے حملہ کا افترا کیا اور عیسائیوں کے خوش کرنے کے لئے اصل وجہ خوف کو چھپایا۔ سو عیسائیوں کے لئے اس سے زیادہ اور کوئی شرم کی جگہ نہیں کہ آتھم ان کے مذہب کے جھوٹا ہونے پر گواہی دے گیا۔ اب اگر آتھم کی گواہی پر اعتبار نہیں تو اس نئے طریق سے دوبارہ حجت اللہ کو پورا کرا لینا چاہئے۔ اور اس نئے طریق میں کوئی شرط بھی نہیں۔ سیدھی بات ہے کہ اگر باہم دعا کرنے کے بعد جس کے ساتھ فریقین کی طرف سے آمین بھی ہوگی۔ میرے مقابل کا شخص ایک سال تک خدا تعالیٰ کے فوق العادت عذاب سے بچ گیا تو جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں تاوان مذکورہ بالا ادا کروں گا۔

اور میں حضرات پادری صاحبان کو دوبارہ یاد دلاتا ہوں کہ اس طرح کا طریق دعا ان کے

خواب میں ایک شخص کی موت دیکھی جاتی ہے اور اس کی تعبیر زیادت عمر ہوتی ہے یہ ہے حال اُن مولویوں کا جو بڑے دیانتدار کہلاتے ہیں۔ جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی بُرا کام نہیں۔ ایسے جھوٹ کو خدا نے رِجس کے ساتھ مشابہت دی ہے مگر یہ لوگ رجس سے پرہیز نہیں کرتے ہم نے اس قدر وضاحت سے سعد اللہ کا مرنا پیشگوئی کے مطابق ثابت کر کے لکھا ہے مگر کیا مولوی ثناء اللہ صاحب مان لیں گے؟ نہیں بلکہ کوشش کریں گے کہ کسی طرح رد کریں ان لوگوں کا خدا تعالیٰ سے جنگ ہے۔ نہیں دیکھتے کہ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو یہ برکات اس کے شامل حال نہ ہوتیں کیا کوئی ایماندار خدائے عزّوجلّ کی نسبت ان افعال کو منسوب کر سکتا ہے کہ ایک شخص کو وہ دعوائے الہام کے بعد تیس بتیس برس کی مہلت دے اور دن بدن اس کے سلسلہ کو ترقی بخشے اور ایسے وقت میں جبکہ اس کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا یہ بشارت اس کو دی کہ لاکھوں انسان تیرے سلسلہ میں داخل کئے جائیں گے اور کئی لاکھ روپیہ اور طرح طرح کے تحائف لوگ تجھے دیں گے اور دور دور سے ہزارہا لوگ تیرے پاس آئیں گے یہاں تک کہ وہ راہ گہرے ہو جائیں گے اور اُن میں گڑھے پڑ جائیں گے جن راہوں سے وہ آئیں گے تجھے چاہیئے کہ ان کی کثرت کی وجہ سے تو تھک نہ جائے اور ان سے بد اخلاقی نہ کرے خدا تجھے تمام دنیا میں شہرت دے گا اور بڑے بڑے نشان تیرے لئے دکھلائے گا اور خدا تجھے نہیں چھوڑے گا جب تک وہ رُشد اور گمراہی میں فرق کر کے نہ دکھلاوے اور دشمن زور لگائیں گے اور طرح طرح کے مکر اور فریب اور منصوبے استعمال کریں گے مگر خدا انہیں نامراد رکھے گا۔ خدا ہر ایک قدم میں تیرے ساتھ ہوگا اور ہر ایک میدان میں تجھے فتح دے گا۔ اور تیرے ہاتھ پر اپنے نور کو پورا کرے گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا میں تجھے دشمنوں کے ہر ایک حملہ سے بچاؤں گا اگرچہ لوگ تجھے نہ بچاویں۔ اگرچہ لوگ تیرے بچانے کی کچھ پروا نہ رکھیں مگر میں تجھے ضرور بچاؤں گا۔

یہ اُس زمانہ کے الہام ہیں جس پر ۳۰ تیس برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اور یہ تمام الہام

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کوئی اعتقاد نہیں رکھتا کہ آپ بھی پھر آئیں گے کیونکہ آنجناب نے اپنی آمد اوّل میں ہی کافروں کو وہ ہاتھ دکھائے جواب تک یاد کرتے ہیں اور پوری کامیابی کے ساتھ آپ کا انتقال ہوا۔

اور معلوم ہوتا ہے کہ ابن العربی صاحب نے آخر عمر میں اپنے پہلے اقوال سے رجوع کر لیا تھا۔ اس لئے ان کا آخری بیان پہلے بیان سے متناقض ہے۔ ایسا ہی بعض اور فرقے صوفیوں کے کھلے طور پر حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔ اور ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسی پر اجماع ہو گیا تھا جو انبیاء گذشتہ جن میں حضرت عیسیٰؑ بھی شامل ہیں فوت ہو چکے ہیں۔ اُن میں سے ایک بھی زندہ نہیں پھر جیسے جیسے مذہب اسلام میں جہالت اور بدعات پھیلتی گئیں یہ بدعت بھی دین کا ایک جزو ہو گئی کہ حضرت عیسیٰ مُردہ ارواح کی جماعت میں سے نکل کر پھر دنیا میں واپس آئیں گے۔ اِس عقیدہ نے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے کیونکہ تمام دنیا میں سے صرف ایک ہی انسان کو یہ خصوصیت دی ہے کہ وہ آسمان پر مع جسم چلا گیا اور کسی زمانہ میں مع جسم واپس آئے گا۔ یہ عقیدہ حضرت عیسیٰ کو خدا بنانے کی پہلی اینٹ ہے کیونکہ ان کو ایک خصوصیت دی گئی ہے جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ خدا جلد یہ داغ اسلام کے چہرہ سے دُور کرے۔ آمین

بالآخر میں مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کو محض **حسبةً لِلّٰہ** نصیحت کرتا ہوں کہ آپ آخر عمر تک پہنچ گئے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے مقابل پر بیہودہ چالاکیوں کو چھوڑ دیں۔ آپ نے بہت زور لگایا ہر ایک قسم کا مکر کیا اور نور کے بُجھانے کے لئے قابل شرم منصوبوں سے کام لیا مگر انجام کار نامراد رہے۔ اگر میں مفتری ہوتا تو آپ کا کہیں نہ کہیں ہاتھ پڑ جاتا اور میں کب کا تباہ ہو جاتا۔ ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کُتّوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔ اگر یہ کاروبار

ہونے کا دعویٰ کر کے قوم کا مصلح قرار نہیں دیتا اور نہ نبوت اور رسالت کا مدعی بنتا ہے اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتلانے کے لئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔ ایسا خبیث اس لائق نہیں کہ خدا اس کو یہ عزت دے کہ تُو نے اگر میرے پر افترا کیا تو میں تجھے ہلاک کر دوں گا بلکہ وہ بوجہ اپنی نہایت درجہ کی ذلّت کے قابل التفات نہیں کوئی شخص اُس کی پیروی نہیں کرتا کوئی اُس کو نبی یا رسول یا مامور من اللہ نہیں سمجھتا۔ ماسوا اس کے یہ بھی ثابت کرنا چاہئے کہ اِس مفتریانہ عادت پر برابر تیئیس برس گذر گئے۔ ہمیں حافظ محمد یوسف صاحب کی بہت کچھ واقفیت نہیں مگر یہ بھی امید نہیں۔ خدا اُن کے اندرونی اعمال بہتر جانتا ہے۔ اُن کے دو قول تو ہمیں یاد ہیں اور سُنا ہے کہ اب ان سے وہ انکار کرتے ہیں (۱) ایک یہ کہ چند سال کا عرصہ گذرا ہے کہ بڑے بڑے جلسوں میں انہوں نے بیان کیا تھا کہ مولوی عبداللہ غزنوی نے میرے پاس بیان کیا کہ آسمان سے ایک نور قادیاں پر گرا اور میری اولاد اس سے بے نصیب رہ گئی۔ (۲) دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ نے انسانی تمثّل کے طور پر ظاہر ہو کر اُن کو کہا کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے کیوں لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اب مجھے خیال آتا ہے کہ اگر حافظ صاحب ان دو واقعات سے اب انکار کرتے ہیں جن کو بار بار بہت سے لوگوں کے پاس بیان کر چکے ہیں تو نعوذ باللہ بے شک انہوں نے خدا تعالیٰ پر افترا کیا ہے☆۔ کیونکہ جو شخص سچ کہتا ہے اگر وہ مر بھی جائے تب بھی انکار نہیں کر سکتا

☆ میں ہرگز قبول نہیں کروں گا کہ حافظ صاحب ان ہر دو واقعات سے انکار کرتے ہیں۔ ان واقعات کا گواہ نہ صرف میں ہوں بلکہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت گواہ ہے اور کتاب ''ازالہ اوہام'' میں ان کی زبانی مولوی عبداللہ صاحب کا کشف درج ہو چکا ہے۔ میں تو یقیناً جانتا ہوں کہ حافظ صاحب ایسا کذب صریح ہرگز زبان پر نہیں لائیں گے گو قوم کی طرف سے ایک بڑی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔ اُن کے بھائی محمد یعقوب نے تو انکار نہیں کیا تو وہ کیونکر کریں گے۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ منہ

عجیب قدرت دکھلاتا ہے کہ جب امام مذکور بحالت زار نزار گھر واپس آیا تو اثر الہام برعکس پایا یعنے لڑکے کے آثار رُو بصحت دیکھے غرض کہ مونہہ منحوس سے یہ کلمہ نکلنا ہی تھا کہ دم بدم لڑکے کو آرام ہونے لگا۔ جب لوگوں نے مجیبُ الدّعوات صاحب (یہ وہی لفظ ہندو کی لیاقت کا ہے) کی ہنسی اڑائی تو جواب دیا کہ الہام غلط نہیں ہوسکتا۔ دائم یہ بچّہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ تمام ہوا قصہ پُرافترا آریہ کا۔

اب دیکھنا چاہئے کہ وہ کنجر جو ولدالزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہ رہی جس قوم میں اس جنس کے شریف و امین لوگ ہیں وہ کیا کچھ ترقیاں نہیں کریں گے۔ اب اس نیک ذات آریہ پر فرض ہے کہ ایک جلسہ کرا کر ہمارے روبرو اس بہتان کی تصدیق کرا دے تا اصل راوی کو حلف سے پوچھا جائے اور اس بے اصل بہتان کے لئے نہ صرف ہم اس راوی کو حلف دیں گے بلکہ آپ بھی حلف اٹھائیں گے فریقین کے حلف کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر سچ سچ اپنے حافظہ کی پوری یادداشت سے بلا ذرہ کم وبیش میں نے بیان نہیں کیا تو اے خدائے قادر مطلق اور اے پرمیشر سرب شکتی مان ایک سال تک اپنے قہر عظیم سے ایسی میری بیخ کنی کر اور ایسا ہیبت ناک عذاب نازل فرما کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو اور پھر اگر ایک سال تک آسمانی عذاب سے اصل راوی محفوظ رہا تو ہم اپنے جھوٹا ہونے کا خود اشتہار دے دیں گے۔ کیونکہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے بہتان صریح کو بے فیصلہ نہیں چھوڑے گا یہ تو ہمارے لئے اور ہر ایک ملہم من اللہ کے لئے ممکن بلکہ کثیر الوقوع ہے جو کوئی خواب یا الہام مشتبہ طور پر معلوم ہو جس کے احتمالی طور پر کئی معنے کئے جائیں گے مگر یہ افترا کہ قطعی طور پر ہمیں الہام ہوگیا کہ دین محمد جان محمد کا لڑکا اب مرے گا اس کی قبر کھودو

معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے علم میں میرے ایام دعوت کا سلسلہ ہے اسلئے یہ لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا پر افترا کرنیوالا اور جھوٹا ملہم بننے والا اپنے ابتدائے افترا سے تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے اور خدا اس کی نصرت اور تائید کرسکتا ہے اور اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ اے بیباک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لطف و کرم سے میرے ساتھ معاملہ کیا یہاں تک کہ اِس مُدّت دراز☆ میں ہر ایک دن میرے لئے ترقی کا دن تھا اور ہر ایک مقدمہ جو میرے تباہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا خدا نے دشمنوں کو رسوا کیا۔ اگر اس مُدّت اور اُس تائید اور نصرت کی تمہارے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ بموجب آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا[1] یہ نشان بھی ثابت ہوگیا اور تم اِس سے پوچھے جاؤ گے۔

۱۹۔ **انیسواں نشان** یہ ہے کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو نواب بہاولپور کے پیر تھے میری تصدیق کے لئے ایک خواب دیکھا جس کی بنا پر میری محبت خدا تعالیٰ نے اُن کے دل میں ڈال دی اور اسی بنا پر کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے ملفوظات ہیں جا بجا خواجہ صاحب موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں۔ اہل فقر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن کو بذریعہ خواب یا کشف یا الہام پتہ ملتا ہے اسپر ایمان لاتے ہیں۔ پس چونکہ خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العلم کی طرح پاک باطن تھے اس لئے خدا نے اُن پر میری سچائی کی حقیقت کھول دی اور کئی مولوی جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا مکذب بنانے کے لئے آپ کے گاؤں میں پہنچے جیسا کہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کئے ہیں اور بعض غزنویوں کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا مگر آپ نے

☆ یہ یاد رہے کہ اگر میرے زمانہ الہام کو اس تاریخ سے لیا جائے جب اول حصہ براہین احمدیہ کا لکھا گیا تھا تب تو اس سال سے میرے الہام کے زمانہ کو ستائیس سال کے قریب ہوتے ہیں اور جب براہین احمدیہ کے چہارم حصہ سے شمار کیا جائے تو تب پچیس سال گذر گئے ہیں اور جب وہ زمانہ لیا جائے کہ جب پہلے الہام شروع ہوا تب تیس٣٠ سال ہوتے ہیں۔ منہ

١٠٩ ـ باب من سمَّى بأسماء الأنبياء. وقال أنس: قبَّلَ النبيُّ ﷺ إبراهيمَ ، يعني: ابنَه

٦١٩٤ ـ حدّثنا ابنُ نُمير حدثنا محمدُ بنِ بشر «حدَّثَنا إسماعيلُ قلتُ لابن أبي أوفىٰ: رأيتَ إبراهيمَ ابنَ النبيِّ ﷺ؟ قال: ماتَ صغيراً؛ ولو قُضيَ أن يكونَ بعدَ محمدٍ ﷺ نبيٌّ عاشَ ابنُه ، ولكن لا نبيَّ بَعدَه».

٦١٩٥ ـ حدّثنا سليمانُ بن حربٍ أخبرَنا شعبةُ عن عدِيِّ بن ثابتٍ قال: «سمعتُ البَراءَ قال: لما ماتَ إبراهيمُ عليه السلام قال رسولُ الله ﷺ: إنَّ له مرضعاً في الجنَّة».

[انظر الحديث: ١٣٨٢ ، ٣٢٥٥].

٦١٩٦ ـ حدّثنا ... ي الجعد «عن جابر بن عبد الله الأ... بكنيتي ، فإنما أنا قاسم أقسم بينكم ...

[انظر الحديث: ١٤ ...

٦١٩٧ ـ حدّثنا ... بي صالح «عن أبي هريرةَ رضي الله ... ومن رآني في المنام فقد رآني ، ف... يتبوَّأْ مقعدَهُ من النار». [انظر الحديث: ...

٦١٩٨ ـ حدّثنا ... ن أبي بُردةَ عن أبي بردةَ «عن أبي م... اهيمَ ، فحنَّكهُ بتمرةٍ ودَعا لهُ بالبركة ... ٥٤].

٦١٩٩ ـ حدّثنا ... بن شعبةَ قال: انكَسفتِ الشمسُ يو... ١٠٤١ ، ١٠٦٠].

٦٢٠٠ ـ أخبرَنا ... عن سعيدٍ «عن أبي هريرة قال: لم... دَ بن الوَليد ، وسلمةَ بن هِشام ، ... ين. اللهمَّ اشدُدْ وَطْأتَكَ على مُضَر ، اللهمَّ اجعَلها عليهم سنين كسني يوسف».

[انظر الحديث: ٧٩٧ ، ٨٠٤ ، ١٠٠٦ ، ٢٩٣٢ ، ٤٥٦٠ ، ٤٥٩٨].

صحيح البخاري

الطبعة الأولى
١٤٢٣ هـ - ٢٠٠٢ م

دمشق ـ حلبوني ـ جادة ابن سينا ـ بناء الجابي
ص.ب: ٣١١ ـ هاتف: ٢٢٢٥٨٧٧ ـ ٢٢٢٨٤٥٠ ـ فاكس: ٢٢٤٣٥٠٢

بيروت ـ برج أبي حيدر ـ خلف دبوس الأصلي ـ بناء الحديقة
ص.ب: ١١٣/٦٣١٨ ـ تلفاكس ٠١٨١٧٨٥٧ ـ ٠٣٢٠٤٤٥٩



للطباعة والنشر والتوزيع

الكلامِ بالمغَّيبات، ومجازفةٌ، وهجومٌ على عظيم.

وقال ابنُ عبد البَرّ في «تمهيده»: لا أدري ما هذا؟ فقد وَلَدَ نوحٌ عليه السلام غَيْرَ نبيٍّ، ولو لم يلد النبيُّ إلا[1] نبيّاً لكان كُلُّ أحدٍ نبياً، لأنهم من ولد نوح عليه السلام. انتهى.

وغرابته لا تخفى[2]؛ إذ لم يكن يلزم إلا كونُ أولاده الصُّلْبية أنبياء لا مطلق ذريته، مع أن الكلام في الخصوص الجزئية لا في المطلقة[3] الكلية، إذ لا يلزم من كون إبراهيمَ ولدِ نبيِّنا عليه الصلاة والسلام نبيّاً أن يكون ولدُ كلِّ نبيٍّ نبياً. وإذا أخبر الصادق، وثبت عنه النقلُ الموافقُ، فلا كلام فيه، مما ينافيه. وقد أخرج ابن ماجه وغيره من حديث ابن عباس قال: لما مات إبراهيمُ ابنُ النبي ﷺ صلَّى عليه وقال: «إنَّ لـه مُرْضِعـاً في الجَنَّةِ، ولو عاشَ لكان صدِّيقاً نَبِيّـاً، ولو عـاشَ لأعتقتُ أخوالَـهُ منَ القِبْطِ وما استُـرِقَّ قِبْطيٌّ».

إلا أنَّ في سنـده أبا شيبـة إبراهيم بن عثمـان الواسـطي وهـو ضعيف[4]، لكن له طرق ثلاثة يَقْوَى بعضُها ببعض، ويشير إليه قولُهُ تعالى: ﴿ما كان محمَّدٌ أبا أحَدٍ مِنْ رِجالِكُمْ ولكن رسولَ الله وخاتَمَ النبيِّينَ﴾[5] فإنه يومىءُ إليه بأنه لم يعشْ له ولدٌ يصل إلى مبلغ الرجال، فإنَّ ولده من صلبه يقتضي أن يكونَ لُبَّ قلبه كما يقال: «الولدُ سِرُّ أبيه». ولو عاش وبلغ أربعين وصارَ نبيّاً لَزِمَ أنْ لا يكونَ نَبيُّنا خاتَمَ النبيِّين.

(١) في المخطوطة: (ولو لم يلد إلا نبياً).
(٢) في الأصول: (لا يخفى).
(٣) في المخطوطة: (مطلقة).
(٤) ترجم له الذهبي في «الميزان» ١/٤٧، وذكر أنه توفي بعد الستين ومائتين، وأورد نقولاً عن العلماء في أنه ضعيف.
(٥) سورة الأحزاب، الآية: ٤٠

(٢٧) باب ما جاء فى الصلاة على ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر وفاته

١٥١٠ — حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ . ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ . ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ؛ قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ؟ قَالَ : مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ . وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيٌّ لَعَاشَ ابْنُهُ . وَلَـكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ .

الحديث قد أخرجه البخارىّ بعين هذا الإسناد فى الأدب ، فى باب مَن سمى بأسماء الأنبياء .

* * *

١٥١١ — حدّثنا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ. ثنا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ الْبَاهِلِيُّ. ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ. ثنا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ قَالَ : لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ « إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ . وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا . وَلَوْ عَاشَ لَعَتَقَتْ أَخْوَالُهُ الْقِبْطُ ، وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ » .

فى الزوائد : فى إسناده إبراهيم بن عثمان أبو شيبة قاضى واسط ، قال فيه البخارىّ : سكتوا عنه . وقال ابن المبارك : ارم به . وقال ابن معين : ليس بثقة . وقال أحمد : منكر الحديث . وقال النسائىّ: متروك الحديث.

* * *

١٥١٢ — حدّثنا ... امُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ ... الْقَاسِمُ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ خَدِيجَةُ : يَا رَسُولَ ا... قَاهُ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِضَاعَهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « إِ... لَمُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ ! لَهَوَّنَ عَلَيَّ أَمْرَهُ . فَقَالَ رَسُو... ، فَأَسْمَعَكِ صَوْتَهُ » قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ! بَلْ أُصَدِّق...

سُنَن
الحافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد القزويني
ابن ماجه
٢٠٧ — ٢٧٥ هـ
الجزء الأول
حقق نصوصه ، ورقّم كتبه ، وأبوابه ، وأحاديثه ، وعلّق عليه
محمد فؤاد عبد الباقي
فيصل عيسى البابي الحلبي
مطبعة دار احياء الكتب العربية

١٥١١ — (لعتقت أخ... ب . فهو عاتق . ويتعدى بالهمزة. فالثلاثى لازم والرباعى متعد .

١٥١٢ — (لبينة القاس... ن . واللبينة تصغيرها .

وأما قول ابن حجر المكي[1]: وتأويله أن القضيةَ الشَّرْطيَّةَ لا تَستلْزِمُ وقوعَ المقدّم وأن إنكار النووي كابن عبد البر لذلك فلعدم ظهور هذا التأويل، وهو ظاهر، فبعيدٌ جداً أن لا يفهم الإمامان الجليلان مثل هذه المقدمة، وإنما الكلام على فرض وقوع المقدم فافهم، والله سبحانه أعلم.

ثم يقرب من هذا الحديث في المعنى حديث:

«لو كانَ بَعْدي نبيٌّ لكانَ عُمَرَ بنَ الخطَّاب»[2]. وقد رواهُ أحمدُ والحاكمُ عن عُقْبَةَ بنِ عامرٍ به مَرْفوعاً.

قلت: ومع هذا لو عاش إبراهيمُ وصارَ نبيّاً، وكذا لو صارَ عُمرُ نَبيّاً لكانا من أتباعه عليه الصلاة والسلام كعيسى والخضر وإلياس عليهم السلام، فلا يُناقِضُ قولَهُ[3] تعالى ﴿وخاتَمَ النبيِّين﴾ إذ المعنى: أنَّه لا يأتي نبيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ ولم يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ[4]. ويُقوِّيه حديث: «لو كان موسى حَيّاً لما وَسِعَهُ إلا اتباعي»[5].

٣٨٠ ـ حديث: «لَوْ عَلِمَ اللهُ في الخِصْيانِ خَيْرًا لأَخْرَجَ منْ أَصْلابِهِم ذُرِّيَّةً

---

(١) هذا غلط. والصواب: العسقلاني لأن هذا القول هو الذي جاء في «الإصابة» للعسقلاني ١٠٥/١. وابن حجر المكي هو أحمد بن محمد المتوفى ٩٧٤ وبينما ابن حجر العسقلاني هو أحمد ابن علي المتوفى ٨٥٢.

(٢) قال الألباني في «صحيح الجامع» رقم ٥١٦٠: حسن. وذكر السيوطي أن أحمد والترمذي والحاكم أخرجوه عن عقبة بن عامر وأن الطبراني أخرجه عن عصمة بن مالك.

(٣) أي فلا يناقض ذلك قوله تعالى....

(٤) في تفسير المؤلف للآية نظر، وإنه في رأيي خطير، لأنّ فيه فتحاً لباب يمكن أن تستغله بعض الحركات المنحرفة المشبوهة كالقاديانية، التي تقول: إن إمامها لم ينسخ ملة النبي ﷺ وتدعي أنه من أمته، وهي فئة أجمع علماء عصرنا الثقات على تكفيرها.

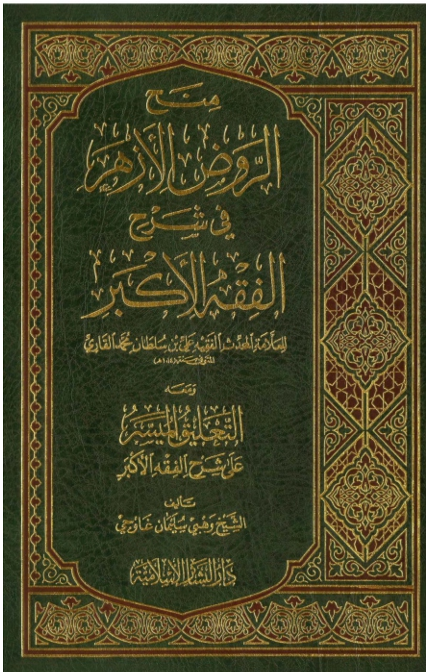
ولست أرى ضرورة للجمع بين تصور كون عمر أو إبراهيم نبياً وبين الآية الكريمة ﴿وخاتم النبيين﴾ لا سيما وأن الحديث لم يصح كما تقدم، والأقرب ـ على فرض صحته ـ أن يقال: إن المقصود من مثل هذه الأحاديث بيان رفعة شأن عمر أو إبراهيم، لأن النبوة منزلة عالية لو لم يسبق في مشيئته سبحانه أن لا يكون نبي بعد محمد ﷺ لكانا، والله أعلم.

(٥) رواه الإمام أحمد بإسناد حسن.

أشدّ الإنكار، وعلى حياته يصرّون. وتلك كلمة بها يموتون. فاجتنِبْ ذالك إن كنت من الذين يؤمنون بالفرقان ولا يكفرون. ولا تكنْ كمثل الذين تركوا كلام اللّٰه وراء ظهورهم فلا يبالون. ويقولون إن المسلمين أجمعوا على حياته.. كلا، بل هم يكذبون. وأين الإجماع وفيهم المعتزلُون؟ وإذا قيل لهم ألا تفكّرون في قول ربّكم: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي أو به لا تؤمنون؟ فليس جوابهم إلّا أن يحرّفوا آيات اللّٰه ويقولوا إنّ معنى التوفّى رفْع الروح مع الجسم العنصريّ. انظرْ كيف عن الحقّ يعدلون! ويعلمون أنّ هٰذا القول قول يجيب به عيسٰى بحضرة العزّة يوم القيامة إذ يسأله اللّٰه عن ضلالة الأمّة، وكذالك في الفرقان تقرؤون. فعجبت، واللّٰه، كلّ العجب من شأنهم، ومن عقلهم وعرفانهم! ألا يعلمون أنه ما كان لبشر أن يحضر يوم النشور، من قبل أن يُقبَض روحه ويكون من أصحاب القبور؟ ما لهم لا يتدبّرون؟ وقد حثا الصحابة التراب فوق خيرالبريّة، ومزاره موجود إلى هٰذا الوقت في المدينة المنوّرة. فمِن سوء الأدب أن يقال إن عيسٰى ما مات، وإنْ هو إلّا شرك عظيم.. يأكل الحسنات ويخالف الحصاة. بل هو تُوفّى كمثل إخوانه، ومات كمثل أهل زمانه. وإنّ عقيدة حياته قد جاءتْ في المسلمين من الملّة النصرانية، وما اتّخذوه إلٰهًا إلّا بهٰذه الخصوصيّة، ثم أشاعها النصارىٰ ببذل الأموال في جميع أهل البدْو والحضر، بما لم يكن أحد فيهم من أهل الفكر والنظر. وأما المتقدّمون من المسلمين فلم يصدر منهم هٰذا القول إلّا علٰى طريق العثار والعثرة، فهم قوم معذورون عند الحضرة، بما كانوا خاطئين غير متعمّدين. وما أخطأوا إلّا من وجه الطبايع الساذجة، واللّٰه يعفو عن كلّ مجتهد يجتهد بصحّة النيّة، ويؤدّى حقّ التحقيق من غير خيانة على قدر الاستطاعة. إلّا الذين جاء هم الإمام الحَكَم مع البيّنات

المعجزات لا من الكرامات، أما أنا فأستجهله ولا أكفره. أقول: ينبغي ألا يكفر ولا يستجهل لأنه من الكرامات لا من المعجزات، إذ المعجزةُ لا بد فيها من التحدِّي ولا تحدِّي هنا فلا معجزة، وعند أهل السنّة والجماعة تُجَوِّز الكرامة، كذا في الفصولين.

وأقول: التحدي فرع دعوى النبوة، ودعوى النبوّة بعد نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم كفر بالإجماع، فظهور خارق العادات من الأتباع كرامة من غير نزاع.



ثم اعلم أنه إذا تكلم بكلمة
لكن صدرت عنه من غير إكراه، ب
بالكفر بناء على القول المختار ع
التصديق والإقرار، فبإجرائها يتبدّ
ولم يدرِ أنها كلمة كفر، ففي فتاو
حيث قال: قيل: لا يكفر لعذره ب
أقول: والأظهر الأول إلا إذا كان
حينئذ يكفر ولا يعذر بالجهل.

ثم اعلم أن المرتد يعرض
الوجوب، لأن الدعوة بَلَغته، وهو
تعالى وتكشف عنه شبهته، فإن
لأنها مدة ضربت لأجل الإعذار،

وفي النوادر عن أبـي حنيفة وأبـي يوسف رحمهما الله تعالى يستحب أن يمهل ثلاثة أيام، طلب ذلك أو لم يطلب.

متفق عليه.

٦٠٨٨ ـ (٢) وعن زِرِّ بن حُبَيْشٍ، قال: قال عليٌّ رضي الله عنه: والذي فَلَق الحبَّةَ

أحكام شريعته وإتقان طريقته ولو بالوحي إليه كما يشير إليه قوله ﷺ: «لو كان موسى حياً لما وسعه إلا اتباعي»[1]، أي مع وصف النبوة والرسالة وإلا فمع سلبهما لا يفيد زيادة المزية، فالمعنى أنه لا يحدث بعده نبي لأنه خاتم النبيين السابقين. وفيه إيماء إلى أنه لو كان بعده نبي لكان علياً، وهو لا ينافي ما ورد في حق عمر صريحاً لأن الحكم فرضي وتقديري فكأنه قال: «لو تصور بعدي نبي لكان جماعة من أصحابي أنبياء ولكن لا نبي بعدي. وهذا معنى قوله ﷺ: لو عاش إبـ ... ء بني إسرائيل. فقد صرح الحفاظ كالزرك ... ، ثم رأيت بعضهم ذكر وزيادة: ولو كان ... واها إلا ابن الأزهر وكان يضع، وقال ابن ... م بواضعها. (متفق عليه) [وفي الرياض أ ... ولا: إلا أنه لا نبي بعدي. وعنه قال: خـ ... ول الله تخلفني في النساء والصبيان قال: ... أنه لا نبي بعدي. أخرجه أحمد ومسلم و ... سول الله ﷺ يقول: اللهم إني أقول كما قا ... علياً أشدد به أزري وأشركه في أمري كي ... أخرجه أحمد في المناقب. وعن أنس قـ ... رضى أن يكون لك من الأجر مثل ما لي ... ابن ماجه وأبو بكر الطبري في جزئه عن ... سى إلا أنه لا نبي بعدي[3]. وروى الخطـ ... عباس بلفظ: علي مني بمنزلة رأسي من بـ

مرقاة المفاتيح

للعلامة الشيخ علي بن سلطان محمد القاري المتوفى سنة ١٠١٤هـ

شرح مشكاة المصابيح

للإمام العلامة محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي المتوفى سنة ٧٤١هـ

الجزء الحادي عشر

منشورات

محمد علي بيضون

لنشر كتب السنة والجماعة

دار الكتب العلمية

بيروت ـ لبنان

٦٠٨٨ ـ (وعن ز ... همة وفتح موحدة فسكون تحتية فشين مـ ... لية ستين سنة وفي الإسلام ستين وهو من ... عود، وسمع عمر روى عنه خلق كثير من ... لذي فلق الحبة) أي

(١) لم أجده في الكتب الستة ولا في غيرها. والله تعالى أعلم.

(٢) ذكره السيوطي في الجامع الصغير ٢/ ٤٥٧ حديث رقم ٧٤٥٣.

(٣) لم أجد هذا اللفظ عند ابن ماجه والله تعالى أعلم. والموجود نحوه في الحديث رقم ١٢١.

(٤) مسند الفردوس ٣/ ٦٢ حديث رقم ٤١٧٤.

الحديث رقم ٦٠٨٨: أخرجه مسلم في صحيحه ١/ ٨٦ حديث رقم (١٣١ ـ ٧٨). والترمذي في السنن ٥/ ٥٩٤ حديث رقم ٣٧١٧. والنسائي ٨/ ١١٥ حديث رقم ٥٠١٨. وأحمد في المسند ١/ ٨٤.

وأنا الحاشر الذي يحشر الناس على قدميّ، وأنا العاقب» والعاقب: الذي ليس بعده نبيّ.
متفق عليه.

٥٧٧٧ ـ (٢) ... ﷺ يُسمّي لنا نفسه
أسماءً فقال: «أنا محـ ...

ﷺ بعث والدنيا مظلـ ... الكفر. قال النووي:
ويحتمل أن يراد به الـ ... الدين كله ﴾ [التوبة ـ
٣٣]. وجاء في حديـ ... كما قال تعالى: ﴿قل
للذين كفروا أن ينتهو ... حاشر) أي ذو الحشر
(الذي يحشر) أي يحـ ... ، وفي نسخة بالكسر
والتخفيف أي على ... لإفراد وتشديدها على
التثنية. قال الطيبي: ... المعنى المدلول للفظة
أنا. وفي شرح السنة ... عنه الأرض»[1]. وقال
النووي: أي على أثر ... من الإسناد المجازي
لأنه سبب في حشر ... لعاقب والعاقب الذي
ليس بعده نبي) الظـ ... شرح مسلم قال ابن
الأعرابي: العاقب الذ ... الرجل لولده. (متفق
عليه) ورواه مالك والـ ...

مرقاة المفاتيح
للعلامة الشيخ علي بن سلطان محمد القاري المتوفى سنة ١٠١٤هـ
شرح مشكاة المصابيح
للإمام العلامة محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي المتوفى سنة ٧٤١هـ
الجزء العاشر
منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

٥٧٧٧ ـ **(وعن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال: كان رسول الله ﷺ يسمي لنا نفسه أسماء فقال: أنا محمد وأنا أحمد والمقفي)** بكسر الفاء المشددة في جميع الأصول المصححة، أي المتبع من قفا أثره إذا تبعه. يعني أنه آخر الأنبياء الآتي على أثرهم لا نبي بعده. وقيل: المتبع لآثارهم امتثالاً لقوله تعالى: **﴿فبهداهم اقتده﴾** [الأنعام ـ ٩٠]. وفي معناه العاقب، وفي بعض نسخ الشمائل بفتح الفاء المشددة لأنه قفي به. قال الطيبي: قيل: هو على صيغة الفاعل، وهو المولى الذاهب. يقال: قفى عليه أي ذهب به، فكأن المعنى هو آخر الأنبياء، فإذا قفي فلا نبي بعده. فمعنى المقفي والعاقب واحد، لأنه تبع الأنبياء، أو هو المقفي لأنه المتبع للنبيين وكل شيء تبع شيئاً. فقد قفاه. يقال: هو يقفو أثر فلان أي يتبعه. قال تعالى: **﴿ثم قفينا على آثارهم برسلنا﴾** [الحديد ـ ٢٧]. هذا أحد الوجهين. والوجه الآخر أن يكون المقفي بفتح القاف، ويكون مأخوذاً من القفي والقفي الكريم والضيف والقفاوة البر واللطف. فكأنه سمي المقفي لكرمه وجوده وفضله. والوجه الأوّل أحسن وأوضح. أقول: والظاهر أن هذا الوجه الثاني لا وجه له، بل هو تصحيف لمخالفته أصول المشكاة والشمائل

(١) مر في الحديث ٥٧٦١.

الحديث رقم ٥٧٧٧: أخرجه مسلم ٤/١٨٢٨ حديث رقم (١٢٦ ـ ٢٣٥٥). وأحمد في المسند ٤/٣٩٥.

٥٧٤٨ ـ (١٠) وعن أبي هريرةَ، أنَّ رسول الله[1] ﷺ قال: «فُضِّلتُ على الأنبياءِ بستّ: أُعطيتُ جوامعَ الكلِمِ، ونصرتُ بالرُّعبِ، وأُحلَّتْ لي الغنائمُ، وجُعلتْ لي الأرضُ مسجداً وطَهوراً، وأُرسلتُ إلى الخلقِ كافةً، وخُتمَ بيَ النَّبيُّونَ».

كان قبلكم. إلا أن يكـ ... ـارون.

٥٧٤٨ ـ (وعن ... ـضلت على الأنبياء
بست) قال التوربشتي ... ـف تضاد وإنما هو
اختلاف زمان، يكو... ـدث به، ثم زيد له
السادسة فأخبر عن ... ـت تأخر الدال على
الزيادة. قلت: إن ثبـ... في المستقبل، عبر
عنه بالماضي تحقيقاً ... ـكون ذكر الخمس أو
الست لمناسبة المقا... ـعة إلى هذه الست.
قلت: ويجوز أن تكـ... ـم. (أعطيت جوامع
الكلم) أي قوة إيجاز ... ـرة المعاني الكثيرة،
وقد جمعت أربعين ... أقل مما يتصوّر منه
تركب الكلام، ويتأتـ... ـين»[2]، والمستشار
مؤتمن[3]، و«لا تغضـ... ـء عن عمر رضي الله
عنه: أعطيت جوامع ... ـسنة، قيل: جوامع
الكلم هي القرآن، جـ... وقيل: إيجاز الكلام
في إشباع من المعنى ... المعاني وأنواعاً من
الكلام. (ونصرت بالـ... ـر. (وأحلت لي) أي
لأجلي على أمتي. (... ـى الخلق كافة). أي
إلى الموجودات بأسر... ـادات، كما بينته في

مرقاة المفاتيح
للعلامة الشيخ علي بن سلطان محمد القاري المتوفى سنة ١٠١٤هـ
شرح مشكاة المصابيح
للإمام العلامة محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي المتوفى سنة ٧٤١هـ
الجزء العاشر
منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

الصلوات العلية على الصلوات المحمدية. قال الطيبي: يجوز أن يكون كافة مصدراً، أي أرسلت رسالة عامة لهم محيط بهم لأنها إذا شملتهم فقد كفتهم أن يخرج منها أحد، وأن يكون حالاً إما من الفاعل، والتاء على هذا للمبالغة كتاء الراوية. والعلامة، وإما من المجرور، أي مجموعين. (وختم بي النبيون) أي وجودهم فلا يحدث بعدي نبي ولا يشكل بنزول عيسى عليه السلام، وترويج دين نبينا ﷺ على أتم النظام وكفى به شهيداً شرفاً، وناهيك به فضلاً على

الحديث رقم ٥٧٤٨: أخرجه مسلم في صحيحه ١/ ٣٧١. حديث رقم (٥. ٥٢٣) وأحمد في المسند ٢/ ٤١٢.

(١) في المخطوطة «النبي» ﷺ.

(٢) الطبراني في الأوسط ذكره في الجامع الصغير ٢/ ٣٥٠ حديث رقم ٥٦٨٢.

(٣) الترمذي ٥/ ١١٥ حديث ٢٨٢٢.

(٤) أخرجه البخاري، وكذلك الترمذي حديث رقم ٢٠٢٠.

سبق نمبر 5

سابقہ اسباق میں آپ نے ختم نبوت کے متعلق لغات خاتم، خاتم از مفسرین، خاتم از احادیث، خاتم از اسلاف علماء کا مطالعہ فرمایا اب ہم اس سبق میں مرزا غلام قادیانی کے نزدیک خاتم کا کیا مطلب ہے نیز مرزا قادیانی کے ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کے دلائل دیں گے اور مرزا غلام قادیانی کی موت کا تذکرہ بھی کریں گے،لہذا یہ سبق بہت اہم ہے اس کو اچھے طریقہ سے حفظ فرمائیں۔

مرزا قادیانی کے نزدیک لغتِ خاتم

قادیانیوں کے نزدیک خاتم النبیین کا مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں سے افضل نبی ہیں یعنی قادیانیوں کے نزدیک خاتم کا مطلب افضل ہوتا ہے۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قادیانی خاتم کا ترجمہ افضل کیوں کرتے ہیں ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ قادیانی چونکہ مرزا قادیانی کو بھی نبی مانتے ہیں اس لیے مرزا قادیانی کو بھی تمام نبیوں میں شامل کرنے کے بعد ان سب نبیوں میں سے افضل نبی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں مراد لیتے ہیں۔

خاتم کا ایک اور بھی ترجمہ قادیانی کرتے ہیں وہ ہے" مہر"۔یعنی ایسی مہر کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب جو بھی نبی آئیں گے ان پر پہلے نبی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہر ثبت کریں گے پر وہ نبی آئے گا چنانچہ مرزا قادیانی بھی ایسا ہی نبی ہے کہ اس پر بھی نبی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہر لگائی ہے۔

(معاذ اللہ)

سچ کو جتنے بھی پردوں میں رکھو لیکن ایک دن سچ سامنے آہی جاتا ہے چنانچہ مرزا غلام قادیانی سے بھی جانے انجانے میں کچھ مقامات پر خاتم کا ترجمہ" آخری" تحریر پا چکا ہے۔ان

مقامات کو ہم یہاں لکھ رہے ہیں تا کہ ہمارا موقف ثابت ہو سکے۔

خاتم کا ترجمہ "ختم کرنے والانبیوں کا"

اکیسویں آیت یہ ہے مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والانبیوں کا۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431) سکین صفحہ 229

مرزا غلام قادیانی نے خاتم النبیین کا ترجمہ ختم کرنے والانبیوں کا کر کے تمام مسئلوں کو حل کر دیا ہے۔ہم مسلمانوں کو یہ ترجمہ بالکل قبول ہے اور ہمارا ابھی اس پر ایمان ہے کہ حضور ﷺ تمام نبیوں کو ختم کر دیا۔اگر کسی قادیانی کو اس ترجمہ پر کوئی اعتراض ہو تو وہ مرزا غلام قادیانی کو پکڑے جا کر۔مزید آگے مرزا قادیانی اپنی پیدائش کے تذکرہ میں لکھتا ہے کہ:

اسی طرح پر میری پیدایش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں اُن کے لئے خاتم الاولاد تھا۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479) سکین صفحہ 230

اور باایں ہمہ میں اپنے والد کیلئے خاتم الولد تھا۔میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 113) سکین صفحہ 231

قادیانیوں سے سوال ہے کہ ہم نے خاتم الولد (آخری لڑکا) خاتم الاولاد (آخری

اولاد) کا ترجمہ کیا ہے، کیا ہم نے ترجمہ ٹھیک کیا ہے یا غلط؟ اگر تم یہاں پر بھی افضل کا ترجمہ کرتے ہو تو ماننا پڑے گا کہ مرزا غلام قادیانی کی مہریں لگ لگ کر مرزے کے بعد بھی اولاد پیدا ہوتی رہی؟ جواب سوچ سمجھ کر دینا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خاتم الانبیاء

قرآن شریف میں بارہ موسوی خلیفوں کا ذکر فرمایا جن میں سے ہر ایک حضرت موسیٰ کی قوم میں سے تھا اور تیرھواں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جو موسیٰ کی قوم کا خاتم الانبیاء تھا۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 123) سکین صفحہ 232

یہاں پر بھی ماننا پڑے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے اور نبی بھی آتے رہے اور اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مہریں لگی ہوئی تھیں؟

خاتم الخلفاء یعنی آخری خلیفہ

مسیح موعود کے کئی نام ہیں منجملہ ان کے ایک نام اس کا خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر آنے والا ہے۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23، صفحہ 333) سکین صفحہ 233

اب بھی قادیانی خاتم کا ترجمہ " آخری" نہیں کریں گے کیا؟ قادیانیوں ہماری نہیں مانتی تو مت مانو مگر اپنے مسیح مرزا قادیانی کی تو مان لو وہ تو خود خاتم کا ترجمہ آخری کر رہا ہے۔

قرآن شریف خاتم کتب سماوی

ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔

(ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 170) سکین صفحہ 234

جب قرآن دیگر آسمانی کتب تورات، زبور، انجیل کی خاتم ہے تو واضح ترین مطلب یہ ہوا کہ قرآن آخری آسمانی کتاب ہے۔ اگر خاتم کے قادیانی ترجمہ کو لے کر یہاں مہر یا افضل کا ترجمہ کریں تو یہ سمجھا جائے گا کہ قرآن کے بعد بھی دیگر اور آسمانی کتب بھی آئیں گی۔

خاتم النبیین کا مطلب نبوت ختم ہو چکی

قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی لحقیقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13، صفحہ 217، 218) سکین صفحہ 235 236

یہی بات جب ہم کہیں تو قادیانی اس کو مانتے ہیں مگر جب مرزا قادیانی کہے کہ خاتم النبیین کا مطلب ہے کہ ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے تو قادیانی پھر بھی نہیں مانتے۔ حیرت ہے اس قادیانی قوم پر نہ مسلمانوں کی مانتے ہیں نہ اپنے جعلی مسیح کی مانتے ہیں۔

خاتم النبیین کا مطلب نبوت کے امور ختم ہو گئے

ختم نبوت کے متعلق میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ خاتم النبیین کے بڑے معنیٰ یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت ﷺ پر ختم کیا۔ یہ تو موٹے اور ظاہر معنیٰ ہیں۔ دوسرے یہ معنیٰ ہیں کہ کمالات نبوت کا دائرہ آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا۔ یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن نے ناقص باتوں کا کمال کیا۔ اور نبوت ختم ہو گئی۔

(قادیانی اخبار الحکم، 10 جنوری 1899، کالم 3) سکین صفحہ 237

یہاں ایک بات تو سمجھ آئی کہ خاتم کا مطلب ختم ہونا کے ہیں۔ دوم یہ کہ اگر نبوت کے امور ختم ہو چکے ہیں تو مرزا غلام قادیانی کی کیا ضرورت تھی؟

وحی کا سلسلہ ختم

اے لوگو اے مسلمانوں کی ذریّت کہلانے والو دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیّین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اُس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 335) سکین صفحہ 238

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کریں گے تو مرزا قادیانی کے نزدیک وہ خاتم النبیین ہوں گے یعنی وہ آخری نبی ہوں گے۔ اگرچہ ہم مرزا قادیانی کے اس باطل عقیدہ سے متفق نہیں ہیں مگر خاتم کی لغت ثابت کرنے کے لیے یہ حوالہ بہت قیمتی ہے۔ چنانچہ ایک اور جگہ مرزا قادیانی اسی مفہوم کی عبارت لکھتا ہے کہ:

مسیح ابن مریم خاتم الانبیاء ہے

اس جگہ مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو ہمارے مقابلہ کے لئے خوب موقع مل گیا ہے۔ ہم نے سنا ہے کہ وہ بھی دوسرے مولویوں کی طرح اپنے مشرکانہ عقیدہ کی حمایت میں کہ تا کسی طرح حضرت مسیح ابن مریم کو موت سے بچالیں اور دوبارہ اتار کر خاتم الانبیاء بنادیں۔

(دافع البلاء، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 235) سکین صفحہ 239

مرزا قادیانی کا قدم ہر بلندی پر ختم

و ان قدمی هذه علی منارة ختم علیها کل رفعة

اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر بلندی ختم کی گئی ہے۔

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70) سکین صفحہ 240

ختم کا ترجمہ مرزا قادیانی کے نزدیک ختم ہونا، انتہاء ہونا، آخری ہونا کے ہیں۔

مرزا قادیانی کے نزدیک "خاتم" کا نیا مفہوم

اب عیسائی قوم دوگونہ بدقسمتی میں مبتلا ہے۔ایک تو اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی اور الہام مدد نہیں مل سکتی کیونکہ الہام پر جو مُہر لگ گئی اور دوسری یہ کہ وہ عملی طور پر آگے قدم نہیں بڑھا سکتی کیونکہ کفّارہ نے مجاہدات اور سعی اور کوشش سے روک دیا مگر جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اُس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غم خواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اس لئے قدرت کی تجلّیات کا پورا اور کامل حصّہ اُس کو ملا۔اور وہ خاتم الانبیاء بنے ۔مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اُس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجُز اُس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔

اور اس کی اُمّت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور بجُز اُس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمّتی ہونا لازمی ہے۔اور اُس کی ہمّت اور ہمدردی نے اُمّت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔اور اُن پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑھ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیضِ وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص اُمّتی نہ ہو اُس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو سو خدا نے اِن معنوں

سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا اُمّتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہوسکتا ہے کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی ہے مگر ظلّی نبوت جس کے معنی ہیں کہ محض فیضِ محمدی سے وحی پاناوہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کادروازہ بند نہ ہواورتایہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہاہے کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلے رہیں اور معرفتِ الٰہیہ جو مدارِنجات ہے مفقود نہ ہوجائے۔

(حقیقۃ الوحی،روحانی خزائن جلد22،صفحہ 29،30) سکین صفحہ 241 242

مرزاغلام قادیانی نے خاتم الانبیاء کے متعلق بڑی وضاحت کے ساتھ اپنا عقیدہ بیان کیا ہے اور یہ ایسا عقیدہ ہے کہ جو مرزا قادیانی سے پہلے کسی کا نہ تھا نہ قرآن میں نہ حدیث میں نہ کتب اسلاف میں کہیں نظر نہیں آئے گا۔مزید آگے لکھتا ہے کہ:

کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اِسی وجہ سے آپ کانام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔

(حقیقۃ الوحی،روحانی خزائن جلد22،صفحہ 100 حاشیہ) سکین صفحہ 243

مرزا قادیانی ختم نبوت کا ایسا ڈاکو تھا کہ خاتم النبیین کی باطل تاویل بھی کرتا تھا اور خود خاتم النبیین بننے کا مدعی بھی تھا ملاحظہ کی جئے:

مرزا قادیانی خود خاتم النبیین بن بیٹھا

چودھویں خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا۔ مگر باایں ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا۔ جو موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوا۔ ایسا ہی میں بھی خاندان قریش میں سے نہیں ہوں اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں اور سب سے آخر ہوں۔

سکین صفحہ 244 (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 35)

دو قسم کے مرسل من اللہ قتل نہیں ہوا کرتے۔ (1) ایک وہ نبی جو سلسلہ کے اول پر آتے ہیں جیسا کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت موسیٰ اور سلسلہ محمدیہ میں ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (2) دوسرے وہ نبی اور مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں جیسے سلسلہ موسویہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سلسلہ محمدیہ میں یہ عاجز۔

سکین صفحہ 245 246 (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 69،70)

غرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بنی اسرائیل کی نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔ پہلی کتابوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ بنی اسماعیل میں بھی ایک سلسلہ اسی سلسلہ کا ہمرنگ پیدا ہوگا اور اس کے امام و پیشوا اور سردر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ توریت میں بھی یہ خبر دی گئی تھی۔ قرآن شریف میں بھی فرمایا۔ کما ارسلنا الی فعرو رسولاً۔

(المزمل:۱۶) جیسے توریت میں مانند کا لفظ تھا۔قرآن شریف میں کما لا لفظ موجود ہے۔آں حضرت مثیل موسیٰ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالاتفاق مثیل موسیٰ ہیں۔سورۃ نور میں بھی ذکر فرمایا گیاہے کہ سلسلہ محمدیہ موسویہ سلسلہ کا مثیل ہے۔حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی انبیاء کا ذکر قرآن شریف نے نہیں کیا۔لم نقصص (المومن:۷۹) کہہ دیا۔ یہاں بھی سلسلہ محمدیہ میں درمیانی خلفاء کا نام نہیں لیا۔ جیسے وہاں ابتدا اور انتہاء بتائی، یہاں بھی یہ بتادیا کہ ابتدا مثیل موسیٰ سے ہوگی اور انتہا مثیل عیسیٰ پر۔گویا خاتم الخلفاء وہی ہے جس کو دوسرے لفظوں میں مسیح موعود کہتے ہیں۔موعود اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا وعدہ کیا گیاہے۔آیت استخلاف میں مسیح موعود کی پیشگوئی وعداللہ الذین امنو امنکم وعملوا الصلحت (النور:۵۶) میں خلفاء کے تقرر کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا تھا،اسی وعدہ میں وُہ خاتم الخلفاء بھی شامل ہے۔اورنصِ قرآن سے ثابت ہوا کہ وہ موعود ہے۔جو خط ایک نقطہ سے شروع ہوگا وہ ختم بھی ایک نقطہ پر ہی ہوگا۔پس جیسے وہاں کا تم مسیح ہے، یہاں بھی خاتم الخلفاء ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 475) سکین صفحہ 247

مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

سکین صفحہ 248 (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61)

مرزا قادیانی آخری ظلی، بروزی نبی

پس جس طرح خاتم الانبیاء میں تعدد جائز نہیں، اسی طرح خاتم نبوت ظلیہ میں بھی تعدد کسی طرح جائز نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ ایک ہی ہو، پس معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں جو شخص بھی نبی ہو وہ ضرور ہے کہ خاتم نبوت ظلیہ ہو، اور خاتم نبوت ظلیہ ضرور ہے کہ صرف ایک ہی ہو، ہاں قبل غیر اتم میں کثرت جائز ہے اظلال اپنی ظلیت کے مطابق نبوت سے حصہ پاسکتے ہیں جو جزوی نبوت ہے لیکن جزوی نبوت نبوت نہیں، پس ثابت ہوا کہ امت محمدیہ میں ایک سے زیادہ نبی کسی صورت نہیں آسکتے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت میں سے صرف ایک نبی اللہ آنے کی خبر دی ہے جو مسیح موعود ہے (مرزا قادیانی) اور اس کے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی آپ نے خبر دی ہے بلکہ لا نبی بعدی فرما کر اوروں کی نفی کر دی اور کھول کر بیان فرما دیا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے سوا میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

سکین صفحہ 249 (تشحیذ الاذھان، مارچ 1914 صفحہ 31)

مرزا غلام قادیانی صاحب شریعت نبی

ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی

بھی۔

(خزائن جلد 17 صفحہ 435،436) سکین صفحہ 250 251

مرزا غلام قادیانی اپنے صاحب شریعت نبی ہونے کی وضاحت بیان کر رہا ہے کہ جو وحی اس کے اوپر نازل ہوتی ہے اس میں امرونہی ہوتے ہیں اور جس نبی کی وحی کے اندر امرونہی ہو اس صاحب شریعت نبی کہتے ہیں۔ پھر ایک جگہ اور اپنے آپ کو تشریعی نبی ہونے کا مدعی ہے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔

(خزائن جلد 15 صفحہ 432 حاشیہ) سکین صفحہ 252

اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے کسی کو کافر کہا ہے کہ نہیں؟ چنانچہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

خدا نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔

(تذکرہ صفحہ 519) سکین صفحہ 253

اسی چیز کو مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر الدین محمود بھی کہتا ہے:

کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔

سکین صفحہ 254 (آئینہ صداقت، انوار العلوم جلد 6 صفحہ 110)

درج بالا تمام تحاریر سے اس چیز کی وضاحت ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی ایک نئے دین، نئی شریعت کا مدعی تھا اور اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی کہتا تھا۔

سبق نمبر 5 ختم شد

ہمارا سبق نمبر 5 اختتام پزیر ہوا، آپ سے گزارش ہے کہ سابقہ پانچوں اسباق کو حفظ فرمائیں۔ دیئے گئے تمام حوالہ جات کو ذہن نشین کریں اور اگر کسی قادیانی سے مکالمہ ہو تو ان حوالہ جات کو پیش کریں۔ نیز یہاں پر ہمارے پہلے باب "ختم نبوت" کا بھی اختتام ہوا ہے۔ اگلے باب میں قادیانیوں کے عقیدہ اجرائے نبوت پر پانچ اسباق ہوں گے ان شاء اللہ۔ اب ہم کچھ سوالات کر رہے ہیں ان سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں اور آخر میں اس سبق کے دیئے گئے تمام حوالہ جات کے اصل سکین بھی پیش کئے جا رہے ہیں۔

سلسلہ سوالات سبق نمبر 5

(1) خاتم کا ترجمہ" آخری" مرزا قادیانی کی تحاریر سے دلائل دیں؟

(2) مرزا قادیانی اپنے آپ کو خاتم الانبیاء کہتا ہے دلائل دیں؟

(3) مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی خاتم النبیین کہا دلائل تحریر کریں؟

(4) مرزا قادیانی اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی کہتا ہے حوالہ لکھیں؟

(5) قادیانی مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں دلائل نوٹ کریں؟

(6) امر ونہی کا مطلب کیا ہے؟

(7) انوار العلوم کس کی کتاب ہے؟

(۱۹) اُنیسویں آیت یہ ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ [1] الجزو نمبر ۱۸ سورۃ الفرقان یعنی ہم نے تجھ سے پہلے جس قدر رسول بھیجے ہیں وہ سب کھانا کھایا کرتے تھے اور بازاروں میں پھرتے تھے۔ اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اب وہ تمام نبی نہ کھانا کھاتے ہیں اور نہ بازاروں میں پھرتے ہیں اور پہلے ہم بہ نص قرآنی ثابت کر چکے ہیں کہ دنیوی حیات کے لوازم میں سے طعام کا کھانا ہے سو چونکہ وہ اب تمام نبی طعام نہیں کھاتے لہٰذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ سب فوت ہو چکے ہیں جن میں بوجہ کلمہ حصر مسیح بھی داخل ہے۔

(۲۰) بیسویں آیت یہ ہے وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ [2] سورۃ النحل الجزو نمبر ۱۴ یعنی جو لوگ بغیر اللہ کے پرستش کئے جاتے اور پکارے جاتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ آپ پیدا شدہ ہیں۔ مر چکے ہیں زندہ بھی تو نہیں ہیں اور نہیں جانتے کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔ دیکھو یہ آیتیں کس قدر صراحت سے مسیح اور اُن سب انسانوں کی وفات پر دلالت کر رہی ہیں جن کو یہود اور نصاریٰ اور بعض فرقے عرب کے اپنا معبود ٹھہراتے تھے اور اُن سے دعائیں مانگتے تھے۔ اگر اب بھی آپ لوگ مسیح ابن مریم کی وفات کے قائل نہیں ہوتے تو سیدھے یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ ہمیں قرآن کریم کے ماننے میں کلام ہے۔ قرآن کریم کی آیتیں سن کر پھر وہیں ٹھہر نہ جانا کیا ایمانداروں کا کام ہے۔

(۲۱) اکیسویں آیت یہ ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ [3] یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ پس اس سے بھی بکمال وضاحت ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ دنیا میں آ نہیں سکتا۔ کیونکہ

جس پر بکمال وتمام دورہ حقیقت آدمیہ ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد رہے کہ اس بندۂ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی۔ یعنی مَیں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنّة جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی کہ جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنّت تھا اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہوگئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صفی اللہ سے مشابہت دی تو یہ اِس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس قانونِ قدرت کے مطابق جو مراتب وجود دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے مجھے آدم کی خو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گذرے منجملہ اُن کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں اُن کے لئے خاتم الاولاد تھا اور یہ میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہلِ کشف نے مہدی خاتم الولایت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ آخری مہدی جس کی وفات کے بعد اور کوئی مہدی پیدا نہیں ہوگا خدا سے براہِ راست

یہ تو جاہل ہے یا دیوانہ ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ انہیں حصص براہین احمدیہ میں فرماتا ہے۔ انتَ منّی بمنزلةٍ لا یعلمها الخلق ۔یعنی تیرا میرے نزدیک وہ مقام ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ یہ جواب اسی قسم کا ہے جیسا کہ آدم کی نسبت قرآن شریف میں ہے۔ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ [1] بلکہ یہی آیتیں بعینہٖ اگرچہ براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں نہیں مگر دوسری کتابوں میں میری نسبت بھی وحی الٰہی ہو کر شائع ہو چکی ہیں۔ تیسری آدم سے مجھے یہ بھی مناسبت ہے کہ آدم توام کے طور پر پیدا ہوا اور میں بھی توام پیدا ہوا۔ پہلے لڑکی پیدا ہوئی بعدہٗ میں۔ اور باایں ہمہ میں اپنے والد کیلئے خاتم الولد تھا۔ میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ اور میں جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا اور آدم کا حوا سے پہلے پیدا ہونا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ سلسلہ دنیا کا مبدء ہے۔ اور میرا اپنی توام ہمشیرہ سے بعد میں پیدا ہونا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ میں دنیا کے سلسلہ کے خاتمہ پر آیا ہوں۔ چنانچہ چھٹے ہزار کے آخر میں میری پیدائش ہے اور قمری حساب کی رو سے اب ساتواں ہزار جاتا ہے۔

اسی طرح براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا تعالیٰ نے میرا نام نوح بھی رکھا ہے اور میری نسبت فرمایا ہے۔ ولا تخاطبنی فی الّذین ظلموا اِنّھم مُغرقون ۔یعنی میری آنکھوں کے سامنے کشتی بنا اور ظالموں کی شفاعت کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کر کہ میں ان کو غرق کروں گا۔ خدا نے نوح کے زمانہ میں ظالموں کو قریباً ایک ہزار سال تک مہلت دی تھی اور اب بھی خیر القرون کی تین صدیوں کو علیحدہ رکھ کر ہزار برس ہی ہو جاتا ہے۔ اس حساب سے اب یہ زمانہ اُس وقت پر آ پہنچا ہے جبکہ نوح کی قوم عذاب سے ہلاک کی گئی تھی اور خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا۔ اصنع الفلک باعیننا ووحینا. انّ الّذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ ید اللّٰہ فوق ایدیھم ۔یعنی میری آنکھوں کے روبرو اور میرے حکم سے کشتی بنا۔ وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ نہ تجھ سے بلکہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ یہی بیعت کی کشتی ہے جو انسانوں کی جان اور ایمان بچانے

اپنے صحابہ کو جوامت ہیں قرار دیا۔ اور یہ نہ کہا کہ مسیح بنی اسرائیلی لڑے گا اور نزول کا لفظ محض اجلال اور اکرام کے لئے ہے۔ اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چونکہ اس پُر فساد زمانہ میں ایمان ثُریا پر چلا جائے گا اور تمام پیری مریدی اور شاگردی استادی اور افادہ استفادہ معرضِ زوال میں آجائے گا اِس لئے آسمان کا خدا ایک شخص کو اپنے ہاتھ سے تربیت دے کر بغیر توسط زمینی سلسلوں کے زمین پر بھیجے گا جیسے کہ بارش آسمان سے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے نازل ہوتی ہے۔

اور منجملہ دلائل قویہ قطعیہ کے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں جو مسیح موعود اسی اُمتِ محمدیہ میں سے ہوگا قرآن شریف کی یہ آیت ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ[1] الخ یعنی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جو ایماندار ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وعدہ فرمایا ہے جو ان کو زمین پر اُنہی خلیفوں کی مانند جو اُن سے پہلے گذر چکے ہیں خلیفے مقرر فرمائے گا اِس آیت میں پہلے خلیفوں سے مُراد حضرت موسیٰ کی امت میں سے خلیفے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی شریعت کو قائم کرنے کے لئے پے در پے بھیجا تھا اور خاص کر کسی صدی کو ایسے خلیفوں سے جو دینِ موسوی کے مجدد تھے خالی نہیں جانے دیا تھا اور قرآن شریف نے ایسے خلیفوں کا شمار کر کے ظاہر فرمایا ہے کہ وہ باراں[۱۲] ہیں اور تیرھواں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو موسوی شریعت کا مسیح موعود ہے۔ اور اس مماثلت کے لحاظ سے جو آیت ممدوحہ میں کَمَا کے لفظ سے مستنبط ہوتی ہے ضروری تھا کہ محمدی خلیفوں کو موسوی خلیفوں سے مشابہت و مماثلت ہو۔ سو اسی مشابہت کے ثابت اور متحقق کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بارہ موسوی خلیفوں کا ذکر فرمایا جن میں سے ہر ایک حضرت موسیٰ کی قوم میں سے تھا اور تیرھواں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جو موسیٰ کی قوم کا خاتم الانبیاء تھا مگر درحقیقت موسیٰ کی قوم میں سے نہیں تھا اور پھر خدا نے محمدی سلسلہ کے خلیفوں کو موسوی

دشمنوں کو ہلاک کیا یا اُن کے مقابل پر مجھے ہر ایک قسم کے انعام سے مشرف کیا اور اُن کو ذلّت کی زندگی میں ڈالا یا ذلّت کے ساتھ دنیا سے اٹھالیا۔

اور خدا نے میری تائید میں اِس قسم کے نشان بھی ظاہر کئے کہ میرے وجود سے بھی پہلے بعض صلحاء نے میرا نام لے کر میرے ظہور کی خبر دی تھی اور بعض نے میرے ظہور سے تیس۳۰ برس پہلے میرا نام لے کر اور میرے گاؤں کا نام لے کر میرے ظہور کی خبر دی۔

اور خدا نے میرے لئے ایک یہ بھی نشان ٹھہرایا کہ پہلے تمام نبیوں نے مسیح موعود کے ظہور کے لئے جس زمانہ کی خبر دی تھی اور جو تاریخی طور پر مسیح موعود کے ظہور کے لئے مدت مقرر کی تھی خدا نے ٹھیک ٹھیک مجھے اُسی زمانہ میں پیدا کیا☆۔

ایسا ہی اسلام کے تمام اولیاء کا اس پر اتفاق تھا کہ اس مسیح موعود کا زمانہ چودھویں۱۴ صدی سے تجاوز نہیں کرے گا۔ اور حدیث الآیَاتُ بَعدَ المئتین بھی اس پر دلالت کرتی تھی سو خدا نے چودھویں۱۴ صدی کے سر پر مجھے مامور اور مخاطب فرمایا۔

خدا نے قرآن شریف میں ایک جگہ یہ بھی فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں مذاہب کے جنگ ہوں گے اور دریا کی لہروں کی طرح ایک مذہب دوسرے مذہب پر گرے گا تا اُس کو نابود

☆ حاشیہ۔ بعض ناواقف یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسیح موعود کا قرآن شریف میں کہاں ذکر ہے؟ اس کا یہ جواب ہے کہ خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں منجملہ اُن کے ایک نام اس کا خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر آنے والا ہے سو اس نام کے ساتھ قرآن شریف میں مسیح موعود کے بارہ میں پیشگوئی موجود ہے چنانچہ سُورۃ نور میں خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ مسلمانوں میں سے آخری دنوں تک اُن کے دین کی تقویت کے لئے خلیفے پیدا کرتا رہے گا اور اُن کے ذریعہ سے خوف کے بعد امن کی صورت پیدا کردے گا۔ آخری دنوں تک خلیفوں کا پیدا ہونا اس قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بموجب نص صریح قرآن شریف کے اسلام کا دور دُنیا کے آخری دنوں تک ہے پس ماننا پڑا کہ اسلام میں بھی ایک خاتم الخلفاء ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے سلسلہ میں حضرت عیسیٰ خاتم الخلفاء تھے۔ اور یہ عجیب راز ہے کہ جیسا کہ حضرت عیسیٰ ؑ حضرت موسیٰ ؑ سے بموجب قول یہود کے چودھویں۱۴ صدی میں پیدا ہوئے اسی طرح اسلام کا خاتم الخلفاء اسی مدت کے بعد مبعوث ہوا۔ منہ

خاتم النبیّین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شُعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکامِ فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور مُلحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدا اُس امام الرّسل کے حاصل ہوسکیں کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرف صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں اُن کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں بطور ظل کے واقع ہیں اور اُن میں بعض ایسے جُزئی فضائل ہیں جو اَب ہمیں کسی طرح سے حاصل نہیں ہوسکتے۔ غرض ہمارا اُن تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے لائے اور تمام محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین رکھتے ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بہت ہیں جو بعض حقائق اور معارف قرآنیہ اور دقائق آثار نبویہ کو جو اپنے وقت پر بذریعہ کشف والہام زیادہ تر صفائی سے کھلتے ہیں محدثات اور بدعات میں ہی داخل کر لیتے ہیں حالانکہ معارف مخفیہ قرآن وحدیث ہمیشہ اہل کشف پر کھلتے رہے ہیں

کرتے تھے میں مٹھیاں بھرتا تھا۔ اور وہ مجھ سے پیار کیا کرتے تھے۔ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ ۲۰، ۳۰ ثار کا پتھر اٹھا کر سوتے وقت یا اور موقعہ پا کر کلارک صاحب کو مارنا اور مار دینا۔ میں نے یہ سب حال قطب الدین کو بتلایا تھا۔ اور اس نے کہا تھا کہ بیشک تو یہ کام کر اور میرے پاس چلا آ۔ (بسوال عدالت) اس وقت برہان الدین اور سلطان محمود مجھ سے ناراض ہیں کہ میرا روپیہ و جائداد ان کے پاس ہے اور وہ دینا نہیں چاہتے۔ مولوی نورالدین کے پاس اس واسطے خط بھیجا تھا کہ مرزا صاحب اور وہ ایک ہی ہیں۔ جب میں امرتسر ہسپتال میں تھا میرا کوئی تعلق قطب الدین سے نہیں رہا تھا اور نہ کسی کے پاس میں نے کوئی خط لکھا تھا۔ خط ۱۴ میں نے بیاس میں

بقیہ حاشیہ

غیر معقول بات ہرگز مقصود نہ تھی کہ ایک نبی جو اپنی زندگی کے دن پورے کر کے عادۃ اللہ کے موافق خدا تعالیٰ اور نعیم آخرت کی طرف بلایا گیا پھر وہ اس دار تکالیف اور دار الفتن میں بھیجا جائے گا اور وہ نبوت جس پر مہر لگ چکی ہے اور وہ کتاب جو خاتم الکتب ہے فضیلت ختمیت سے محروم رہ جائے گی۔ بلکہ نہایت لطیف استعارہ کے طور پر یہ پیشگوئی کی گئی کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب عیسائی لوگ اپنی مخلوق پرستی اور صلیب کے باطل خیالات میں انتہا درجہ کے تعصب تک پہنچ جائیں گے اور اپنی کمال تحریف اور دجل کی وجہ سے مسیح دجّال ہو جائیں گے تب خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی اصلاح کے لئے ایک آسمانی مسیح پیدا کرے گا جو دلائل شافیہ سے ان کی صلیب کو توڑ دے گا۔

اس پیشگوئی کے سمجھنے میں اہل عقل اور تدبر کرنے والوں کے لئے کچھ بھی دقت نہ تھی کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مقدسہ ایسے صاف تھے کہ خود اس مطلب کی طرف رہبری کرتے تھے کہ ہرگز اس پیشگوئی میں نبی اسرائیلی کا دوبارہ دنیا میں آنا مراد نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ

ڈاکٹر صاحب کو لکھا تھا۔ (بسوال وکیل ملزم) لقمان جب میں چھ سال کی عمر کا تھا مر گیا تھا۔ میں نے [illegible] روپیہ بغیر علم سلطان محمود کے گھر سے لئے تھے۔ گھر والی عورتوں کو اطلاع کر دی تھی اور نہر پر چلا گیا تھا۔ میرے دو بھائی اور محمد کامل و محمد عالم گھر پر ہیں۔ میں نے محمد عالم کا زیور نہیں لیا۔ اس نے جھوٹا دعویٰ کیا تھا کہ اس کے پاس میرا روپیہ تھا۔ پانچ چھ سال کی بات ہے۔ باپ کی زمین پر دوسرے بھائی میرے قابض ہیں۔ حصہ پیداوار لیتا ہوں وہ میری طرف سے کاشت کرتے ہیں۔ جائداد کی وجہ سے اور سوتیلے بھائی ہونے کی وجہ سے مجھ سے خفا رہتے ہیں۔ سات ماہ سے جہلم سے نکلا ہوا ہوں۔ برہان الدین کا لڑکا محمد کامل کی لڑکی سے منسوب ہے

حاشیہ

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ [1] سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ پھر کیونکر ممکن تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لاوے۔ اس سے تو تمام تار و پود اسلام درہم برہم ہو جاتا تھا۔ اور یہ کہنا کہ ”حضرت عیسیٰ نبوت سے معطل ہو کر آئے گا“۔ نہایت بے حیائی اور گستاخی کا کلمہ ہے۔ کیا خدا تعالیٰ کے مقبول اور مقرب نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اپنی نبوت سے معطّل ہو سکتے ہیں؟ پھر کون سا راہ اور طریق تھا کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آتے۔ غرض قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم النبیین رکھ کر اور حدیث میں خود آنحضرت نے لَا نَبِیَّ بَعْدِی فرما کر اس امر کا فیصلہ کر دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آ سکتا اور پھر اس بات کو زیادہ واضح کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ آنے والا مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا۔ چنانچہ صحیح بخاری کی حدیث اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ اور صحیح مسلم کی حدیث فامّکم منکم جو عین مقام ذکر مسیح موعود میں ہے صاف طور پر بتلا رہی ہے کہ وہ مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا۔!!!

پھر دوسرا فیصلہ کہ جو اس بارے میں قرآن اور حدیث نے کر دیا یہ موجود تھا کہ

اخبار الحکم نمبر ۱ جلد ۳ ۸ قادیان ۱۷ر جنوری ۱۸۹۹ء

اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتیں اور ہیں۔ لیکن اس میں کونسی روشنی مل سکتی ہے جو ہی رفیق ... کے لئے مطلب ہے


الحکم
نمبر ۱ | قادیان دار الامن والامان مورخہ ۱۷ر جنوری سنہ ۱۸۹۹ | جلد ۳

... ہیں اگر ... کو لیا وہ عرب پر اپنا ... اثر ڈال سکتے۔ عرب سے وہ آفتاب نکلا کہ اُس نے ہر قوم کو روشن کیا۔ اور ہر ایک پر اپنا نور ڈالا۔ یہہ قرآن کریم ہی کو فخر حاصل ہے کہ وہ توحید اور نبوت کے مسئلہ میں کل دنیا کے مذاہب پر فتحیاب ہو سکتا ہے۔ یہہ فخر کا مقام ہے کہ ایسی کتاب مسلمانوں کو ملی ہے۔ جو لوگ حملہ کرتے ہیں۔ اور تعلیم و مذہب اسلام پر معترض ہوتے ہیں وہ بالکل کور باطنی اور بے ایمانی ہے اور بعیتہ ہیں۔ مثلاً کثرت ازدواج پر اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے بہت عورتوں (شادی) اجازت دی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ کیا کوئی ایسا دلیر اور مرد میدان معترض ہے جو ہمکو یہہ دکھلا سکے۔ کہ قرآن کہتا ہے ضرور ضرور ایک سے زیادہ عورتیں کرو۔ ہاں یہہ ایک سچی بات ہے۔ اور بالکل طبعی امر ہے کہ اکثر اوقات انسان کو ضرورت پیش آجاتی ہے۔ کہ وہ ایک سے زیادہ عورتیں کرے۔ مثلاً عورت اندہی ہو گئی یا کسی اور خطرناک مرض میں مبتلا ہو کر اس قابل ہو گئی کہ خانہ داری کے امور سرانجام نہیں دے سکتی۔ اور مرد از راہ ہمدردی یہہ بھی نہیں چاہتا کہ اُسے علیحدہ کرے۔ یا رحم کی خطرناک بیماریوں کا شکار ہو کر مرد کی طبعی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتی۔ تو ایسی صورت میں اگر نکاح ثانی کی اجازت نہ ہو تو بتلاؤ کیا اُس سے بدکاری اور بد اخلاقی کو ترقی نہ ہو گی؟ پھر اگر کوئی مذہب کثرت ازدواج کو روکتا ہے تو یقیناً وہ بدکاری اور بد اخلاقی کی موید ہے۔ لیکن اسلام جو دنیا سے بد اخلاقی اور بدکاری کو دور کرنا چاہتا ہے اجازت دیتا ہے کہ ایسی ضرورتوں کے لحاظ سے ایک سے زیادہ بیویاں کرے۔ ایسا ہی اولاد کی

نہ ہونے پر جبکہ لا ولد کے پس مرگ خاندان میں بہت سے جھگڑے اور کشت و خون ہونے تک نوبت پہنچ جاتی ہے ...

علاوہ ... آنحضرت سے ... نہیں کیا گیا۔ لنڈن کی عورتوں کا زور ایک باعث ہو گیا کہ دوسری عورت نکریں۔ پھر اسکے نتایج خود دیکھ لو کہ لنڈن۔ اور پیرس میں عفت اور تقوے کی کیسی قدر ہے۔ ایسا ہی دوسرے مسائل غلامی اور جہاد پر بھی اُن کے اعتراض درست نہیں۔ کیونکہ توریت میں ایک لمبا سلسلہ ایسی جنگوں کا چلتا ہے۔ حالانکہ اسلام کی لڑائیاں ڈیفنسو (دفاعی) تہیں۔ اور وہ صرف دس سال ہی کے اندر ختم ہو گئیں میں دعوے سے یہہ کہتا ہوں کہ یہہ مسائل اُن کی کتابوں میں نکال سکتا ہوں۔ اور ایسے ہی میرا دعوے ہے کہ تمام صداقتیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اگر کوئی مدعی ایسی صداقت پیش کرے کہ وہ قرآن میں نہیں ہیں اُسے نکال کر دکھانے کو تیار ہوں۔ اسلامی شریعت نے وہ مسائل لئے ہیں جو طبعی اور فطرتی طور پر انسان کے لئے مطلوب ہیں اور جو ہر پہلو سے اُسکے قوائے کی تربیت کرتے ہیں اُن پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ہاں! اسلام کی جو اعتراض غیر مذاہب پر ہیں وہ اُن کا جواب نہیں دے سکتے۔ پس میں پھر کہتا ہوں کہ بڑی باتوں کو استخفاف اور استہزاء کی نظر کر نہ دیکھیں۔ استہزاء سے کفر کا اندیشہ ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا ادب اور خوف ہونا چاہئیے۔ ہر ایک لطیف ان باتوں کے ہزارہا جواب دے سکتا ہے کیا ... دل میں ایسی علامات نہیں ہوتیں۔ جنکو دیکھکر ہم ایک سعید اور شقی۔ بد معاش اور خوش اطوار میں تمیز کر سکتے ہیں۔ اور پہچان لیتے ہیں ❊ ❊ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے کہ ایک شخص نے

آپکو دیکھکر کہا کہ یہہ جھوٹوں کا مونہہ نہیں۔ اب وہ کونسا نشان تہا جو جھوٹوں میں ہوتا ہے۔ اور آپ میں نہ تہا۔ ایک امتیاز تو تہا جسکو بصیرت والا انسان دیکھہ سکتا ہے۔ ایسا ابلہ اور احمق کون ہے۔ جو نیک اور بد کو چہرہ سے دیکھکر تمیز نہیں کر سکتا مومن کا چہرہ اور ہر شئی اسکو ایک امتیاز بخشتا ہے۔ اور اُس کے باخدا ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ پھر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت میں ایک خصوصیت ہو تو بتلاؤ اس سے کیا استبعاد لازم آتا ہے۔ سب کچھ ممکن ہے۔ بالآخر یاد رکھو کہ یہہ ایک فرعی بات ہے۔ ہم کو ضرورت نہیں کہ اِن باتوں میں پڑیں۔ اصول جو بحث ہونی چاہئیے۔ اصول کے اثبات پر فرع خود ہی ثابت ہو جاتی ہے۔ ایمان لانا ضروری ہے اُسکی کیفیت اور کنہہ تک پہنچنے کی کوشش کرنا ضروری نہیں۔ دشمن اگر گفتگو کرے تو ہم اُس کو روک سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اور اُسکی صفات پر ملائکہ اور اللہ تعالےٰ کی کتابوں اور انبیاء علیہم السلام وغیرہ امور ایمانی پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور ان سب باتوں کا ماننا اصول ہے۔ اور باقی امور ان پر متفرع ہیں۔ اور یہہ سب صفائی کے ساتھ ثابت شدہ صداقتیں ہیں۔ تعلیم اسلام ایسی تھا ہے کہ ہر قوت کو اعتدال اور عین محل پر رکھتی اور تربیت کرتی ہے۔ اور عظیم الشان معجزہ ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسری تعلیمیں ایسی نہیں کسی کا ناک نہیں تو کسی کے کان نہیں ہیں۔ غرض وہ ناقص اور ادہوری ہیں۔ مکمل خلقت تعلیم اسلام ہی کی ہے توحید صفات باریتعالےٰ۔ نبوت اور اخلاق فاضلہ تکمیل نفس وغیرہ ضروری امور جنکا انسان محتاج ہے۔ وہ ایسے کامل اور روشن طور پر بیان ہوئے ہیں کہ ان میں زیادہ بحث کی ضرورت نہیں پڑتی۔ باقی امور کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر کہاتے تہے۔ کتنے بڑے نوالے لیتے تہے؟ ان جھگڑوں میں پڑنے کی مومن کو کیا ضرورت ہے؟ مدار نجات ان باتوں پر نہیں ہے۔ ایسی باتیں جو تاریخ کے طور پر لکھی گئی ہیں۔ اگر وہ نبوت حقہ کے خلاف نہیں بلکہ مشابہہ ہیں تو ایمان لائیں۔ ورنہ تاویل کریں۔ کچہہ ضرورت نہیں کہ ایسی کم چیاں اور جنس کر کے لمبی اور فضول بحثوں میں پڑیں۔

ختم نبوت کے متعلق میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ خاتم النبیین کے بڑے معنے یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کیا۔ یہہ تو موٹے اور ظاہر معنے ہیں۔ دوسرے یہہ معنی ہیں کہ کمالات نبوت کا دائرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ یہہ سچ اور بالکل صحیح ہے کہ قرآن نے ناقص باتوں کا کمال کیا۔ اور نبوت ختم ہو گئی۔ اس لئے

خلق و عالم جملہ در شور و شراند طالبانت در مقام دیگر اند
آن یکے را نورے بخشی بدل واں دِگر را می گزاری پابگِل
چشم و گوش و دل زِ تو گیرد ضیاء ذات تو سرچشمۂ فیض و ہُدا

غرض خداوند قادر وقدوس میری پناہ ہے اور میں تمام کام اپنا اسی کو سونپتا ہوں اور گالیوں کے عوض میں گالیاں دینا نہیں چاہتا اور نہ کچھ کہنا چاہتا ہوں ایک ہی ہے جو کہے گا افسوس کہ ان لوگوں نے تھوڑی سی بات کو بہت دور ڈال دیا اور خدائے تعالیٰ کو اس بات پر قادر نہ سمجھا کہ جو چاہے کرے اور جسکو چاہے مامور کر کے بھیجے کیا انسان اس سے لڑ سکتا ہے یا آدم زاد کو اس پر اعتراض کرنے کا حق پہنچتا ہے کہ تو نے ایسا کیوں کیا ایسا کیوں نہیں کیا۔ کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ایک کی قوت اور طبع دوسرے کو عطا کرے اور ایک کا رنگ اور کیفیت دوسرے میں رکھ دیوے اور ایک کے اِسم سے دوسرے کو موسوم کر دیوے اگر انسان کو خدائے تعالیٰ کی وسیع قدرت پر ایمان ہو تو وہ بلا تامل ان باتوں کا یہی جواب دے گا کہ ہاں بلاشبہ اللہ جلّ شانہٗ ہر یک بات پر قادر ہے اور اپنی باتوں اور اپنی پیشگوئیوں کو جس طرز اور طریق اور جس پیرایہ سے چاہے پورا کر سکتا ہے ناظرین تم آپ ہی سوچ کر دیکھو کہ کیا آنیوالے عیسٰی کی نسبت کسی جگہ یہ بھی لکھا تھا کہ وہ دراصل وہی بنی اسرائیلی ناصری صاحب انجیل ہوگا بلکہ بخاری میں جو بعد کتاب اللہ اصح الکتاب کہلاتی ہے بجائے ان باتوں کے امامکم منکم لکھا ہے اور حضرت مسیح کی وفات کی شہادت دی ہے جسکی آنکھیں ہیں دیکھے۔ منصفو! سوچ کر جواب دو کہ کیا قرآن کریم میں کہیں یہ بھی لکھا ہے کہ کسی وقت کوئی حقیقی طور پر صلیبوں کو توڑنے والا اور ذمّیوں کو قتل کرنیوالا اور قتل خنزیر کا نیا حکم لانے والا اور قرآن کریم کے بعض احکام کو منسوخ کرنیوالا ظہور کرے گا اور آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ [1] اور آیت حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ [2] اس وقت منسوخ ہو جائے گی اور نئی وحی قرآنی وحی پر خط نسخ کھینچ دے گی۔ اے لوگو اے مسلمانوں کی ذرّیت کہلانے والو دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیّین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اُس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔ اور بالآخر میں ناظرین کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ جن باتوں پر حضرت مولوی نذیر حسین صاحب اور ان کی جماعت نے تکفیر کا فتویٰ دیا ہے اور میرا نام کافر اور دجّال رکھا ہے اور وہ گالیاں دی ہیں کہ کوئی مہذب آدمی غیر قوم کے آدمی کی نسبت بھی پسند نہیں کرتا اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ گویا یہ باتیں میری کتاب توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں درج ہیں۔ میں انشاء اللہ القدیر عنقریب ایک مستقل رسالہ

اس جگہ مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو ہمارے مقابلہ کے لئے خوب موقع مل گیا ہے۔ہم نے سنا ہے کہ وہ بھی دوسرے مولویوں کی طرح اپنے مشرکانہ عقیدہ کی حمایت میں کہ تا کسی طرح حضرت مسیح ابن مریم کو موت سے بچالیں اور دوبارہ اتار کر خاتم الانبیاء بنادیں بڑی جانکاہی سے کوشش کرر ہے ہیں اوران کو بُرا معلوم ہوتا ہے کہ سورہ نور کی منشاء کے موافق اور صحیح بخاری کی حدیث اِمَامکم مِنکم کے مطابق اور مسلم کی حدیث اَمَّکُم مِنکم کے رو سے اسی امت مرحومہ میں سے مسیح موعود پیدا ہو تا موسوی سلسلہ کے مسیح کے مقابل پر محمدی سلسلہ کا مسیح ظاہر ہو کر نبوت محمدیہ کی شان کو دنیا میں چمکا وے بلکہ یہ مولوی صاحب اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح یہی چاہتے ہیں کہ وہی ابن مریم جس کو خدا بنا کر قریبًا پچاس کروڑ انسان گمراہی کے دلدل میں ڈوبا ہوا ہے دوبارہ فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے اور ایک نیا نظارہ خدائی کا دکھلا کر پچاس کروڑ کے ساتھ پچاس کروڑ اور ملا دے کیونکہ آسمان پر چڑھتے ہوئے تو کسی نے نہیں دیکھا تھا وہی مقولہ تھا کہ پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند۔مگر اب تو ساری دنیا فرشتوں کے ساتھ اترتے دیکھے گی اور پادری لوگ آکر مولویوں کا گلا پکڑ لیں گے کہ کیا ہم کہتے تھے یا نہیں کہ یہی خدا ہے۔اس منحوس دن میں اسلام کا کیا حال ہوگا۔کیا اسلام دنیا میں ہوگا؟ لعنت اللّٰہ علی الکاذبین ۔جو شخص کشمیر سری نگر محلّہ خان یار میں مدفون ہے اس کو ناحق آسمان پر بٹھایا گیا۔کس قدر ظلم ہے۔خدا تو بپابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔یہ مولوی اسلام کے نادان دوست کیا جانتے ہیں کہ ایسے عقیدوں سے کس قدر عیسائیوں کو مدد پہنچ چکی ہے۔اب خداتعالیٰ کوئی نئی عظمت ابن مریم کو دینا نہیں چاہتا بلکہ یہاں تک کہ جس قدر پہلے اس سے حضرت مسیح کی نسبت اطراء کیا گیا ہے وہ بھی خدا کو سخت ناگوار گزر رہا ہے اور اسی وجہ سے اس کو کہنا پڑا ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ [۱]۔اب آسمان کی طرف

علٰی مقام الختم من النبوة - وانہٗ خاتم الانبیاء -
نبوت ختم گردیدہ و او خاتم الانبیاء است
نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔

وانا خاتم الاولیاء - لاولیّ بعدی - الّا الذی ھو
ومن خاتم الاولیا ہیچ ولی بعد من نیست مگر آنکہ
اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو

منّی وعلٰی عھدی - وانی اُرْسِلْتُ من ربّی بکل
از من باشد و برعہد من باشد۔ ومن از خدائے خود بتمام تر
مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

قُوّةٍ وبرکةٍ وعزةٍ - وان قدمی ھٰذہٖ علٰی
قوت و برکت و عزت فرستادہ شدہ ام وایں قدم من براں
قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے

منارةٍ ختم علیھا کل رفعةٍ - فاتقوا اللّٰہ ایّھا
منار است کہ برو بلندی ختم گردیدہ پس اے جواناں
منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے پس خدا سے ڈرو

الفتیان - واعرفونی واطیعونی ولا تموتوا
بترسید و مرا بشناسید و اطاعت من کنید و ہیچو نافرماناں
اے جوانمردو اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر

بالعصیان - وقد قرب الزمان - وحان ان
نہ میرید و بہ تحقیق زمانہ نزدیک رسید وآں وقت
مت مرو اور زمانہ نزدیک آگیا ہے اور وہ وقت

محدود اور ناقص نہ ہوتی جو اب ہے۔

ایسا ہی حضرت عیسٰیؑ کی ہمّت صرف یہود کے چند فرقوں تک محدود تھی جو اُن کی نظر کے سامنے تھے اور دوسری قوموں اور آئندہ زمانہ کے ساتھ اُن کی ہمدردی کا کچھ تعلق نہ تھا اس لئے قدرت الٰہی کی تجلّی بھی اُن کے مذہب میں اُسی حد تک محدود رہی جس قدر اُن کی ہمت تھی اور آئندہ الہام اور وحی الٰہی پر مُہر لگ گئی اور چونکہ انجیل کی تعلیم بھی صرف یہود کی عملی اور اخلاقی خرابیوں کی اصلاح کے لئے تھی تمام دنیا کے مفاسد پر نظر نہ تھی اس لئے انجیل بھی عام اصلاح سے قاصر ہے بلکہ وہ صرف ان یہودیوں کی موجودہ بداخلاقی کی اصلاح کرتی ہے جو نظر کے سامنے تھے۔ اور جو دوسرے ممالک کے رہنے والے یا آئندہ زمانہ کے لوگ ہیں اُن کے حالات سے انجیل کو کچھ سروکار نہیں اور اگر انجیل کو تمام فرقوں اور مختلف طبائع کی اصلاح مدنظر ہوتی تو اس کی یہ تعلیم نہ ہوتی جو اب موجود ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ ایک طرف تو انجیل کی تعلیم ہی ناقص تھی اور دوسری طرف خود ایجاد غلطیوں نے بڑا نقصان پہنچایا جو ایک عاجز انسان کو خواہ نخواہ خدا بنایا گیا اور کفّارہ کا من گھڑت مسئلہ پیش کر کے عملی اصلاحوں کی کوششوں کا یک لخت دروازہ بند کر دیا گیا۔

اب عیسائی قوم دوگونہ بدقسمتی میں مبتلا ہے۔ ایک تو اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی اور الہام مدد نہیں مل سکتی کیونکہ الہام پر جو مُہر لگ گئی اور دوسری یہ کہ وہ عملی طور پر آگے قدم نہیں بڑھا سکتی کیونکہ کفّارہ نے مجاہدات اور سعی اور کوشش سے روک دیا مگر جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اُس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غم خواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اس لئے قدرت کی تجلّیات کا پورا اور کامل حصّہ اُس کو ملا۔ اور وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اُس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتم ہے بجز اُس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔

اور اس کی اُمّت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور بجز اُس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمّتی ہونا لازمی ہے۔ اور اُس کی ہمّت اور ہمدردی نے اُمّت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا☆ اور اُن پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑھ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیضِ وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص اُمّتی نہ ہو اُس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو سو خدا نے اِن معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا اُمّتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے مگر ظلّی نبوت جس کے معنی ہیں کہ محض فیضِ محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلے رہیں اور معرفتِ الٰہیہ جو مدارِ نجات ہے مفقود نہ ہو جائے۔

کسی حدیث صحیح سے اِس بات کا پتہ نہیں ملے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے جو اُمّتی نہیں یعنی آپ کی پیروی سے فیض یاب نہیں اور اسی جگہ سے اُن

☆ اِس جگہ یہ سوال طبعاً ہو سکتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی اُمّت میں بہت سے نبی گذرے ہیں۔ پس اِس حالت میں موسیٰ کا افضل ہونا لازم آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس قدر نبی گذرے ہیں اُن سب کو خدا نے براہ راست چُن لیا تھا۔ حضرت موسیٰ کا اس میں کچھ بھی دخل نہیں تھا۔ لیکن اِس اُمّت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو اُمّتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اِس کثرتِ فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی اسرائیلی نبیوں کو الگ کر کے باقی تمام لوگ اکثر موسوی اُمّت میں ناقص پائے جاتے ہیں۔ رہے انبیاء سو ہم بیان کر چکے ہیں کہ انہوں نے حضرت موسیٰ سے کچھ نہیں پایا بلکہ وہ براہ راست نبی کئے گئے مگر اُمّتِ محمدیہ میں سے ہزار ہا لوگ محض پیروی کی وجہ سے ولی کئے گئے۔ منہ

اطال اللّٰہ بقاء ک ۔ اسیٰ ۸۰ یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔
خدا تیری عمر دراز کرے گا۔ اسّی ۸۰ برس یا پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔
مَیں تجھے بہت برکت دُونگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ تیرے لئے میرا نام چمکا۔ پچاس یا ساٹھ نشان اور دکھاؤں گا۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور اُن کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار

بقیہ حاشیہ

نبی کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اِسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ **علماء اُمّتی کانبیاء بنی اسرائیل** یعنی میری اُمّت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر اُنکی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرّہ کچھ دخل نہ تھا اسی وجہ سے میری طرح اُن کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست اُن کو منصبِ نبوت ملا۔ اور اُن کو چھوڑ کر جب اور بنی اسرائیل کا حال دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان لوگوں کو

(۱۴) چودھویں خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا۔ مگر بااین ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا۔ جو موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوا۔ ایسا ہی میں بھی خاندان قریش میں سے نہیں ہوں اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں اور سب سے آخر ہوں۔ (۱۵) پندرھویں خصوصیت حضرت مسیح میں یہ تھی کہ اُن کے عہد میں دنیا کی وضع جدید ہوگئی تھی۔ سڑکیں ایجاد ہوگئی تھیں۔ ڈاک کا عمدہ انتظام ہوگیا تھا۔ فوجی انتظام میں بہت صلاحیت پیدا ہوگئی تھی اور مسافروں کے آرام کے لئے بہت کچھ باتیں ایجاد ہوگئی تھیں اور پہلے کی نسبت قانون معدلت نہایت صاف ہوگیا تھا۔ ایسا ہی میرے وقت میں دنیا کے آرام کے اسباب بہت ترقی کر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ریل کی سواری پیدا ہوگئی جس کی خبر قرآن شریف میں پائی جاتی ہے۔ باقی امور کو پڑھنے والا خود سمجھ لے۔ (۱۶) سولہویں خصوصیت حضرت مسیح میں یہ تھی کہ بن باپ ہونے کی وجہ سے حضرت آدم سے وہ مشابہ تھے ایسا ہی مَیں بھی توام پیدا ہونے کی وجہ سے حضرت آدم سے مشابہ ہوں اور اس قول کے مطابق جو حضرت محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ خاتم الخلفاء صینی الاصل ہوگا یعنی مغلوں میں سے اور وہ جوڑہ یعنی توام پیدا ہوگا۔ پہلے لڑکی نکلے گی بعد اس کے وہ پیدا ہوگا۔ ایک ہی وقت میں اسی طرح میری پیدائش ہوئی کہ جمعہ کی صبح کو بطور توام میں پیدا ہوا۔ اوّل لڑکی اور بعدہٗ میں پیدا ہوا۔ نہ معلوم کہ یہ پیشگوئی کہاں سے ابن عربی صاحب نے لی تھی جو پوری ہوگئی۔ ان کی کتابوں میں اب تک یہ پیشگوئی موجود ہے۔

یہ سولہ مشابہتیں ہیں جو مجھ میں اور مسیح میں ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو مجھ میں اور مسیح ابن مریم میں اس قدر مشابہت ہرگز نہ ہوتی۔ یوں تو تکذیب کرنا قدیم سے ان لوگوں کا کام ہے جن کے حصّہ میں سعادت نہیں۔ مگر اس زمانہ کے مولویوں کی تکذیب عجیب ہے۔ میں وہ شخص ہوں جو عین وقت پر ظاہر ہوا۔ جس

ذکر اُس پیشگوئی کا جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ میں درج ہے مع اس پیشگوئی کے جو براہین کے صفحہ ۵۱۰ میں مندرج ہے یعنی وہ پیشگوئی جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف صاحب مرحوم اور میاں عبدالرحمٰن مرحوم کی شہادت کی نسبت ہے۔ اور وہ پیشگوئی جو میرے محفوظ رہنے کی نسبت ہے

واضح ہو کہ براہین احمدیہ کے صفحہ پانچسو دس (۵۱۰) اور صفحہ پانچسو گیارہ (۵۱۱) میں یہ پیشگوئیاں ہیں:۔

وان لم یعصمک الناس یعصمک اللہ من عندہ. یعصمک اللّٰہ من عندہ وان لم یعصمک الناس. شاتان تذبحان. وکلّ من علیھا فان. ولا تھنوا ولا تحزنوا. الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ. الم تعلم انّ اللّٰہ علٰی کلّ شیءٍ قدیر. وجئنابک علی ھٰؤلاء شھیدا. وفی اللّٰہ اجرک. ویرضٰی عنک ربّک. ویتمّ اسمک وعسٰی ان تحبّوا شیئا وھوشرّلکم. وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم واللّٰہ یعلم وانتم لا تعلمون.

ترجمہ۔ اگرچہ لوگ تجھے قتل ہونے سے نہ بچائیں۔ لیکن خدا تجھے بچائے گا۔ خدا تجھے ضرور قتل ہونے سے بچائے گا اگرچہ لوگ نہ بچائیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ لوگ تیرے قتل کے لئے سعی اور کوشش کریں گے خواہ اپنے طور سے اور خواہ گورنمنٹ کو دھوکہ دے کر مگر خدا اُن کو اُن کی تدبیروں میں نامراد رکھے گا۔ یہ ارادہ الٰہی اس غرض سے ہے کہ اگرچہ قتل ہونا مومن کے لئے شہادت ہے۔ لیکن عادت اللہ اسی طرح ہے کہ دو قسم کے مرسل من اللہ قتل نہیں ہوا کرتے۔ (۱) ایک وہ نبی جو سلسلہ کے اول پر آتے ہیں جیسا کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت موسیٰ اور

سلسلہ محمدیہ میں ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲) دوسرے وہ نبی اور مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں جیسے کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سلسلہ محمدیہ میں یہ عاجز۔ یہی راز ہے کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں **یعصمک اللّٰہ** کی بشارت ہے۔ ایسا ہی اس خدا کی وحی میں میرے لئے **یعصمک اللّٰہ** کی بشارت ہے۔ اور سلسلہ کے اوّل اور آخر کے مرسل کو قتل سے محفوظ رکھنا اس حکمتِ الٰہی کے تقاضا سے ہے کہ اگر اوّل سلسلہ کا مرسل جو صدر سلسلہ ہے شہید کیا جائے تو عوام کو اس مرسل کی نسبت بہت شبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ہنوز وہ اس سلسلہ کی پہلی اینٹ ہوتا ہے۔ پس اگر سلسلہ کی بنیاد پڑتے ہی اس سلسلہ پر یہ پتھر پڑیں کہ جو بانی سلسلہ ہے وہی قتل کیا جائے تو یہ ابتلا عوام کی برداشت سے برتر ہوگا۔ اور ضرور وہ شبہات میں پڑیں گے۔ اور ایسے بانی کو نعوذ باللہ مفتری قرار دیں گے۔ مثلاً اگر حضرت موسیٰ فرعون کے رُوبرو جا کر اُسی روز قتل کئے جاتے یا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس روز جس دن قتل کے لئے مکّہ میں آپ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا تھا کافروں کے ہاتھ سے شہید کئے جاتے۔ تو شریعت اور سلسلہ کا وہیں خاتمہ ہو جاتا اور بعد اس کے کوئی نام بھی نہ لیتا۔ پس یہی حکمت تھی کہ باوجود ہزاروں جانی دشمنوں کے نہ حضرت موسیٰ شہید ہو سکے اور نہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو سکے۔ اور اگر آخر سلسلہ کا مُرسل شہید کیا جائے تو عوام کی نظر میں خاتمہ سلسلہ پر ناکامی اور نامرادی کا داغ لگایا جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ خاتمہ سلسلہ کا فتح اور کامیابی کے ساتھ ہو۔ کیونکہ حکم خواتیم پر ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا منشاء ہرگز نہیں ہے کہ خاتمہ سلسلہ پر دشمن ملعون کو کوئی خوشی پہنچے جیسا کہ اس کا منشاء نہیں ہے کہ سلسلہ کی ابتدا میں ہی پہلی اینٹ کے ٹوٹنے سے ہی دشمن لعنتی خوشی سے بغلیں بجاویں۔ پس اس لئے حکمت الٰہیہ نے سلسلہ موسویہ کے آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب کی موت سے بچا لیا۔ اور سلسلہ محمدیہ کے آخر میں بھی اسی غرض سے کوشش کی گئی یعنی خون کا دعویٰ کیا گیا تا محمدی مسیح کو صلیب پر کھینچا جائے۔ مگر خدا کا فضل پہلے مسیح کی نسبت بھی اس مسیح پر زیادہ جلوہ نما ہوا اور سزائے موت سے اور ہر ایک سزا سے محفوظ رکھا۔ غرض چونکہ اوّل اور آخر سلسلہ کے دو دیواریں ہیں۔ اور دو پشتیبان ہیں۔ اس لئے عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اول سلسلہ اور آخر سلسلہ کے مُرسل کو قتل سے محفوظ رکھتا

عیسیٰ علیہ السّلام پر ختم ہو گیا، چونکہ یہود کی بداعمالیاں آخری حد تک پہنچ گئی تھیں اور اُن میں یہاں تک شقاوت اور سنگدلی پیدا ہو گئی تھی کہ وُہ انبیاءؑ کے قتل تک مستعد ہوتے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے غضب کی راہ سے اِس سلسلہ کو جس میں مُلوک اور انبیاءؑ تھے۔ حضرت عیسیٰؑ پر ختم کر دیا۔

مسیح کی بے باپ ولادت نشان ہے

مَیں ہمیشہ سے اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ حضرت عیسیٰؑ بے باپ پیدا ہوتے تھے۔ اور ان کا بے باپ پیدا ہونا ایک نشان تھا اس بات پر کہ اب بنی اسرائیل کے خاندان میں نبوّت کا خاتمہ ہوتا ہے، کیونکہ ان کے ساتھ وعدہ تھا کہ بشرطِ تقویٰ نبوت بنی اسرائیل کے گھرانے سے ہو گی، لیکن جب تقویٰ نہ رہا تو یہ نشان دیا گیا تاکہ دانشمند سمجھ لیں کہ اب آئندہ اس سلسلہ کا انقطاع ہو گا۔ غرض حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر بنی اسرائیل کی نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔ پہلی کتابوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ بنی اسماعیل میں بھی ایک سلسلہ اسی سلسلہ کا ہمرنگ پیدا ہو گا اور اس کے امام و پیشوا اور سردار محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ہوں گے۔ توریت میں بھی یہ خبر دی گئی تھی۔ قرآن شریف نے بھی فرمایا۔ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا (المزمل:۱۶) جیسے توریت میں مانند کا لفظ تھا۔ قرآن شریف میں کَمَا کا لفظ موجود ہے۔

آں حضرتؐ مثیلِ موسیٰؑ ہیں

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم بالاتفاق مثیلِ موسیٰؑ ہیں۔ سُورۃ نُور میں بھی ذکر فرمایا گیا ہے کہ سلسلۂ محمدّیہ موسویہ سلسلہ کا مثیل ہے۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے درمیانی انبیاء کا ذکر قرآن شریف نے نہیں کیا۔ کَمۡ نَقۡصُصۡ (المؤمن:۷۹) کہہ دیا۔ یہاں بھی سلسلۂ محمدّیہ میں درمیانی خلفاء کا نام نہیں لیا۔ جیسے وہاں ابتدا اور انتہاء بتائی، یہاں بھی یہ بتا دیا کہ ابتدا مثیلِ موسیٰؑ سے ہو گی اور انتہا مثیلِ عیسیٰؑ پر۔ گویا خاتم الخلفاء وہی ہے جس کو دُوسرے لفظوں میں مسیح موعود کہتے ہیں۔ مَوعُود اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

آیت استخلاف میں مسیح موعود کی پیشگوئی

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (النور:۵۶) میں خلفاء کے تقرر کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا تھا، اسی وعدہ میں وُہ خاتم الخلفاء بھی شامل ہے اور نصِ قرانی سے ثابت ہوا کہ وہ مَوعُود ہے۔ جو خط ایک نقطہ سے شروع ہو گا وُہ ختم بھی نقطہ پر ہی ہو گا۔ پس جیسے وہاں خاتم مسیح ہے، یہاں بھی خاتم الخلفاء ہے۔ اس لیے یہ اعتقاد اسی قسم کا ہے کہ اگر کوئی انکار کرے کہ اس اُمّت میں مسیح موعود نہ ہو گا وہ قرآن سے انکار کرتا ہے اور اس کا ایمان جاتا رہے گا۔ اور یہ بالکل واضح بات ہے۔ اس میں تکلّف اور تصنّع اور بناوٹ کا نام نہیں ہے۔ پھر جو شک و شُبہ کرے وہ قرآنِ شریف کو چھوڑتا ہے۔

وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے **سنّت** ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کر کے دکھلائیں مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر لیکن سنّت نے سب کچھ کھول دیا ہے یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنّت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ حدیث تو سوڈیڑھ سَو برس کے بعد جمع کی گئی مگر سنّت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنّت کا ہے خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر تھے اور وہ یہ کہ خدا نے قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دی یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کی کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں اور اپنی سنّت یعنی عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا☆ کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے یا حج نہ کرتے تھے یا حلال و حرام سے واقف نہ تھے۔ ہاں تیسرا ذریعہ **ہدایت کا حدیث** ہے کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنّت کی خادم ہے جن لوگوں کو ادب قرآن

☆ اہل حدیث فعل رسول اور قول رسول دونوں کا نام حدیث ہی رکھتے ہیں ہمیں ان کی اصطلاح سے کچھ غرض نہیں دراصل سنت الگ ہے جس کی اشاعت کا اہتمام خود آنحضرت نے بذات خود فرمایا اور حدیث الگ ہے جو بعد میں جمع ہوئی۔ منہ

بشر خدا تک پہنچنے کیلئے بھی محتاج ہیں اور آپ کے سوا وہ کسی طرح اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ یہ مرتبہ غیر کی نفی کا مستلزم ہے۔ پس اگر کوئی شخص بھی خاتم الانبیاء ہو۔ تو ضرور ہے کہ اس میں بھی یہ تمام لوازمات پائے جائیں۔ کیونکہ ختم نبوت انکے بغیر متحقق نہیں ہو سکتی۔ پس اس صورت میں اگر ان دونوں میں سے ہر ایک کو ایک دوسرے سے مستغنی سمجھیں۔ تو دونوں کی ختم نبوت باطل ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ پہلا دوسرے سے مستغنی ہے اسلئے دوسرا خاتم نہیں ثابت ہو سکتا۔ اور دوسرا پہلے سے مستغنی ہے اسلئے پہلا خاتم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے ختم نبوت نفی غیر کی مستلزم ہے یعنی ختم نبوت کا یہ تقاضا ہے کہ خاتم النبوة شخص سے کوئی انسان مستغنی نہ ہو اور یہاں تو بالمقابل ایک مستغنی شخص موجود ہے اسلئے دونوں میں کوئی خاتم الانبیاء نہیں رہیگا۔ اور اگر ان دونوں کو ایکدوسرے کا محتاج مانا جائے۔ تو اس صورت میں بھی انکی ختم نبوت باطل ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ ختم نبوت کا تقاضا ہے۔ کہ خاتم النبوة کسی اور انسان کا محتاج استفاضہ و استفادہ نہ ہو حالانکہ وہ دونوں محتاج مانے جا چکے ہیں۔ اگر ان دونوں سے ایک دوسرے سے مستغنی ہو۔ اور دوسرا پہلے کا محتاج ہو۔ تو پھر ایک ہی خاتم ثابت ہوا بہرحال یہ امر ایک بالکل بدیہی اور مبین ہے کہ خاتم میں تعدد جائز نہیں۔ پس جس طرح خاتم الانبیاء میں تعدد جائز نہیں۔ اسی طرح خاتم نبوت ظلیہ میں بھی تعدد کسی طرح جائز نہیں۔ بلکہ ضروری ہے کہ ایک ہی ہو پس معلوم ہوا کہ (۱) آنحضرت کی امت میں سے جو شخص بھی نبی ہو۔ وہ ضرور ہے کہ خاتم نبوت ظلیہ ہو (۲) اور خاتم نبوت ظلیہ ضرور ہے کہ صرف ایک ہی ہو۔ ناقص غیر اتم میں کثرت جائز ہے اور جیسے لعل اپنی ظلیت

پس ثابت ہوا کہ امت محمدیہ میں ایک سے زیادہ نبی کسی صورت میں بھی نہیں آ سکتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے صرف ایک نبی اللہ آنے کی خبر دی ہے۔ جو مسیح موعود ہے اور اسکے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا۔ اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی آپ نے خبر دی ہے بلکہ لا نبی بعدی فرما کر اوروں کی نفی کر دی۔ اور کھول کر بیان فرما دیا۔ کہ مسیح موعود کے سوا میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئیگا۔ اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ لا نبی بعدی میں تو لا نفی جنس کا ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی بھی نہیں۔ پس مسیح موعود کا استثنا کیسا

ایک دلیل ہے اور خدا تعالیٰ کے قول کی تصدیق تبھی ہوتی ہے کہ جھوٹا دعویٰ کرنے والا ہلاک ہو جائے ورنہ یہ قول منکر پر کچھ حجت نہیں ہوسکتا اور نہ اس کے لئے بطور دلیل ٹھہر سکتا ہے بلکہ وہ کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تیئیس ۲۳ برس تک ہلاک نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ وہ صادق ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ خدا پر افترا کرنا ایسا گناہ نہیں ہے جس سے خدا اسی دنیا میں کسی کو ہلاک کرے کیونکہ اگر یہ کوئی گناہ ہوتا اور سنت اللہ اس پر جاری ہوتی کہ مفتری کو اسی دنیا میں سزا دینا چاہیئے تو اس کے لئے نظیریں ہونی چاہیئے تھیں۔ اور تم قبول کرتے ہو کہ اس کی کوئی نظیر نہیں بلکہ بہت سی ایسی نظیریں موجود ہیں کہ لوگوں نے تیئیس ۲۳ برس تک بلکہ اس سے زیادہ خدا پر افترا کئے اور ہلاک نہ ہوئے۔ تو اب بتلاؤ کہ اس اعتراض کا کیا جواب ہوگا؟ اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افترا کرکے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری۔ تو اول تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔☆ مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین

☆ چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فُلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے۔ واصنع الفلک باعیننا و وحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خُدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سُنے۔ منه

یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکٰی لھم ۔ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئیس برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی۔ صُحُفِ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی [1]۔ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔ غرض یہ سب خیالات فضول اور کوتہ اندیشیاں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور قرآن ربّانی کتابوں کا خاتم ہے تاہم خدا تعالیٰ نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو۔ جھوٹی گواہی نہ دو۔ زنا نہ کرو۔ خون نہ کرو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا بیانِ شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔ پھر وہ دلیل تمہاری کیسی گاؤ خورد ہوگئی کہ اگر کوئی شریعت لاوے اور مفتری ہو تو وہ تیئیس [۲۳] برس تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ تمام باتیں بیہودہ اور قابل شرم ہیں۔ جس رات میں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں سمجھائیں تو اسی رات مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ حالت ہو کر جو وحی اللہ کے وقت میرے پر وارد ہوتی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ دکھلایا گیا۔ اور پھر الہام ہوا **قل انّ ھدی اللّٰہ ھو الھدٰی** یعنی خدا نے جو مجھے اس آیت **لو تقوّل علینا** کے متعلق سمجھایا ہے وہی معنے صحیح ہیں۔ تب اس الہام کے بعد مَیں نے چاہا کہ پہلی کتابوں میں سے بھی اس کی کچھ نظیر تلاش کروں۔ سو معلوم ہوا کہ تمام بائبل ان نظیروں سے بھری پڑی ہے کہ جھوٹے نبی ہلاک کئے جاتے ہیں۔ سو مَیں

حاکم کے خوف سے اپنے تمام فتووں کو برباد کرلیا اور حُکّام کے سامنے اقرار کر دیا کہ میں آیندہ اِن کو کافرنہیں کہوں گا اور نہ اِن کا نام دجال اور کاذب رکھوں گا۔ پس سوچنے کے لائق ہے کہ اِس سے زیادہ اور کیا ذلّت ہوگی کہ اُس شخص نے اپنی عمارت کو اپنے ہاتھوں سے گرایا۔ اگر اُس عمارت کی تقویٰ پر بنیاد ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ محمد حسین اپنی قدیم عادت سے باز آجاتا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس نوٹس پر میں نے بھی دستخط کئے ہیں مگر اس دستخط سے خدا اور منصفوں کے نزدیک میرے پر کچھ الزام نہیں آتا اور نہ ایسے دستخط میری ذلّت کا موجب ٹھہرتے ہیں کیونکہ ابتدا سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے اِنکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجّال نہیں☆ ہوسکتا۔ ہاں ضال اور جادۂ صواب سے منحرف ضرور ہوگا اور میں اس کا نام بے ایمان نہیں رکھتا ہاں میں ایسے سب لوگوں کو ضال اور جادۂ صدق وصواب سے دور سمجھتا ہوں جو اُن سچائیوں سے اِنکار کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے میرے پر کھولی ہیں۔ میں

☆ یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف اُن نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب الشریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جنابِ الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہیں اور خلعتِ مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔ ہاں بدقسمت منکر جو ان مقربانِ الٰہی کا انکار کرتا ہے وہ اپنے انکار کی شامت سے دن بدن سخت دِل ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ نورِ ایمان اُس کے اندر سے مفقود ہو جاتا ہے اور یہی احادیث نبویہ سے مستنبط ہوتا ہے کہ انکار اولیاء اور اُن سے دشمنی رکھنا اوّل انسان کو غفلت اور دُنیا پرستی میں ڈالتا ہے اور پھر اعمالِ حسنہ اور افعالِ صدق اور اخلاص کی اُن سے توفیق چھین لیتا ہے اور پھر آخر سلبِ ایمان کا موجب ہوکر دینداری کی اصل حقیقت اور مغز سے اُن کو بےنصیب اور بے بہرہ کر دیتا ہے اور یہی معنے ہیں اس حدیث کے کہ من عادا

مَیں عذاب دینا چاہوں وہ عذاب میں گرفتار ہو اور جس کو مَیں چھوڑنا چاہوں وہ عذاب سے محفوظ رہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء " اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی [۱]

فرمایا۔ چھوٹے زلزلے تو آتے ہی رہتے ہیں لیکن سخت زلزلہ جو آنے والا ہے اس کے وقت میں تاخیر ڈالی گئی ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ تاخیر کتنی ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ بدر جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء "مَیں پچاس یا ساٹھ اَور نشان دکھلاؤں گا۔" [۲]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مارچ ۱۹۰۶ء " چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا:۔

اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّکَ ۔ [۳]

ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اَور وقت تک موقوف ہو۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مارچ ۱۹۰۶ء " خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابلِ مؤاخذہ ہے۔"

(مکتوب بنام ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد مندرجہ رسالہ "الذکر الحکیم" نمبر ۴ صفحہ ۲۴ مرتبہ ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد۔ الفضل جلد ۲۲ نمبر ۸۵ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۸)

---

[۱] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈال دی ہے وقتِ مقررہ تک۔

[۲] الحکم میں یہ الفاظ ہیں "مَیں پچاس یا ساٹھ نشان اَور دکھلاؤں گا۔"

[۳] (ترجمہ الہام) "ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیسرا پوتا ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

باب اوّل

ان غلط واقعات کی تردید میں جو مولوی محمد علی صاحب نے اختلاف سلسلہ کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کئے ہیں

مولوی محمد علی صاحب کا تبدیلی عقیدہ کے متعلق مجھ پر بے جا الزام

مسیحیوں سے غلط طور پر ہماری مشابہت بتانے کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے اختلافات کی ایک تاریخ بیان کی ہے جس میں انہوں نے اپنی طرف سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد بعض واقعات سے متأثر ہو کر میں نے (یعنی اس عاجز نے) اپنے عقائد میں تبدیلی پیدا کی ہے۔

تعداد عقائد

یہ تبدیلی عقیدہ مولوی صاحب تین امور کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ اوّل یہ کہ مَیں نے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق یہ خیال پھیلایا ہے کہ آپ فی الواقع نبی ہیں۔ دوم یہ کہ آپؑ ہی آیت اِسْمُہٗٓ اَحْمَدُ کی پیشگوئی مذکورہ قرآن کریم (الصف: ۷) کے مصداق ہیں۔ سوم یہ کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کا نام بھی نہیں سُنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

ہر سہ عقائد کا بیان

مَیں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقائد ہیں۔ لیکن اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ ۱۹۱۴ء یا اس سے تین چار سال پہلے سے مَیں نے یہ عقائد اختیار کئے ہیں بلکہ جیسا کہ مَیں آگے ثابت کروں گا۔ ان میں سے اوّل الذکر اور آخر الذکر حضرت مسیح موعودؑ کے وقت سے ہیں۔ اور ثانی الذکر عقیدہ جیسا کہ خود مَیں نے اپنے لیکچروں میں بیان کیا ہے جو چھپ بھی چکے ہیں حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد حضرت استاذی المکرم خلیفۃ المسیح الاوّل سے گفتگو اور ان کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔

قادیانی لوگ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے مسلمانوں والا کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں
حالانکہ وہ اس کلمہ میں لفظ محمد ﷺ سے مراد مرزا غلام قادیانی کو لیتے ہیں

قادیانی اسلام دشمنی حقائق پر مشتمل ایک لاجواب تصنیف

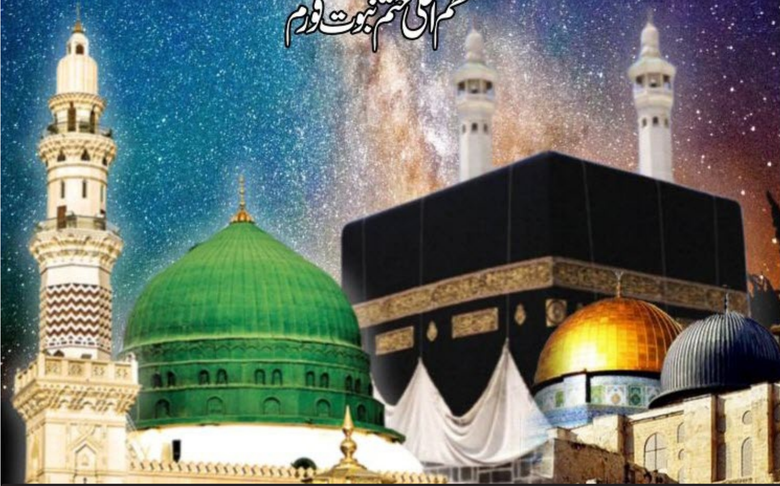
قادیانی کلمہ

مفتی سید مبشر رضا قادری
منتظمِ اعلیٰ ختمِ نبوت فورم



مکتبہ ختم نبوت فورم
www.khatmenbuwat.org

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ سنا کر مسلمانوں کو فریب دیتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں
اس دجل کا جواب اس کتاب میں پڑھیں



حضور خاتم النبیین ﷺ کی جسمانی معراج پر قادیانی اعتراضات کے جوابات اس کتاب میں پڑھیں

مصنف کی دیگر کتب

قادیانی کلمہ

200 جھوٹ

قادیانی کذاب

ضعیف احادیث

قادیانی توحید

معراج جسمانی

مکتبہ ختم نبوت فورم
03247448814 گوجرانوالہ